

من جاں من ٹھہروہ-از-کشف فاطمہ۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

من جاں من ٹھہر وہ

کشف فاطمہ

ریسپشن پے بیٹھے بیٹھے شائلہ کی نیند سے لال ہو تیں ا جھیل سی ہلنکھی ں ہلکی ہلکی بن دھور ہیں تھیں جنہیں وہ کھلے رکھنے کی تک و دو میں تھی تبھی اُسے سامنے سے ایک چوبیس پچیس سالہ لڑکی برآمد ہوتی نظر آئی جسے دیکھ کہ اُس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں اور نیند کہیں جاڑی ایک لمحہ کو اسے رشک ہوا۔ مقناطیسی شخصیت کی مالک وہ لڑکی آنکھوں پہ چشمہ لگائے سلیقے سے حجاب لئے ہاتھ میں شاپنگ بیگز پکڑے اُس کی طرف ہی آرہی تھی اور پھر کچھ ہی اسیکنڈ میں اُس کے روبرو پورے وقار اور اعتماد سے کھڑی سلام کر رہی تھی

دیکھیں مجھے آپکے ہوٹل میں ایک روم چائیے۔ شائستہ سے لہجے میں اُس نے یہاں آنے کا مقصد بیان کیا۔

ہمممم اوکے میم مہربانی کر کے بتادیں اپکو وی آئی پی روم چائیے یا پبلک۔۔۔۔۔ شائلہ نے معدبانہ انداز میں استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہمممم (سوچتے ہوئے کہا گیا) مجھے وی آئی پی روم چاہیئے۔۔

او کے میم آپ انتظار کریں۔۔۔۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد مینیجر اسے اسکا کمرہ دکھا رہا تھا۔ اندر آتے ہی اس نے دروازے سے ٹیک لگا کر ایک لمبی سانس لی، پھر وہیں کھڑے کمرے کا جائزہ لیا، سینڈل اتار کر بے ترتیب ہی پڑے رہنے دیے، ڈپٹہ کھولا اور بیڈ کی طرف اُچھالتے سست روئی سے چلتے بیڈ کے ساتھ زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور بو جھل انداز میں گھٹنوں میں سر دے دیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ پھوٹ پھوٹ کے روناشروع ہو چکی تھی، اُس کے رونے کی آواز بڑھتے بڑھتے پورے کمرے میں گونجنے لگی اُس نے اپنی سسکیاں تک دبانے کی کوشش نہ کی کیوں کہ وہ بلند آواز میں چیخ چیخ کر رو کر اپنے اندر کا غبار نکالنا چاہتی تھی

جب وہ اچھے سے رو چکی تو آنسوؤں سے تر چہرہ بے دردی سے صاف کرتے اٹھی اور فریش ہونے کا شرام چلی گئی۔۔۔ باہر آتے تو لیہ سے ہاتھ صاف کرتے اس کے چہرے پہ وہی مغرورانہ اور فاتحانہ مسکراہٹ اُمد آئی تھی۔ بیڈ پہ بیٹھ کے اپنا بیگ کھولا اور پھر اپنا فون سائلنٹ پہ لگا دیا جہاں بیا لیس مسڈ کا لڑکانو ٹیفکیشن آرہا تھا۔ اس نے سب کچھ اگنور کرتے ہوئے اپنے بیگ سے ایک ڈائری نکالی اور لکھنا شروع کیا۔

میرا نام رابیل ہے نہیں بلکہ مسز رابیل وسام ہے۔ وسام احمد کی اکلوتی بیوی۔۔۔ (ابھی تک تو) کہاں آگئی میں۔ ایک ایسی دنیا جسکے بارے میں کبھی سوچا تک نہیں تھا؟ آخر ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ وہ سب حالات زندگی میں آجاتے ہیں جن کے بارے میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

دس بچے میں ابھی پندرہ منٹ باقی تھے اور وہ تیز تیز سیڑھیاں اوپر کوچڑھ رہی تھی ساتھ ہی ساتھ مسلسل ہونٹ ہل رہے تھے اللہ جی پلیز پلیز سر آج نا آئے ہوں پلیز اللہ جی۔۔۔ قسم سے یہ دعا سن لیں بس۔۔۔ کونے والے فقیر کو پورے دس روپے دوں گی قسم سے۔۔۔۔

اور یہی سب بڑبڑاتے ہوئے وہ کلاس روم تک پہنچ گئی جہاں سر راشد پہلے سے موجود پورے زور و شور سے بیکٹریا کے متعلق لیکچر دے رہے تھے۔۔۔۔

[illegible]

سر راشد نے ایک گھوری سے آنے والی مخلوق کو نوازا۔۔۔ اہم نمک (وہ جو زور زور سے اپنی دوستوں کو ہاتھ ہلارہی تھی جیسے پچھڑی ہوئی ساتھی ہوں) آگئی آپ رائیل صاحبہ!!! یاد آگئی اپکویونی کی؟ اتنی جلدی تشریف لے آئی میڈم۔۔۔۔۔ ہے نا سر جلدی آگئی نائیں آج گھر میں بھی سب کہہ رہے تھے نہ شاید آج اس کی بیت ضروری کلاس ہے اس لیے جلدی جا رہی۔۔۔۔۔

رائیل۔۔۔۔۔ یہ اب تک ناچو تھا لیکچر ہے ایکا میرے ساتھ۔ اپنے حالات درست کر لیں ورنہ اگر پورے نمبر بھی آگئے تو پیاس نہیں کروں گا۔۔۔ ناؤ گو تو یور سیٹ۔۔۔ (سرنے کافی غصے سے کہا)

اور رانیل کھسیانی ہو کر واپس سیٹ پہ آگئی۔ اور آنکھ سے باہر آتا آنسو وہی روکا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھنے میں وہ ایک حد لابی لڑکی تھی جو ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتی تھی۔ لیکن اس کی بھی بہت سی وجوہات اور کچھ کہانیاں تھیں۔ جسے وہ اپنے اندر دفنائے ہوئے تھی پتا نہیں کب سے اور یہ بھی پتا نہیں کب تک۔۔۔



کلاس ختم ہوتے ہی سب آہستہ آہستہ کلاس سے باہر نکلنے لگے۔ لیکن وہ وہی بیٹھی رہی سر نیچا کر کے۔۔۔ تبھی اسکی دوست فاطمہ اس کے پاس آئی اور بولی ایم سوری یار میں نے تمہیں آج صبح نوٹس پرٹ کر وانے کا بول دیا۔۔۔ مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ تم لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔ میری وجہ سے سر نے تمہیں ڈانٹ دیا۔۔

فاطمہ کو شرمندہ دیکھ کے ایک دم۔ اس نے سر جھٹکا اور بولی ارے پاگل کیوں فکر کرتی ہو ہاں سر نے ڈانٹ دیا تو کونسا قیامت آگئی چلو پوری کلاس کا انٹر ٹینمنٹ ہی سہی ویسے بھی ہم تو بے عزتی پر وف ہیں نا۔۔۔ اور یہ کہہ کر دونوں نے ایک قہقہہ بلند کیا اور کلاس سے باہر نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

ایسی ہی تو تھی وہ دوسروں کے الزام بھی اپنے سر لیتی۔۔۔ سب کے لئے ان کی سب سے پیاری دوست..

لیکن قسمت ہمیشہ انہی کا امتحان لیتی ہے جو کھلاڑی ہوتے ہیں تو وہ بھی تھی۔۔۔ اس پہ مشکلیں آنے والی تھی لیکن وہ رابیل تھی رابیل حیات جو مشکلوں کو اپنے اشاروں پہ نچانا جانتی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

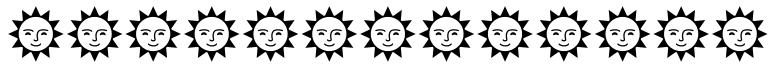
صبح صبح ہر طرف چہل پہل تھی۔ سلطانہ بیگم اس دفعہ کھیتوں سے آئی گندم کا جائزہ لے رہی تھیں۔ تبھی ان کی بڑی بیٹی ساجدہ اپنی بیٹی فائزہ کو گود میں اٹھائے نازل ہو گئی۔

امی جی تہانوں کئی واری آکھیا اے میڈے سواریاں چے سب تو پہلاں دیگ دے چول پیجیا کرو اس گلا کر دیں نے۔۔۔۔۔

(امی اپکو کتنی بار کہا ہے میرے سسرال میں سب سے پہلے دیگ کے چاول بھیجا کریں وہ باتیں کرتے ہیں) ساجدہ نے اپنی پاؤں آواز میں کہا۔۔۔۔۔ اور کچی گندم کے دانے کھانے لگی۔۔۔

یہ مناظر ہیں ڈیرہ اسماعیل خان کے چھوٹے سے گاؤں موسی زئی کے۔۔۔ جہاں ہر طرف گندم ہی گندم نظر آ رہی ہے۔ ہریالی آنکھوں کو فرحت بخش رہی ہے۔ یہیں واقع ہے بخش داد حویلی۔۔۔ جہاں کے مکین یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ اگلے کو تنگی کا ناچ نچا دیں۔ لیکن قسمت انہی کو اپنے اشارے پہ نچوانے جارہی ہے۔۔۔

www.kitabnagri.com



بخش داد موسی زئی گاؤں کے جانے مانے وڈیرے ہیں۔ جن کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ بیٹیاں دو دراز کے گاؤں اور شہروں میں بیاہی گئی جبکہ بڑے بیٹے منظور اور ان کی بیوی کی کار حادثہ میں وفات ہو چکی ہے۔ ان کی ایک بیٹی فائزہ ہے جو اپنے ننھیال میں رہتی ہے۔ دوسرا بیٹا راحیل ہے ان کے پانچ بچے ہیں۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے۔ اور ایک عدد۔ بیوی جسے صرف اپنے میکہ سے پیار ہے۔ بڑے بیٹے کی دو بیویاں ہیں۔ دونوں میں کبھی سوتنوں

Posted On Kitab Nagri

جیسی لڑائی نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کا غم سانجھا ہے دونوں ابھی بے اولاد ہیں اور بہت کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ یہ وہ جگہ ہیں جہاں بہوؤں کے علاوہ ہر کسی کو کسی کے حقوق حاصل ہیں۔ ساس خود بہو بن کے ظلم سہتی ہے اور اپنی ساس کو غلط سمجھتی ہے اور وہی بہو جب خود ساس بنتی ہے تو اپنی ساس سے بھی دو ہاتھ آگے ہو جاتی ہے۔۔۔ یہی تو ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔۔ اور چھوٹے صاحبزادے ہیں وسام احمد صاحب جو آج کل پڑھائی کے آخری مراحل میں ہیں۔



دیکھیں بہن آج بھی یہ ہماری بیل میں الفی ڈال گئی ہے۔۔۔ پچھلے ہفتے بھی نیل پالش سے انوار ہاؤس کو گنوار ہاؤس کر دیا تھا اس نے۔۔ آپ سمجھالیں اپنی بیٹی کو ورنہ اب سوسائٹی کے چیرمین سے شکایت کرنی پڑے گی۔۔۔

رفعت بیگم نے بڑے حوصلے سے ثمنینہ بیگم کی شکایت سنی اور لمبی سانس لے کر کہنا شروع کیا۔۔۔ دیکھیں ثمنینہ بہن میں تو خود بڑی تنگ ہوں اپنے دونوں بچوں سے کیا بتاؤں اچو میری زندگی میں کیا کورہا ہے اور یہ کہتے انہوں نے اپنے نادیدہ انسوصاف کیے۔ ابھی وہ پتا نہیں اور کیا کیا کہتی کہ ثمنینہ بیگم ان سے اظہارِ ہمدردی جتنا چاہتی چلی پڑی۔۔۔ ان کے گھر سے نکلتے ہی رفعت نے گیراج سے واپس پکڑا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی

راہیل۔۔۔۔۔ باسط۔۔۔۔۔

ادھر آؤ نہ ذرا دونوں کوئی جگہ رہ گئی ہے جہاں ماں کا جلوس نانا کا لاہودونوں نے!!!!

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی دروازہ کھولا ان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا دونوں بہن بھائی ابرار الحق کے گانے پہ ناچ رہے تھے۔ رفعت کی آنکھیں حیرانی سے اور زیادہ کھل گئی اور جا کر وائی فائی وائی بند کیا اور پھر دونوں ابھی گانا بند ہونے پہ حیران کورہے تھے کہ ان کے ساتھ حلال دہشتگردی شروع ہو چکی تھی۔

رفعت بیگم دونوں نمونوں کو واپس سے اچھی طرح سبق سکھانے کے بعد جب باہر نکلی تو انہیں ایک جاندار قسم کا قہقہہ سنائی دیا جس کی وجہ سے ان کی چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔ جتنے بھی شرارتی سہی لیکن وہ دونوں ان کے گھر اور خاندان کی رونق تھے۔ جہاں جاتے مسکراہٹ بکھیر دیتے



رائیل مائیکرو بیا لوجی کی سٹوڈنٹ ہے اور ساتویں سمسٹر میں اب تک کامیابی کے جھنڈے گاڑتی ہوئی پہنچ چکی ہے۔ تعلیمی میدان ہو یا غیر نصابی سرگرمیاں رائیل حیات کے نام کا سکہ چلتا تھا۔ شاعری مقابلے کا نوٹیفکیشن آچکا تھا اور رائیل نے شاعری لکھنا شروع کر دی تھی۔ اس بات سے انجان کے یہ شاعری مقابلہ اس کی زندگی کو نئے موڑ پہ لے جانے والا ہے۔ رائیل حیات کی بے رنگ حیات میں محبت دستک دینے ارہی تھی۔ لیکن محبت بھی لا علم ہے کہ وہ کس کے پلے پڑنے والی ہے

www.kitabnagri.com

ہر شے کا آغاز محبت اور انجام محبت ہے
درد کے مارے لوگوں کا بس اک پیغام، محبت ہے

یہ جو مجھ سے پوچھ رہے ہو، ”من مند رکی دیوی کون؟“

Posted On Kitab Nagri

میرے اچھے لوگوں لو، ”اُس کا نام محبت ہے!“

شدت کی لو ہو یا سرد ہو انیں، اس کو کیا پروا
کانٹوں کے بستر پر بھی محو آرام محبت ہے

بن بولے اک دل سے دو بے دل تک بات پہنچتی ہے
جو ایسے رحوں پر اترے، وہ الہام محبت ہے

پگلے! دا من بندھ جاتی ہے، جس کے بخت میں لکھی ہو
تم کتنا بھاگو گے، آگے ہر ہر گام محبت ہے



اب تو بس اک یاد سہارے وقت گزرتا رہتا ہے
اور اُس یاد میں ہر اک صبح، ہر اک شام محبت ہے

ہم جیسے پاگل دیوانے، سود خسارہ کیا جانیں
نفرت کے اس شہر میں اپنا ایک ہی کام محبت ہے

Posted On Kitab Nagri

اک لڑکی آدھے رستے میں ہار گئی اپنا جیون
وہ شاید یہ مان چکی تھی، بد فرجام محبت ہے

کچھ آلودہ روحوں والے، ہوس پجاری ہوتے ہیں
زین انہی لوگوں کے باعث ہی بدنام محبت ہے

تُو پگی! اب کن سوچوں میں گم صم بیٹھی رہتی ہے
بولا ہے ناں اب یہ ساری تیرے نام محبت ہے

رات کے دو بج رہے تھے اور وہ اپنی رائٹنگ ٹیبل پہ بیٹھی مسلسل ڈائری کو گھور رہی تھی جو اس کی زندگی کی
راز دان تھی۔ جو جو سہا جو جو دیکھا سب۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

کہانی سنو گے، مری حسرتوں کی
مری آرزو کی، مری چاہتوں کی

کسی نے سنی نا، کسی کو سنائی

Posted On Kitab Nagri

صد اپنی بے چین سی، دھڑکنوں کی

جفائیں سہی ہیں، زمانے کی میں نے
یہاں داد ملتی نہیں، حوصلوں کی

مرے گھر کی دیواروں میں، جو نمی ہے
صد اگو نجاتی ہے یہاں، سسکیوں کی

مرے شہر کے سارے باسی، ہیں اندھے
تجارت کہاں ہوگی اب، آنسوؤں کی



www.kitabnagri.com

مرے پاؤں زخمی ہوئے، اس سفر سے
مجھے کچھ خبر بھی نہیں، منزلوں کی

وہاں پر ہمیں اب، نہیں رکنا سارہ
جہاں پر حکومت ہو، بس قاتلوں کی

Posted On Kitab Nagri

ہم انسان بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں نا۔۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی کمیاں خامیاں احساسات کسی کو بھی نہ بتائیں اور دوسری ہی طرف امید رکھتے ہیں کہ کوئی آئے اور ایک دم ہمارے سارے غموں کا مداوا کر دے۔ ہمارا ہر غم ہر دکھ ہر چھوٹی بات بن بتائے سمجھ لے۔ ہماری خامیوں کو سینے سے لگائے۔۔ لوگ کہتے ہیں کسی ناکسی سے غم بانٹ لینا چاہیے دل ہلکا ہوتا ہے۔ دل تو ہلکا ہو جاتا ہے لیکن اپ کا دکھ اور آپ کی کمزوری پبلک ہو جاتی ہے۔

رائیل کے دل میں بھی بہت کچھ تھا جو وہ چھپائے بیٹھی تھی۔۔ رفعت بیگم اور حیات صاحب نے ایک دوسرے کو پسند کیا اور باعزت طریقے سے رشتہ لے آئے۔۔۔۔۔ رفعت کی بھابھی اپنی نند کو بھابھی بنانا چاہتی تھی لیکن یہ رفعت کی پسند تھی۔ اور ان کے بابا کو اپنی بیٹی کی خوشیوں کے آگے کچھ نظر نہ آیا اور سب کی مخالفت کے بعد بھی انہوں نے اپنی بیٹی کے من پسند ہمسفر چنا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ شادی کے تیسرے ہی دن رفعت بیگم کے والد دنیاے فانی سے کوچ کر گئے۔ پھر بھائی نے بھابھی کے کہنے پہ مکمل بائیکاٹ کر لیا اور اس طرح رفعت بیگم کا میکہ ان کے والد کی وفات کے ساتھ ختم ہو گیا۔ سسرال میں ہر عید شبرات پہ سب کی گھروں سے عید آتی تو رفعت چھپ چھپ کے بیت روتی تھیں۔ رائیل نے بچپن سے یہ سب دیکھا تھا سسرال کی باتیں میکہ کی جدائی برداشت کرتی ماں۔۔۔۔۔۔۔ اس لئے وہ دونوں بہن بھائی شرارتیں کرتے اپنے ماں باپ کا دل لگائے رکھتے تھے۔ تاکہ وہ ادا اس ناہوں حالانکہ ان کے دل میں بہت کچھ اٹا تھا کہ وہ نہ خیال جائیں جیسے سب جاتے ہیں لیکن کچھ محرومیوں کا علاج نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنی ماں کی محرومی پوری کرنے میں لگے تھے۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

لاہور کے الحرمہال میں رنگ و بوسیلاب برپا تھا۔ آج یہاں ملک کی بہت ساری یونیورسٹیوں سے لوگ حصہ لینے اور بہت سے لوگ مشاعرہ دیکھنے آئے تھے۔ جتنی بھی خود اعتماد سہی لیکن رائیل نے کبھی اتنا بڑا مجمع ایک ساتھ نہیں دیکھا تھا ایک سیکنڈ کو رائیل نے اپنے اعتماد کی کشتی کو ڈگمگاتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔۔ لیکن پھر خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

رائیل حیات ہوں میں !!! اچھا ہے دنیا کو بھی پتا چلنا چاہیے۔ پلیز آج مت ڈرنا اپنے بابا کی شیرنی ہونا تم !!!!! ثابت کرو۔۔۔

یہ کہتے اس نے ایک لمبی پرسکون سانس لی۔ اور جا کر اپنی مقرر کردہ نشست پہ براجمان ہو گئی۔ لوگ آتے گئے اور اپنی شاعری سناتے گئے کچھ لوگوں کا کام تو واقعی داد طلب تھا کہ اسے ایک لمحہ کو ڈر سا لگا۔ لیکن اس نے وہ خیال جھٹکا اور خود کا دھیان مقابلہ کی طرف لگایا۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں مستغرق تھی کہ سیٹیج پہ اس کا نام پکارا گیا۔۔۔ رائیل نے اپنی ساری ساری ہمت مجتمع کی اور سیٹیج کی طرف بڑھ جہاں روشنیوں کا مرکز رائیل حیات کی ذات کی۔۔۔ سلام اور تعارف کے بعد اس نے جب بولنا شروع کیا تو ہر کسی نے پہلی ہی لائن پہ اسے ورنمان لیا کیونکہ ایسا انداز کسی اور کا اب تک نا تھا۔

www.kitabnagri.com

کون ہوں میں؟ کیا ہوں میں؟

میرا جہاں کہاں؟

لاپتا ہوں، گمشدہ ہوں

میرا نشان کہاں؟

Posted On Kitab Nagri

کبھی رھم جھم، کبھی پت جھڑ ہوں
کبھی چندا، کبھی سورج ہوں
میرے دل کی زباں
سمجھے نہ جہاں



ریزہ ریزہ ہوا دل ہے پڑا، کیسے اس کو سیٹوں؟
چاک ہے دامن یہ میرا، کیسے خود کو لپیٹوں؟

کوئی آکے سارے غم یہ میرے مجھ کو بھلائے
کوئی میری منزل کا مجھے رستہ دکھائے

www.kitabnagri.com

بے نشاں ہوں، لامکاں ہوں، کوئی نہ دے پناہ
درد رہوں، آنکھ تر ہوں، کیا ہے میرا گناہ؟

کبھی رھم جھم، کبھی پت جھڑ ہوں
کبھی چندا، کبھی سورج ہوں

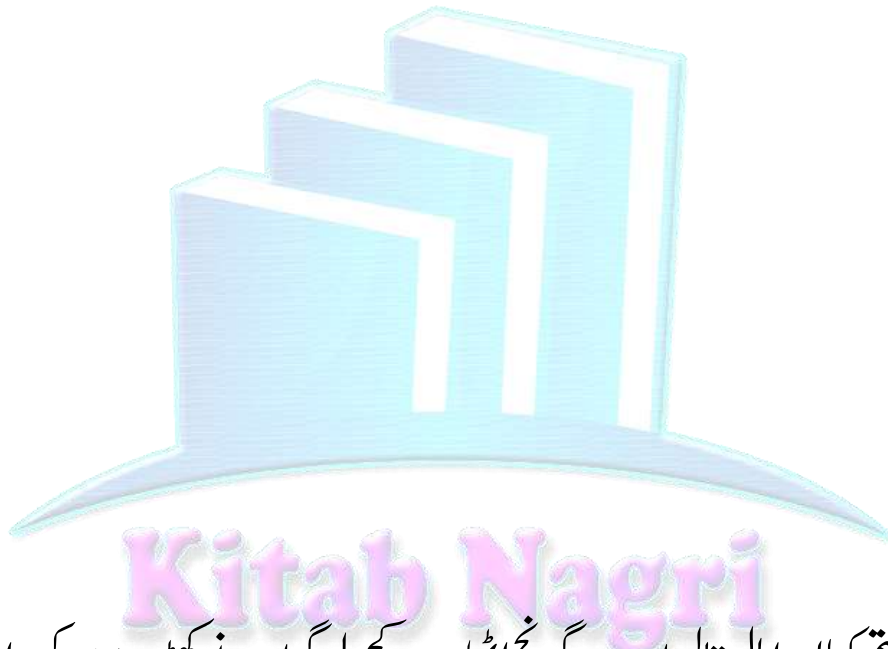
Posted On Kitab Nagri

میرے دل کی زباں
سمجھے نہ جہاں

کون ہوں میں؟ کیا ہوں میں؟
میرا جہاں کہاں؟

لاپتا ہوں، گمشدہ ہو
تہاں؟

|||



جیسے ہی اس نے بولنا ختم کیا پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔ کچھ لوگوں نے کھڑے ہو کر داد بھی دی۔ رابیل کو خود یقین نہیں آ رہا تھا اتنے اچھے ریسپانس پہ۔ بلکہ اسے تو تب بھی یقین نہیں آیا تھا جب پہلے انعام کے لئے اس کا نام پکارا گیا۔ وہ اس وقت بے یقینی کی آخری حد پہ تھی۔۔۔ اپنے حواسوں میں وہ تب آئی جب اس کی انعامی سند اس کے ہاتھ میں تھی۔ فرط جذبات سے آنسو نکل آئے تبھی اس نے گھر فون کرنے کے لئے پرس میں ہاتھ مارا تو یاد آیا فون تو اس کے ہاتھ میں تھا جو پتا نہیں کہاں چلا گیا۔ فاطمہ بھی آدھے گھنٹے پہلے جا چکی تھی اور ہال بھی خالی ہو

Posted On Kitab Nagri

رہا تھا۔ نیچے کی طرف دیکھتی دیکھتی وہ ایک دن چٹان کی طرح سخت انسان سے ٹکرائی۔ اور فوراً بک کے پیچھے کو
ہٹی۔ تبھی وہ انسان پیچھے کو مڑا۔

وہ مضبوط جسم کا مالک پیچھے کو مڑا اور چند سیکنڈ کو مبہوت رہ گیا۔ وہ لڑکی کم از کم پانچ فٹ آٹھ انچ قد کی مالک تھی کالی
آنکھیں لمبے بال اور ویسا ہی پر اعتماد انداز۔۔۔۔۔

کہاں دیکھی تھی وسام نے ایسی لڑکیاں !!! اس کے گاؤں کی لڑکیاں چار فٹی تو ایک بات کہتے دس بار دوپٹہ منہ
میں دیتی تھی اور ایک لائن میں پچاس بار عجیب سی شرم کا مظاہرہ کرتی تھی جس سے کوفت ہوتی تھی۔

میں اُس کو دیکھتا رہتا تھا حیرتوں سے فراز۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ زندگی سے تعارف کی ابتدا تھی مری



ہوش میں آتے ہی اس نے اپنا وہی اکڑو موڈ ان کیا۔ اور بولا جی محترمہ آپکو میں کھمبالگ رہا ہوں گیا جو یوں دن
دھاڑے ٹکرا رہی ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس بات پر پر رابیل اسی ایک گھوری سے نوازا اور کہنا شروع کیا اوہیلو مسٹر میں آپ سے جان بوجھ کے نہیں ٹکرائی میں کچھ ڈھونڈ رہی ہوں جو مجھے نہیں مل رہا اس لیے اپنی الٹی سیدھی باتیں اپنے پاس رکھو اور مزید پریشانی نا ڈالو۔۔۔

(رابیل نے پریشان سے انداز میں کہا)

اس کا انداز دیکھ کے وسام کو ادراک ہوا کہ لڑکی واقعی پریشانی میں ہے۔۔۔۔

آپ کیا ڈھونڈ رہی ہیں بتادیں تاکہ کچھ مدد ہو سکے۔۔۔۔

رابیل نے سامنے کھڑے شخص کا جائزہ لیا اور دل ہی دل میں سوچا کیلے تو میں تین دن تک لگی رہوں گی مدد لے ہی لیتی ہوں اچھا ہے کام جلدی ہو جائے گا۔۔۔

اہممممم ہاں میرا فون گم گیا ہے کیا آپ مدد کریں گے؟؟؟ رابیل نے سوچ کے جواب دیا۔

آپ اپنا نمبر بتائیں ہم کال کر لیتے ہیں ہال ویسے بھی تقریباً خالی ہے آواز زیادہ آئے گی۔۔۔۔ وسام کے مشورہ پہ رابیل نے ترچھی نظر سے دیکھتے ہوئے سوچا واہ اتنے اچھے مشورہ کی امید تو نہیں تھی ویسی۔۔۔۔

پھر کام ملا کر دونوں نے فون ڈھونڈنا شروع کیا۔ اور تین بیلز کے بعد انہیں اس کرسی کے نیچے فون مل ہی گیا جہاں رابیل بیٹھی تھی۔۔۔

فون دیکھتے ہی رابیل نے کہا ہائے یہاں تو میں بیٹھی تھی شاید جلدی میں گر گیا۔۔۔۔

یہ بات کہتے اس نے کھسیانی ہنسی اور وسام کے ہاتھ سے فون جھپٹا۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر وسام سے بولی شکریہ مسٹر گنام آپکی مدد کا ورنہ میں پتا نہیں کیسے ڈھونڈتی اپنا فون بلکہ ملتا ہی نا اور اب تو مجھے ابانے نیا بھی نہیں لے کہ دینا تھا چوتھا فون ہے۔

وہ پتا نہیں اور کتنا بولتی کہ وسام نے اس چلتی ٹرین کو بریک لگائی اور بولا پہلی بات میرا نام گنام نہیں وسام ہے دوسرا کوئی بات نہیں مجھے اچھا لگا مدد کر کے ورنہ آپ تو گواچی گاں بنی رہتی۔۔۔۔۔

اس کی بات کے دوران ہی وسام کو کال آنے لگی۔ اس کا دوست اسے بلارہا تھا اور پھر وہ رانیل سے الوداع لیتا چل پڑا۔۔۔



یہ تھے جناب وسام احمد صاحب بخش داد حویلی کے چھوٹے اور لاڈلے سپوت جو کہ ڈیرہ اسماعیل خان کی گول یونیورسٹی سے ایم بی اے کر رہے ہیں۔ ہمیشہ سے ہی اپنے خاندان میں سب کے متضاد چلنا ان کا شوق ہے ان کے متعلق ان کی والدہ کا کہنا ہے کہ اے تے جمیا ایک پٹھاسی۔۔۔۔۔ تے پٹھے کم ای کرنے نانہ (یہ تو پیدا ہی الٹا ہوا تھا لٹے کام ہی کرنے ہیں اس نے)

www.kitabnagri.com

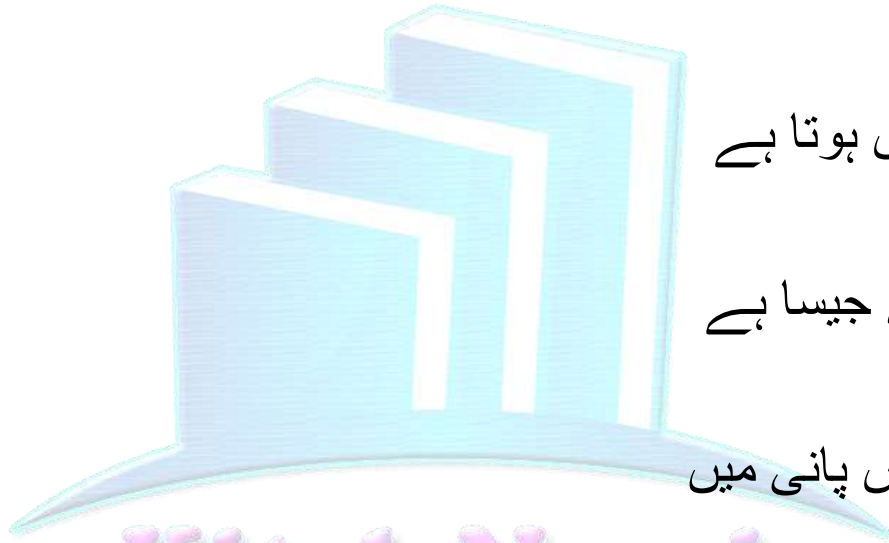
لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ خاندان کا یہ بچہ ان کی ساری روایات جو برسوں سے بلی آرہی تھی جو حالات اس گھر کی عورتیں برسوں سے سہے جارہی تھی سب کو ہوا میں اچھا لگا دے گا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

لاہور کا موسم رات کے اس وقت خواب ناک کورہا تھا۔ اور راتیل اس وقت اس سراپہ کو سوچنے میں محو تھی جو ایک پل میں عرب جماتا اور ایک پل میں ہمدرد سا لگ رہا تھا۔۔

اس کی بھوری آنکھیں بھورے بال راتیل کی آنکھوں میں گھر کر گئے تھے۔



مجھے محسوس ہوتا ہے

وہ بالکل میرے جیسا ہے

کہ جیسے عکس پانی میں

یا سایہ روبرو میرے

وہی لہجہ، وہی باتیں

وہی آنکھوں سے ہنس دینا

کبھی جو روٹھنا تو

Posted On Kitab Nagri

بے رخی کی حد ہی کر جانا

کبھی آنکھوں کے رستے سے

کہیں دل میں اتر جانا

کبھی بے چین رکھنا خود کو

مجھ کو بھی سزا دینا

کبھی اک پل میں ہنس دینا

میری دنیا سجا دینا

کبھی تو برف سا لہجہ

نگاہ بھی سرد کر لینا

کبھی تتلی کے سارے رنگ



Posted On Kitab Nagri

میرے دامن میں بھر دینا

مجھے اکثر یہ لگتا ہے

وہ بالکل میرے جیسا ہے

کہ جیسے عکس پانی میں

یا سایہ روبرو . میرے.

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥ دوسری طرف وسام بھی صرف اسی کر بارے سوچنے
میں مصروف تھا۔ اس کا دل چاہا دوبار اس سے بات کرے۔۔ لیکن کیسے؟؟؟ ایک دم اس کی ذہن میں جھماکہ
ہوا۔۔ اسے یاد آیا کہ اس کے پاس تو اس حسینہ کا نمبر ہے جو اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔۔۔۔۔

فون نکالا لیکن پھر رک گیا اور سوچا آخر کیا کہوں گا اسے کال کر کے مجھے تو اس کا نام بھی نہیں پتا۔۔۔ نا جانے وہ
کیسے ریکٹ کرے میرے بارے میں کیا سوچے۔ کہی مجھے فلرٹی نا سمجھ لے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسی کشمش میں اسے ایک دم خیال آیا کہ یہ تو وہی لڑکی تھی جو پہلا انعام جیتی تھی بس اسی کی مبارکباد دیتا ہوں۔۔۔۔۔



یہ سوچتے ہی اس نے فوراً رابیل کو کال ملائی۔۔۔۔۔ رابیل جو اپنی ڈائری پہ اسی کے بارے لکھ رہی تھی رنگ ٹون کی آواز پہ چونکہ اور دیکھا تو وہی نمبر تھا جس کی مدد سے فون ملا تھا حیرانی سے آسمان کی طرف اور بولا اللہ جی اتنی کو یک سروس ابھی تو میں نے کہا بھی نہیں تھا مجھے وہ تھوڑا سا اچھا لگا ہے۔۔۔۔۔

یہ کہتے اس نے کال اٹھائی اور پوچھا کون؟؟؟؟ حالانکہ وہ پہچان چکی تھی لیکن پھر بھی بھرم تو رکھنا تھا نا۔۔۔۔۔ اور رابیل کے کال اٹھاتے ہی مقابل کی سیٹی گم کو چکی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جیسے ہی دوسری طرف سے ہیلو ہیلو کی آواز آئی وسام کی سیٹی گم ہو چکی تھی۔ اتنی دیر لگا کہ جو ہمت مجتمع کی تھی وہ ایک لمحہ میں ڈھیر ہو گئی۔ اس طرح تو ہوتا ہے طرح کے کاموں۔۔۔۔۔
لیکن پھر خود میں جرات پیدا کی۔۔ وسام ہمت کر مرد بن۔ اور پھر بولا۔۔۔ ہم منعم اسلام علیکم!!!!

Posted On Kitab Nagri

(آواز سنتے ہی رائیل کے چہرے پہ مسکراہٹ در آئی) فوراً جواب دیا جی واسلام؟؟؟؟ کون۔۔۔۔۔ (لہجہ میں شرارت کا عنصر نمایاں تھا جیسے مقابل کو آزمانا مقصد ہو)
اور سوال پہ وسام ایک سیکنڈ کو ہڑبڑایا۔۔

لیکن پھر بولا ارے اتنی جلدی بھول گئیں آپ؟ میں گننام۔۔۔۔۔ اوہ میرا مطلب وسام بات کر رہا ہوں۔ آج ملے تھے ناہم؟ یاد ہے نا پکو؟ (اور یہ کہتے اسے ڈر لگا کہ اگر اس نے نا کہہ دیا تو کیا عزت رہ جائے گی)
رائیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ میں سمجھ گئی آپ کون ہیں لیکن۔ رات کے اس وقت کال؟ سب خیریت۔۔۔۔۔

جی خیر تو ہے بس ایک دم خیال آیا کہ آپ تو آج جیتی تھی نا اس لئے اپکو مبارک باد نہیں دی تو مبارک ہو۔۔۔
وسام کی اس دلیل پہ رائیل نے اپنا قہقہہ بمشکل روکا تھا۔ خون اشام
خیر مبارک؟ آگے یا اور کسی چیز کی مبارکباد دینی ہو؟

نن نہیں نہیں۔۔۔۔۔ وہ تو مجھے بس ایک دم یاد آ گیا۔۔۔۔۔ آپ بتائیں سو تو نہیں رہی تھیں آپ؟
(رائیل کے سوال پہ اس نے فوراً بات بدلی)۔
www.kitabnagri.com

نہیں نہیں میں کہاں سوتی ہوں اپکو پتا ہے میں خون اشام بلا ہوں۔۔۔۔۔ راتوں کو ہی تو کام شروع ہوتا ہے میرا
۔۔۔۔۔ سہی کوئی گھامڑ ہو ویسے اس وقت کیا کرنا ہے میں نے۔۔۔۔۔ رائیل نے غرا کے تفصیلی جواب دیا
(وسام جس نے رائیل سے بچنے کے لئے بات بدلی تھی اب انجانے میں بھو کی شیرنی کے غضب کو آواز دے چکا تھا)

Posted On Kitab Nagri

اسے غصے میں آتے دیکھ بولا ارے۔۔۔۔۔ میں نے یہ پوچھنا تھا آج جو شاعری تھی وہ آپ کی اپنی تھی کیا؟ کیا کمال کے الفاظ تھے آپ کے مس۔ اب۔ ج۔

(اس۔ اب۔ ج کے خطاب پہ رائیل کی آنکھیں باہر کو آئی) اور پھر بولی رائیل نام ہے میرا آئی سمجھ یہ اب ج کیا ہوتا ہیں ہاں (اور یہاں وسام کا مطلب پورا ہو چکا ہر چکا تھا)۔ اور اسی طرح دونوں نے کئی چھوٹی چھوٹی باتیں کی۔۔۔۔۔ کال بند ہوتے رائیل نے کھڑکی کھولی اور وہی کھڑی ہو گئی۔ یہ بارش، مٹی کی خوشبو اور وسام کی باتیں۔۔۔۔۔ دنیا حسین لگ رہی تھی آخر محبت جو دستک دے رہی تھی۔ پیار کی اس پھوار میں دونوں رفتہ رفتہ بھیگ رہے تھے لیکن دونوں نہیں جانتے تھے محبت ہوتا آزمائشیں بھی ہوتی ہیں۔ جہاں ایک طرف محبت کو میٹھی پھوار کہتے ہیں دوسری طرف گرم ریت کا صحرا بھی تو کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ دونوں پھول ابھی اس بات سے انجان محبت کی سیڑھی چڑھنے جا رہے تھے

دل و دماغ متفق نہ ہوئے پاک و ہند کی طرح
یہ محبت تو مجھے مسئلہ کشمیر لگتی ہے

www.kitabnagri.com



دوسری جانب جناب وسام احمد ساری رات اس سراپہ کو سوچتے رہے۔۔۔۔۔ رائیل!!! میری بیلا۔۔۔۔۔ میری بنوگی تم دیکھ لینا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اس وقت محبت کے کی ڈور تھامے بڑھ رہا تھا یہ سوچے بنا کہ محبت ایک ذمہ داری ہے۔ محبت کو فقط حاصل کر لینا ہی تو سب کچھ نہیں ہوتا نا۔۔۔ یہ تو ایک فریضہ ہے محبوب کے سب غم چھپا لینا اسے ہر وہ آسائش اپنی محبت میں دے دینا جو نامی ہو۔۔۔ لیکن وسام اس بات سے انجان تھا کہ وہ اسے آسائشوں سے نکال کے آزمائشوں کی طرف لا رہا تھا جہاں اس کا ساتھ دینے کے لئے وہ خود بھی نہیں تھا۔

پتا کیا جب ہم پیار کی پہلی سیڑھی چڑھ رہے ہوتے ہیں نا تو ہمیں نظر نہیں آتا ہماری مشکلیں ہمارے حالات کچھ بھی نہیں۔۔۔ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ابھی تو سب آسان ہے۔۔۔ لیکن اپنے محبوب کو حاصل کرنے کے لئے کون کون سی کٹھنیاں ہیں وہ سب بھول جاتے ہیں لیکن جب کوئی آگ لیکن جب کوئی ان کے پیار میں پور پور ڈوب جاتا ہے تب جا کے احساس ہوتا ہے کہ محبت میں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں اور پھر پھر وہ اگلا بندہ جس سے ہمیں بے پناہ عشق و محبت ہو جاتا ہے وہ ہمارے ساتھ مل کر کر سب مشکلات کا سامنا کرتا ہے سب اسے جھیلنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔ اور کچھ ایسا ہی ہونے جا رہا تھا وسام کی بیلا کے ساتھ



اگلے دن رابیل صبح اٹھی تو اسے رات والی گفتگو یاد آئی وہ انداز وہ باتیں سب۔۔۔۔۔ پھر سارا دن یعنی میں بھی وہ کال کا انتظار کرتی رہی کہ اب آئے گی۔ ہر میسج پہ اس نے اپنے فون کو دیکھا۔۔۔۔۔ محبت کی بے قراریاں اپنے عروج پہ تھیں۔ اور پھر سارا دن یونہی گزر گیا اور رابیل بالائی چولائی پھرتی رہی۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر وسام بھی اسی کشمکش میں تھا کہ اب دربارہ کس بہانہ کال کرے اور پھر اس نے رات گیارہ بجے دوبارہ کال کی۔۔۔۔۔ ہر بیل کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکنیں بھی بڑھ رہی تھی اور پھر دوسری طرف سے کال اٹھا کی گئی ہیلو کی آواز سنتے ہی جیسے اس کے دل کو قرارا گیا۔۔۔۔۔

سلام دعا کے بعد کہنا شروع کیا جی مجھے آج کہنا تھا کہ آپ کے نام کا مطلب کیا ہے؟؟ میں کل رات سے سوچ رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ پھر سوچا آپ سے ہی پوچھ لوں۔۔۔

ادھر رائیل اس سوال پہ مسکرائی تھی پھر کہا میرے بابا نے بڑا سوچا تھا میرے نام کت لئے پھر رکھا شیرنی کے رائیل کا مطلب میں اپنے بابا کی شیرنی ہوں نام بھی میرے حساب سے رکھنا تھا نا۔۔۔



www.kitabnagri.com

اور پھر یہ روز ہونے لگا وسام کسی نا کسی سوال کہ بہانہ کال کرتا اور وہ کچھ دیر بات کرتے تھے رائیل نے آج تک خود سے کوئی میسج کال نہیں کی تھی۔۔۔ وسام کو محبت ہوئی بھی تو ایک انا پرست لڑکی سے جو اچانک رابطہ ٹوٹنے پہ گھنٹوں رو تو سکتی تھی لیکن خود سے پہلے کرنا دشوار تھا۔۔۔۔۔ اسی طرح ڈیڑھ مہینہ گزر چکا تھا اور وسام کے سوال بھی ختم ہونے کو آئے تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر تین دوسام نے کال نہیں کی۔ رائیل انتظار کرتی رہی لیکن کال نا آئی تھی نا آئی۔۔۔ وہ پوری پوری رات روئی لیکن خود پ کرتے اناڑے اگئی۔

اور پھر چوتھے دن کال آئی۔ لیکن جب رائیل نے آگے سے پوچھا۔۔۔ ہاں تو ان کو نسا سوال ہے یہ بھی بتادیں جناب۔۔۔ تو دوسری طرف سے گہری خاموشی نے استقبال کیا۔ بولنے کو آج کچھ نہیں تھا آج بس مکمل خاموشی۔۔۔ رائیل کو ایک لمحہ کو ڈر لگا یہ خاموشی کسی طوفان کی آمد کا اعلان لگی تھی۔۔۔ اور طوفان ہی تو تھا۔۔۔ جس سے سب انجان تھے۔۔۔

رائیل کے پکارنے پہ وسام نے کہنا شروع کیا۔۔۔ آپ میرے لئے کیا محسوس کرتی ہیں رائیل؟؟؟؟



آپ میرے لئے کیا محسوس کرتی ہیں رائیل؟؟

وسام کے اتنے سیدھے سوال پہ رائیل ایک دم سٹپٹائی تھی۔۔۔ اسے بالکل امید نہیں تھی کہ وہ اس طرح یہ بات پوچھے گا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن اس نے فوراً خود کا کو سنجالا تھا۔ پھر بولی آپ میرے نام کے فین ہیں نا اور کیا۔۔۔؟۔۔ (رائیل نے مذاق میں ٹالنا چاہا تھا لیکن وہ تو ان کچھ اور ہی ٹھانے بیٹھا تھا)

نام کا فین بس؟؟؟ رائیل بات کو ٹالیں نہیں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتائیں۔۔۔ اتنے دن سے بات کر رہی ہیں پہلی بیل پہ کال اٹھاتی ہیں۔ کیوں انتظار کیا میرا۔۔۔ کس ناطے؟؟؟؟

رائیل ایک لمحہ کو کپکپائی تھی اسے بالکل سمجھ نا آیا کہ کیا بولے۔۔۔ وہ جو بہترین مقررہ تھی جس کہ آگے ہر کوئی خاموش ہونے پہ مجبور ہو جاتا تھا آج وسام احمد اس دوشیزہ کو ایک ہی بات میں چاروں شانے چت کر چکا تھا۔۔

دیکھیں میں نے سوچا نہیں لیکن۔۔۔۔۔ (رائیل کے پاس بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں کیا بتاتی وہ کہ محبت میں پور پور ڈوب چکی ہے۔ کیسے بتاتی وہ انا کا بت سر پہ اٹھائے پھرتی تھی کیسے مان لیتی)

www.kitabnagri.com

ابھی خاموشی اڑے آئی ہی تھی کہ وسام نے بولنا شروع کیا۔۔

محبت ہو گئی ہے مجھے آپ سے۔!! سنا آپ نے؟ محبت۔۔۔ دیکھا جب تو دل میں بس گئی بہت سوچا کہ حاصل کر پاؤں گا یا نہیں پھر دل نے کہا وسام احمد جس پہ دل اجائے اسے حاصل نا کیا تو لعنت ہو تم پہ۔۔۔۔۔ اپ سے بات

Posted On Kitab Nagri

لیکن سوچانا پاسکا تو کیا ہوگا۔۔۔ تین دن بات نہیں کی کہ شاید بھول جاؤں عادت کے اتر جائے گی۔۔۔ لیکن بیلا
تم وسام احمد کی محبت ہو اور تمہے اپنی ہم سفر بنانا ہے مجھے۔۔۔۔۔

یہ الفاظ تھے یا آب حیات۔۔۔ رائیل نہیں جانتی تھی لیکن وہ بڑے آرام سے آپ سے تم کا سفر طے کر گیا تھا
۔۔۔ رائیل کو لگا اس کا جسم ٹھنڈا پڑ رہا ہے اور یہی بات وسام نے بھی محسوس کی۔۔۔ اور پھر بولا۔۔۔

سنو بیلا!!

ابھی کوئی جواب نادو۔۔۔ سوچو آرام سے جب جواب مل جائے مجھے کال کرنا۔۔۔ جب بھی مل جائے مجھے اپنا
منتظر پاؤ گی۔



www.kitabnagri.com

اتنا کہا اور کال کاٹ دی۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

آج کی رات پھر دونوں نہیں سوئے تھے رائیل سوچتی رہی کہ اب کیا ہوگا۔۔ انکار کیا تو اقرار کیا تو۔۔ ساری رات آنکھوں میں کٹی۔ دوسری جانب وسام بھی اسی سو۔ میں غرق رہا کہ اقرار کر دیا تو کیا ہوگا اور انکار کر گیا تو۔۔۔۔

رائیل ساری رات اسی تذبذب کا شکار رہی کہ اگر وہ وسام سے شادی کر لے کیا اس کا مستقبل بھی اپنی امی رفعت جیسا ہوگا؟ سسرال میں سب بد کردار سمجھیں گے جو ان کا بیٹا لے اڑی؟ کیا ہوگا اس کا۔۔

لیکن پوری رات کے مراقبہ کے بعد وہ اس نتیجے پہ پہنچی کہ محبت ہوگئی تو اب کیا مضائقہ ہے۔ اگر کسی کی چاہت دل میں دفنائے کسی کی ہوگئی تو وہ دھوکہ ہے دھوکہ بزدل لوگ دیتے ہیں اور رائیل اپنے بابا کی شیرنی ہے۔۔۔ اور بس رات کے اختتام پہ وہ سمجھ چکی تھی کی جو مرض اب اسے لاحق ہو چکا ہے وہ کوئی ایسی ویسی چیز نہیں۔۔ بلکہ اس کا نام محبت ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہر شے کا آغاز محبت اور انجام محبت ہے

درد کے مارے لوگوں کا بس اک پیغام، محبت ہے

یہ جو مجھ سے پوچھ رہے ہو، ”من مند ر کی دیوی کون؟“

Posted On Kitab Nagri

میرے اچھے لوگو سن لو، ”اُس کا نام محبت ہے!“

شدت کی لو ہو یا سرد ہوائیں، اس کو کیا پروا

کانٹوں کے بستر پر بھی محو آرام محبت ہے

بن بولے اک دل سے دو بے دل تک بات پہنچتی ہے

جو ایسے روحوں پر اترے، وہ الہام محبت ہے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پگلے! دا من بندھ جاتی ہے، جس کے بخت میں لکھی ہو

تم کتنا بھاگو گے، آگے ہر ہر گام محبت ہے

اب تو بس اک یاد سہارے وقت گزرتا رہتا ہے

Posted On Kitab Nagri

اور اُس یاد میں ہر اک صبح، ہر اک شام محبت ہے

ہم جیسے پاگل دیوانے، سود خسارہ کیا جانیں

نفرت کے اس شہر میں اپنا ایک ہی کام محبت ہے

اک لڑکی آدھے رستے میں ہار گئی اپنا جیون

وہ شاید یہ مان چکی تھی، بد فرجام محبت ہے

کچھ آلودہ روحوں والے، ہوس پجاری ہوتے ہیں

زین انہی لوگوں کے باعث ہی بدنام محبت ہے

تُو پگی! اب کن سوچوں میں گم صم بیٹھی رہتی ہے

بولا ہے ناں اب یہ ساری تیرے نام محبت ہے



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

-

رائیل اپنی سوچوں کے گرداب سے باہر تباہی آئی جب اس نے اذان کی آواز سنی۔ وہ اٹھی اور رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی۔ فجر کے بعد حاجت کے نوافل ادا کئے اور بولی۔۔۔۔۔

اللہ جی!! میری اس نوزائیدہ محبت کو نکاح کے انجام تک پہنچادیں۔۔۔۔۔ اگر قسمت وہ نہیں تو رائیل حیات کی زندگی میں موت لکھ دیں۔۔۔۔۔ مجھے روک لینا۔۔۔۔۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ قسمت نے اس کے لئے کیا ہے۔ محبت تو حلال ہونی تھی لیکن کچھ محبتیں نکاح کے بعد بھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



نماز کے بعد رائیل نے موبائل اٹھایا اور وسام کو یہ میسج بھیجا۔

مری تھم تھم جاوے سانس پیا

Posted On Kitab Nagri

مری آنکھ کو ساون راس پیا

تجھے سن سن دل میں ہوک اٹھے

تراہجہ بہت اداس پیا

ترے پیر کی خاک بنا ڈالوں

مرے تن پر جتنا ماس پیا

تُو ظاہر بھی، تُو باطن بھی

تراہر جانب احساس پیا

تری نگری کتنی دور سجن



Posted On Kitab Nagri

مری جندڑی بہت اداس پیا

میں چاکر تیری ازلوں سے

تو افضل، خاص الخاص پیا

مجھے سارے درد قبول سجن

مجھے تیری ہستی را اس پیا

وسام!!!!!! آپ نے کہا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔۔ مان لیا مجھے بھی ہے بہت ہے لیکن اس نو آموز محبت کے ساتھ کچھ وسوسوں نے بھی دل میں جنم لیا ہے۔ کیا ایسی زندگی یہ عزت، مان دے پائیں گے آپ؟؟ میں انا پرست ہوں کیا میری انا کا علم ہمیشہ بلند کر پائیں گے آپ؟۔۔۔ اگر ہاں تو مجھے آپ کی محبت دل و جان سے قبول ہے۔۔۔ اور اگر نہیں (یہ لکھتے ایک قطرہ سکرین پہ گرا تھا) تو بھول جائیں مجھے ساری عمر پیار کورولوں گی تو دل میں امنگ رہے گی کہ پیار تھا۔۔۔۔۔ بعد میں آپ کو نہیں کوس سکتی۔۔۔۔۔

اگر محبت ہے اور محبت کا بھرم رکھ سکتے ہیں۔۔۔ تو میں بھی قبول کرتی ہوں محبت کو گئی ہے تم سے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

فقط آپ کی بیلا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وسام آنکھیں بند کئے اسی پریوش کے خیالوں میں گم تھا کہ میسج ٹیون سے یک دم اٹھ بیٹھا۔ دیکھا بیلا نام سکرین پہ جگمگا رہا تھا۔ بے تابی سے میسج کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ میسج پڑھتا گیا اس پہ خوشی کی ایک کیفیت طاری ہوتی گئی۔ جیسے ہی اس نے وہ لفظ پڑھے جہاں رائیل نے لکھا تھا مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔ وسام کو لگا کسی نے اسے تپتے صحرا سے اٹھا کر ٹھنڈی چھاؤں میں بٹھا دیا ہو۔ تبھی وسام اٹھا اور اپنے کمرے سے جائے نماز ڈھونڈا جو کہ ناملا کیونکہ اس کے ہاں نماز پہ لمبی لمبی تقریریں جھاڑی جاتی تھی۔ پھر اس نے ایک چادر نکالی اور فوراً سجدہ شکر کیا۔۔۔

رائیل یہ جان لیتی کہ اس نے جمعہ کے جمعہ مسجد جانے والے سے شکرانے کے نفل پڑھوائے ہیں تو وہ اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کرتی۔

اگلی صبح کا سورج دونوں پرندوں کے لئے ایک نئی زندگی کے کر آیا تھا وہ دونوں جو اپنی انجان محبت کی کیفیت سے دوبار رہے تھے جانے کتنے دنوں بعد سکون کی نیند سوئے تھے۔ رائیل کا موڈ آج معمول سے کچھ زیادہ ہی اچھا تھا۔ آج اسے باسٹ کے طوطے کے فضول ٹیٹس سے بھی چڑ نہیں ہوئی تھی۔ اور تو اور آج اس نے باسٹ کے پہلی روٹی لینے پہ کہرام بھی نہیں مچایا تھا۔ رائیل آج خوش تھی۔۔۔ بلکہ نہیں وہ پہر خوش تھی ابھی ابھی تو اس نے کسی کے خاص ہونے کا لطف محسوس کیا تھا۔ آج پہلی بار صبح اٹھنے پہ کسی کو اپنا منتظر پایا تھا۔ صبح اٹھ کر صبح بخیر کا میسج دیکھا تو پہلی بار اسے اپنا آپ اتنا خاص لگا کہ کوئی ہے جو اس سے اپنے دن کی شروعات کرتا ہے۔۔۔۔۔ ہاں کسی کے لئے رائیل حیات بھی ضروری ہے۔۔۔ آج اسے دنیا حد سے زیادہ حسین لگ رہی تھی اسے سامنے والی رضیہ باجی جو

Posted On Kitab Nagri

ان کے گیٹ کے آگے کوڑا پھینک دیتی تھی وہ بھی بری نہیں لگی۔۔۔ آج وہ دنیا کو رانیل حیات بن کر نہیں وسام کی بیلا بن کہ دیکھ رہی تھی۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شیرنی کو قسمت ان آسائشوں سے اٹھا کر آزمائشوں میں پٹختنے والی ہے۔۔۔ اگر وہ یہ دیکھ لیتی کی وسام کی بیلا کو لوگ توڑ دیں گے تو وہ ہمیشہ رانیل حیات رہتی۔۔۔۔۔

رات آٹھ بجے سے رانیل کا انتظار شروع ہو چکا تھا۔ نظریں مسلسل فون کی سکرین پہ تھی اور بلا آخر انتظار کرتے کرتے دس بجے وسام کا فون آ ہی گیا۔ کال اٹھاتے ہی رانیل بولی اتنی لیٹ میں انتی دیر سے انتظار کر رہی ہوں کوئی ہوش کوئی خبر بھی ہے آپ کو؟

اور وسام تو اس انداز پہ فریفتہ ہو گیا۔ کیا طریقہ تھا حق جتانے کا۔۔۔ ان وہ رانیل لگی کی نہیں تھی جس نے تین دن رابطہ نہ کرنے پہ ایک لفظ نہیں کہا تھا۔ جو میسج کا جواب بھی اسے الفاظ گن کے دیتی تھی۔۔۔ کہاں وہ رانیل اور کہاں یہ جو آج ایک ہی دن میں اپنا حق جتا رہی تھی۔۔۔۔۔



پتا کیا۔۔۔ لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں محبت میں حق جتانے والی۔۔۔ خود کو قربان کرنے والی۔ لیکن دنیا ایسی نہیں ہے۔۔۔ لوگ پہلے ان بابا کی نازک کلیوں کو اتنا اعتماد دیتے ہیں کہ وہ رشتہ میں خود کو آزاد محسوس کر سکیں۔ ہر بات ہر رائے کو ایسے اہم قرار دیتے ہیں جیسے پتھر پہ لکیر اور جب اذن محبت مل جاتا ہے تو اسی بات کو ریت پہ لکھی تحریر بنا دیتے ہیں۔۔۔ جتنا اعتماد بخشتے ہیں پر و انہ عشق ہاتھ لگتے ہی اس اعتماد کو ایسی ٹھوکر لگاتے ہیں کہ وہ ہر وقت کٹر کٹر کونے والیاں سائیں سائیں کرتے دماغ اور بند ہوتے دل کے ساتھ ذندہ قبر بن جاتی ہیں۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے وسام سے کھل کی بات کر لی تھی۔ اپنی تمام تر شرطیں بتا کر منوا چکی تھی۔ اسے جیسی زندگی چاہیے سب سے پہلے اسے اچھے سے باور کروادیا تھا۔ وہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ اس کے لئے کتنا اہم ہے۔ رائیل نے اسے اپنا ماضی اپنا خاندان سب کھلی کتاب کی طرح عیاں کر دیا تھا۔ اور یہی شاید اس کی غلطی تھی۔ عورت محبت کرتے ہیں تو ایمان لے آتی ہے دل سے اور پھر اپنی ذات کا ایک صفحہ کھول کے مقابل کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ عورت تو اہمیت کی بھوکی ہے ہر عورت کی فطرت کے کہ اسے پسند ہے کہ جانا جائے اس کا اندر پڑھا جائے۔ اس لئے جب وہ اپنا کوئی ہمدرد پاتی ہے تو اپنی زندگی کے تمام دکھوں کا مداوا اسی سے چاہنے لگتی ہے اپنا ہر غم اس کے سامنے رکھ کے رو لیتی ہے ہر خوشی دکھا کہ ہنس پڑتی ہے۔ لیکن کچھ لوگ اس لائق نہیں ہوتے کہ انہیں اپنا راز داں بنایا جائے کیونکہ مرد کی بھی فطرت ہے کہ وہ عورت چاہے جو بھی ہو ایک حد تک اس کے خمرے اٹھاتا ہے اس کے دکھ بانٹتا ہے پھر ایک لمحہ آتا کہ وہ بھٹک جاتا اور آگے کو پڑھنے لگتا ہے۔۔۔ اور یہی ہے ایک ہنستی کھیلتی لڑکی کی موت کا آغاز ہوتا ہے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وسام کو لگ رہا تھا ابھی جیسے سب بہت آسان ہے۔ ابھی اسے محبت کی کٹھنائیوں کے بارے نہیں پتا تھا اس لئے اس نے رائیل سے وعدہ کیا کہ کبھی اس کی عزت پہ حرف نہیں آئے گا اسے کبھی جھکنا نہیں پڑے گا۔ کوئی اسے کبھی طعنہ نہیں مارے گا۔ وسام نے اسے تحفظ دینے کو وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔

خود ہنگامہ آرا ہے یابد ہنگام محبت

Posted On Kitab Nagri

کیونکر ہے مدت سے یار و تشنہ کام محبت

چاہ، خلوص، مروت، خدمت سارے روپ تمہارے

دیکھو تو ہیں جگ میں کتنے تیرے نام محبت

خواہش اٹھنے لگتی ہے تو مر جاتی ہے فوراً

بول ہمارے پاس ہے کیا اب تیرا کام محبت

اک ہم ہیں اور ایک زمانہ آتش زن صدیوں سے

اور کرے گی تو ہم کو کتنا بدنام، محبت!

جو تھا، جتنا تھا، جیسا تھا قدموں میں رکھ چھوڑا

جانے کس لمحے پائے گی تو انجام، محبت



Posted On Kitab Nagri

جذبوں کی سچائی میں گرفتِ ذرا آجائے

ایسے میں اکثر ہو جاتی ہے ناکام، محبت

تو تھی سادہ، کملی جھلی، پھر کیوں بدلے چہرے؟

جواب زیادہ چھڑ ہمیں مت، اے مادام محبت!

بس اک بار خلاصی ہو تو اس کے بعد کبھی پھر

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھولے سے بھی لیں گے نہ ہم تیرا نام محبت

اس سے بڑھ کر حیف نہیں اب میں تجھ پہ کر سکتا

آہ محبت، وائے محبت، بدفرجام محبت

Posted On Kitab Nagri

زین ہمارے پاس متاعِ دردِ بچی ہے، جس میں

اک بے سود ادا سی ہے اور اک بے نام محبت

اب دن رات دونوں ایک دوسرے سے بات کرتے تھے صبح اٹھتے ہی وہ رائیل کا انتظار کرتا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا وسام کو خود بھی بہت اچھا لگتا تھا۔ ان چند ہی دنوں میں اسے رائیل کی روٹین ازبر ہو چکی تھی وہ کب اٹھتی ہے بات کرتے ہوئے اسے کب نیند آتی ہے جب بھوک لگتی ہے سب۔۔۔ وہ اسے اتنا جان چکا تھا رائیل کے بارے میں وسام کے صرف دو دوستوں کو علم تھا ایک وہ جو اسے مشاعرے پہ ساتھ لے کر گیا تھا بلال اور دوسرا وہ جو اس کا بچپن کا ساتھی تھا فاہد۔۔

لیکن نا کبھی کبھی واروہی سے ہوتا ہے جہاں کی ہمیں بلکل امید نہیں ہوتی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ لڑکے لڑکیوں کے بارے میں محفل جو جو باتیں ہیں لڑکیاں جان لیں تو ڈوب مریں۔۔۔ لیکن نا جو جیسا ہوتا ہے وہ ویسی بات کرتا ہے اس میں لڑکی کے بارے میں یہ سب کہنا آپ کی سوچ کے معیار کا بتاتی ہے۔

اور وہ وسام تھا جس نے بیلا سے محبت کی تھی اس نے بیلا تو راز بنا کے رکھا اپنا دل کھولا بھی تو وہاں جہاں اسے امید تھی کہ اس کی محبت کو عزت و تکریم سے نوازا جائے گا۔ لیکن ہمارے ساتھ ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم تصور کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اپنے گھر ویک اینڈ کے لئے آیا تھا اور اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ اپنے کھیتوں کے پاس کرسی ڈالے بیٹھا تھا خوب ہنسی مذاق چل رہا تھا جب ایک دم فائدہ نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔ اور سنا وسام کیسی ہے تیری شہری چڑیا!! کبھی ہمیں بھی ملو انا ہم بھی دیکھیں کیسا مال ہے۔۔ تیری۔۔۔۔

ابھی آگے کے الفاظ اس کے منہ میں تھے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ پڑا اور ابھی فائدہ سنبھل نہیں پایا تھا کہ مسلسل لاتوں اور گھونسوں کی بارش ہونے لگی۔ وسام میں جیسے کوئی اور روح آ بسی تھی۔۔۔

’کینے! کوئی شرم ہے تجھ میں ہاں کیا گھٹیا سوچ ہے تیری رذیل انسان تیری ہمت کیسے ہوئی ہاں یہ لفظ استعمال کرنے کی۔۔۔ سرے عزت بنانا ہے اسے اور تو۔۔۔۔۔ تھو تیرے پہ

کیسا انسان ہے تو اپنے دوست کی عزت کی پرواہ نہیں ہے۔۔ لعنت ہو تجھ پہ

یہ کہتے وہ مسلسل فائدہ کو لاتوں اور گھونسوں سے زخمی کر رہا تھا تبھی بلال نے آگے چھڑوایا اور فائدہ کو جانے کا کہا۔۔

فائدہ کے جاتے ہی وسام وہیں زمین پہ بیٹھ گیا اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا وہ دوست جس کو اس نے اپنا ہمراہ مانا آج وہ اس کی محبت کو نیلام کر گیا تھا۔ بلال نے اس مغرور شہزادے کو اس طرح روتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ رورہا تھا اور مسلسل بول رہا تھا بلال آج میں رسوا ہو گیا۔ میں نے وعدہ کیا تھا عزت کا۔ میں تو ابھی سے ناکام رہا

میں اپنے دوست سے عزت نہیں دلو اسکا اسے میں کیا کروں گا۔۔ آج میں رسوا ہو گیا۔۔۔ خود اپنی ہی نظر

میں۔۔

پھر بڑی مشکل سے سنبھالا دے کر بلال اسے گھر چھوڑ کے گیا جہاں اس کی نظر فون پہ پڑی تو رابیل انتظار کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

سالے وسام کے پر نکل آئے ہیں شہری مال ہاتھ آتے ہی تو اچھل رہا ہے عزت عزت کر رہا ہے۔۔۔ جو لڑکی اس سے پھنسی ہے وہ کسی اور سے بھی پھنسنے گی۔ ایسی لڑکیاں اسی لائق کے مال کہا جائے۔ مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اس نے اب بھگتے گا۔۔۔۔ فائدہ کے سامنے عزم کیا جو کہ اسے سمجھانے آیا تھا کہ وہ غلط ہے۔۔۔۔ لیکن اس کے ارادے دیکھ کے خوفزدہ ہو گیا۔۔

رات کے ساڑھے گیارہ بج کر تھے اور رانیل کی حالت پریشانی سے سوا ہو رہی تھی کبھی بھی وسام کو اتنی دیر نہیں ہوئی تھی۔ آخر انتظار کی کوفت سے تنگ آ کر اس نے خود سے کال ملا دی۔۔۔

دوسری طرف وسام نے کال آتی دیکھی تو ایک لمحہ کو آنکھیں بند کی اور دل کیا کہ کال کاٹ دے لیکن پھر خیال آیا کہ رانیل نے کبھی خود سے کال تو کی نہیں۔۔۔ جانے آج کیا ہوا ہو۔۔ فوراً کال اٹھائی تو اس کی سنے بغیر رانیل نے بولنا شروع کر دیا کہاں ہو آپ تب سے انتظار کر رہی ہوں کیا مسئلہ ہے اچکا بندہ بتا تو سکتا ہے۔۔۔۔۔ آواز سے بے قراری جھلک رہی تھی کوئی اور موقع ہوتا تو وسام خوشی سے نہال ہو جاتا۔

لیکن اس سب کے بعد بھی وسام کے منہ سے صرف ایک لفظ نکلا۔۔۔۔

بیلا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

آواز میں ایسا کچھ تھا جیسے پتا نہیں کتنی دقتوں کے بعد کوئی لفظ ادا ہوا ہے۔۔۔۔۔

وسام آپ ٹھیک ہونا؟؟؟؟؟

رائیل کے پوچھنے کی دیر تھی کہ وہ چھ فٹ کا مغرور انسان پھوٹ پھوٹ کے رونے لگے۔۔ مجھے معاف کر دو بیلا۔۔ میں تمہارا حق ادا نہیں کر سکا میں وعدے سے مکر گیا مجھے معاف کر دو۔۔

وسام کو ایسی حالت میں دیکھ کے تو رائیل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔

وسام۔۔ کیا ہوا ہاں۔ کیوں بول رہے ہیں ایسے کوئی مسئلہ ہے تو بتائیں مجھے۔۔۔ میرا دل ڈوب رہا ہے۔۔۔

رائیل کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کا جھرنا بہنا شروع ہو چکا تھا اسے دیکھ کے وسام خاموش ہوا اور کہنا شروع کیا۔۔۔

میں نے تمہے معتبر رکھا ہے۔۔ تم میری وقت گزاری نہیں ہو سمجھی تم۔۔۔ میں بس اپنے ہاتھ میں ڈگری آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ تاکہ جلد سے جلد تمہے پانے کے قابل ہو سکوں۔۔ تم اگر میری ہوتا تمہے عزت دینا اور دلوانا

Posted On Kitab Nagri

بھی میرا فرض ہے۔ میرا وعدہ تھا تم سے لیکن آج میرے بھائیوں جیسے دوست نے میری محبت پہ انگلی اٹھائی۔
کی۔ تم سے شرمندہ ہوں۔۔۔ اس نے تمہے نہیں مجھے رسوا کیا ہے بیلا۔۔۔

ایک آنسو رابیل کی آنکھ سے ٹپکا تھا۔۔۔

عزت تو وہ ہے ناجو کوئی اپنا دے۔ جسے ہم نہیں جانتے اس کے کچھ بھی کہنے سے ہمیں کیا فرق پڑے گا۔ فرق تو
تب پڑتا ہے جب کوئی اپنا آپکو عزت دے۔ اور آپکی عزت کے تحفظ کے لئے کھڑا ہو۔۔۔ رابیل کے لئے بھی وہی
اہم تھا جو ابھی سے اس کی ناموس کی خاطر الجھ پڑا تھا۔ لیکن وہ دونوں نہیں جانتے تھے وقت کا پہیہ ایسا ہے کہ
سب کو گھما کر رکھ دیتا ہے۔۔۔



www.kitabnagri.com

دو مہینے گزر چکے تھے اور وسام کی ڈگری پوری ہونے میں صرف ایک ہفتہ بچا تھا۔ فائنل پیپر ہو چکے تھے اور بس
ایک دو اسائنمنٹس رہ گئی تھیں جو جمع کروانی تھیں۔ وسام اپنی چھٹی پر گھر آیا تھا اور رات میں سڑک پہ چہل قدمی کر
رہا تھا جو کہ بچپن سے اس کا مشغلہ تھا۔ تبھی وہ گہری سوچوں میں گم تھا کہ پیچھے سے گاڑی آئی اور وہ تہنہ کی
کوشش میں بھی سڑک کے دوسری جانب جا گرا۔۔۔ تبھی اس نے گاڑی میں موجود شخصیت کو دیکھا تو سارا درد
بھول بیٹھا اور پھر وہی بے ہوش ہو گیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri



بے ہوش ہونے سے پہلے وسام نے جو شکل دیکھی وہ اس کی آنکھوں میں رہ گئی۔ فائدہ انتہائی کمزور مسکراہٹ کے ساتھ گاڑی سے اتر۔ اور وسام جو کہ بے ہوش تھا اس کے پاس بیٹھا اور کہنا شروع کیا۔ اس کل کی آئی کے لئے تو نے کس کے ساتھ پنک لیا ہے یہ بھول بیٹھا تھا بیٹا۔۔۔ تیرا پیار کا خمار تو اب اترے گا۔ یہ کہتے ہی پوری قوت سے وسام کی کمر پہ زوردار کارماری اور چلتا بنا۔

یہ ایسی جگہ تھی جہاں اس وقت کوئی نہیں آتا تھا باقی گاؤں کی نسبت سب سے پرسکون حصہ تھا تبھی وسام کو پسند تھا جہاں اس کی سوچوں میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اور یہ بات بھی بہت کم لوگ جانتے تھے شاید اسے بات کا فائدہ فائدہ اٹھا چکا تھا۔

وسام کو وہاں بوہوش پڑے دو گھنٹے گزر چکے تھے لیکن اب تک کوئی بھی وہاں نہیں آیا تھا۔۔۔ دوسری طرف رابیل کو بھی پریشانی ہونے لگی تھی کہ اب تک تو وسام سب چیزوں سے فارغ ہو چکا ہوتا ہے آج کیا ہوا۔۔۔ کسی انہونی کا احساس اسے کھائے جا رہا تھا۔

وسام کی امی نے دیکھا کہ وسام اب تک نہیں آیا تو اسے کال کی جو اس نے اٹھائی انہ لگا کہ وہ بلال کے ساتھ ہوگا اسے فون کیا تو اس نے فوراً کہا نہیں وسام تو مجھ سے آج ملا ہی نہیں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

فون رکھتے ہی بلال وسام کو دیکھنے اپنے ڈیرے پہ گیا۔ ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے جو کہ وسام لوگوں کے کھیتوں پہ مزارعے تھے۔۔ لیکن ہر طرف وہ نہیں تھا۔۔

رائیل نے کافی انتظار کے بعد کال کرنا شروع کی جو کہ نہیں اٹھائی گئی۔ لیکن وہ بھی رائیل تھی مہاڈھیٹ اس نے پے درپے کالز شروع کی جس کی وجہ سے مسلسل اس خاموشی میں آواز گونجنے لگی۔۔ اس نے باقیوں کی۔ طرح ایک کال کر کے بس نہیں کیا تھا۔ تبھی دوسری طرف کھیتوں والی سائیڈ بلال کو ایک میوزک سائنائی دیا جو مسلسل بج رہا تھا تھوڑا غور کیا تو اسے سمجھ آیا یہ تو وسام کے موبائل کی رنگ ٹیون ہے فوراً بھاگ کے اس آواز کے تعاقب میں گئے تو ایک جسم زمیں پہ لیٹا ہوا ملا۔۔۔۔۔

بلال نے اس کے چہرے سے مٹی صاف کی تو وہ وسام تھا۔۔ اس کا دوست اس کا یار۔۔۔ وہ دوست جس میں اس کی جان تھی۔

بلال نے بالکل دیر کئے بغیر گاڑی منگوائی اور اس ہسپتال لے جانے کے لئے ڈالا اس دوران بھی فون مسلسل بجتا رہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



بالآخر بلال نے وسام کی جیب سے فون نکالا تو بیلا کے نام سے اٹھاون مسڈ کالز تھی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ پریشان ہوگی۔ لیکن کال اٹھانے سے جھجھک رہا تھا لیکن دوسری طرف اس کی پریشانی بھی سمجھ رہا تھا کیونکہ بلال نے ہمیشہ رائیل کو اپنے دوست کے عزت سمجھا تھا اور دوست کو عزت یعنی اپنی بہن۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس لئے بلال نے کال اٹھائی تو آگے سے ایک سسکتی ہوئی آواز نے اس کا استقبال کیا۔۔۔

وسام کہاں ہوا پ۔ مجھے اتنی بے چینی ہو رہی ہے دو گھنٹے سے جیسے کچھ غلط ہو رہا ہے۔۔۔

اور بلال تو ان الفاظ پہ ششدر ہی رہ گیا۔ کیا محبت تھی اتنی دور سے بھی پریشانی بھانپ لی۔ یہ روتی ہوئی لڑکی تو وہ لگ ہی نہیں رہی تھی جس نے پورے ملک کے لوگوں کو مشاعرے میں ہرایا تھا۔ بے شک عشق اگر طاقت بنتا ہے تو کمزوری بھی ہوتا ہے۔۔۔۔

بہن۔۔۔ میں بلال ہوں (بلال نے اپنی ساری ہمت مجتمع کر کے کہا)

بلال بھائی وسام کہاں ہیں۔۔۔؟ (رائیل کو لگا جیسے اس کے سب خدشے درست ہونے جارہے ہیں)

بہن آرام سے۔۔۔ وسام ٹھیک ہے بس اس کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔ آپ فکر نہیں کریں۔۔۔

یہ سن کر رائیل کو لگا جیسے کسی نے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

مم۔ میری بات کرائیں اس سے ابھی۔۔۔ بھائی پلینز (وہ کس مشکل سے بولی تھی وہی جانتی تھی اور کس مشکل سے بلال نے سنا تھا یہ وہ جانتا تھا)

بہن۔۔۔ وسام ابھی بے ہوش ہے۔۔۔ لیکن ٹھیک ہے وہ۔۔۔

(اور اتنی بچی تو راب بھی نہیں تھی کہ کچھ سمجھنا پاتی)

آنسوؤں کی رفتار میں روانی آگئی تھی۔۔۔

بھائی آپ اپنے نمبر سے مجھے ایک تصویر بھیج دیں وسام کی۔۔۔ اس کا فون کب تک رکھیں گے آپ۔۔۔

بلال نے منع کرنا چاہا لیکن اس روتی سسکتی لڑکی کو کیسے منع کرتا جو پہلے کی پل پل مر رہی تھی۔

اپنا فون کھولا اور ایک تصویر بھیج دی۔ اور ڈرائیو کرتے مجید کو کہا بھائی جلدی کرو تیزی لاؤ کیا کر رہے ہو۔۔۔

تصویر بھیجتے ہی ہو سپٹل آچکا تھا فوراً وسام کو اندر لے کے گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر زنے پولیس کیس کہا ہی تھا کہ جب پولیس آئے گی تب دیکھیں گے۔

تبھی بلال آگے آیا اور کہا بخش داد حویلی کا مکین ہے یہ۔۔۔ سردار بخش داد کا پوتا کیا چاہتے ہیں کہ پولیس دیر کرنے پہ آپ لوگوں کو اندر کر لے؟

یہ سننا تھا کہ فوراً وسام کو ایڈمٹ کر لیا گیا۔ اور بلال نے وسام کے بھائی فیض کو کال کر کے ہو سپٹل کا نام پتا بتایا اور پھر باہر کھڑا دعا کرنے لگا کہ اس کا بھائی جیسا دوست تندرست ہو جائے۔



وہ بات کرنے میں محتاط کتنی ہے

دیکھنے میں جو پر جذبات کتنی ہے

کیا پوچھتے ہو اس کے مزاج کے بارے

ابھی اس سے میری ملاقات کتنی ہے

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں کو میری خواب دکھانے والے

ان آنکھوں میں دیکھ اب برسات کتنی ہے

سوچ سمجھ کے کرنا کوئی بھی فیصلہ

سمجھ بات میں تیری میری بات کتنی ہے

سوچا نہ تھا محبت کرنے سے پہلے

اس جذبے میں سسٹی روایات کتنی ہے

دل تھام کے پوچھتی ہے دھڑکن مجھ سے فرہاد

اے درد کے راہی باقی رات کتنی ہے



Posted On Kitab Nagri

رائیل جائے نماز پہ بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔ ہاتھ ایک سیکنڈ کو بھی دعا سے نہیں ہٹائے تھے۔ زبان مسلسل دعا گو تھی۔۔

میرے اللہ وسام مجھے دے دے۔۔ ایسے ناکریں میرے ساتھ میرا وسام دے دیں۔ میرا وسام دے دیں۔۔۔۔

اسے جائے نماز پہ بیٹھی کو اب چار بج چکے تھے۔۔۔ جب سے اس نے وسام کی لہولہان حلیے میں تصویر دیکھی تھی اس کا دل پھٹنے کو اڑا ہوا تھا۔۔۔ تبھی اس کے فون کی رنگ ٹیون بجی اور مقابل نے جو بات کہی رائیل فوراً سجدہ شکر بجلائی اور سجدہ میں پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی جیسے ایک مسافر لمبے عرصے بعد اپنی منزل پالیتا ہے۔ وہ بھی وہی مسافر تھی جسے دوبارہ زندگی ملی تھی۔



بلال کی کال دیکھ کر رائیل نے لپک کہ کال

اٹھائی۔ بلال بھی اس کی بے چینی سے واقف تھا۔ فوراً بولا۔

خطرہ کی بات نہیں ہے پیاری بہن صرف درد سے بے ہوش ہوا ہے وہ آپ فکر نہ کریں اور سو جائیں پیاری۔۔۔ میں ہوں اس کے پاس اس کا بھائی بھی ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بلال کے لہجے میں اتنی اپنائیت تھی کہ رائیل کو ڈھارس ہوئی اور پھر جب وہ بولی تو ہچکیوں کی شدت سے جملے مکمل کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

بب بھائی۔۔۔ شش شکریہ۔۔۔ انت۔ انتظار کر رہی ہوں میں۔۔۔ جاگ کر۔۔۔ جاگ رہی میں۔۔۔

ایسے کی بے ربط سے جملے نکل رہے تھے جانے اس کے لئے بھی کتنی ہمت جٹا رہی تھی وہ معصوم لڑکی۔۔۔
کتنا مشکل ہے نا اتنی دور ہونا اور اپنے محبوب کو مشکل میں دیکھنا۔ انسان پل پل مرتا کے جب وہ اپنے پیارے کو چھو بھی ناسکتا ہو۔ محسوس نا کر پائے۔ تکلیف تو یہ بھی ہوتی ہے لیکن کوئی دیکھتا ہی نہیں۔۔۔



رائیل بھی درد میں تھی اتنا کہ کال کٹنے کی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور پھر رائیل نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا۔۔۔ اللہ جی میرا وسام ہی کیوں۔۔۔ کتنا درد ہو گا اللہ جی اسے ٹھیک کر دیں۔۔۔ پھر بلال کی بات یاد آئی کہ خطرہ نہیں کوئی اور وہ پتھر جیسی لڑکی وہی سجدہ ریز ہوئی اور بلک بلک رونے لگی آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے ہچکیاں قابو سے باہر تھی سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھی۔
اللہ تعالیٰ شکریہ۔۔۔۔۔ سچ میں بہت بہت شکریہ میں کیسے ادا کروں مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ اپنے اسے نہیں مجھے زندگی دی ہے۔۔۔

اور پھر وہی روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی۔ پھر کہیں دور سے اذانوں کی آواز سنائی دی اور بوکھلا کہ اٹھی۔ وقت اتنی تیزی سے گزر گیا جیسے رات ہوئی ہی نا ہو۔ رائیل اٹھی اور نماز پڑھی۔ پھر فون ہاتھ میں پکڑ کر وسام کے وائس میسج سننے لگی۔ کچھ میں اظہار محبت تھا۔ کہی کوئی ہدایت کی گئی تھی۔ کہی کسی لاپرواہی پہ ڈانٹا جس رہا تھا اور

Posted On Kitab Nagri

کہی اس کی ناراضگی پہ بے چین ہو کر منانے کی کوشش تھی۔ وہ سنتی اور روتی جا رہی تھی۔ تبھی موبائل کی رنگ ٹیون بجی اور آنے والا نمبر دیکھ کہ رسبیک چونک گئی تھی۔۔

وسام کی آنکھ کھلی تو ہر طرف اندھیرا سا تھا جیسے ابھی صبح ہونے میں بہت وقت ہو۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو سر میں ایک دم درد کی لہر اٹھی جس نے اسے دوہرا کر دیا۔ پیاس کی شدت سے گلے میں کانٹے چھب رہے تھے۔ ہاتھ مارا اور پانی پکڑنے کی کوشش کی۔

بلال ایک سائیڈ پہ سو رہا تھا وسام کے بھائی روم میں نہیں تھے۔ وسام کی اس کھڑپڑ میں بلال کی آنکھ کھل گئی اور وہ چونک کہ اٹھا۔ وسام آواز دے لیتا یا۔ اور پھر وسام کو سہارا دے کر بٹھایا اور پانی پلایا۔ بلال کے کچھ پوچھنے سے پہلے وسام بولا میرا فون کہاں ہے؟

بلال نے فوراً کہا ابھی آرام کر نظر نہیں ڈال زیادہ اور میری باتوں کے سچ سچ جواب دے۔ لیکن وسام کچھ اور سننے پہ راضی نہیں تھا۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

بلال بیلا۔۔۔ میری بیلا پریشان ہو رہی ہوگی۔ اتنا انتظار کر کے۔ بہت روتی ہے وہ۔ میرا فون دے ابھی۔

اس کی جنونیت دیکھتے بلال بولا۔ اسے پتا کے تیرے اس ایکسیڈنٹ کا۔۔۔

اب حیران ہونے کی باری وسام کی تھی۔۔۔ کس نے بتایا اسے۔۔۔ ہاں بول۔۔۔

میں نے بتایا تھا۔ بلال نے

Posted On Kitab Nagri

آہستگی سے کہا اور تبھی وسام نے اسے شاکی نظروں سے گھورا ابھی ہی تو اپنے بچپن کے دوست کے ہاتھوں زک پہنچی تھی اسے کیسے بھروسا کرتا۔ وسام کی اس نگاہ میں جانے کیا تھا کہ بلال تڑپ اٹھا اور کہا۔۔۔
تجھے تیری بیلا نے بچایا ہے۔ اسکے مسلسل فون کرنے کی وجہ سے آواز ہوئی اور ہم پہنچ سکے ورنہ سب تک تجھے گیڈر کھا چکے ہوتے۔ بخدا بہن سمجھ کہ بات کی میں نے اس سے۔۔ (اور پھر اسے ایک ایک بات بتاتا گیا رابیل کا حال، اس کا رونا ٹرپنا سب)

وسام نے اپنا فون لیا اور بیلا کو ویڈیو کال کی جو کہ دوسری ہی بیل پہ اٹھائی گئی جیسے مقابل اسی کا انتظار کر رہا ہو۔
دوسری طرف رابیل نے جیسے کی وسام کو دیکھا ابھی جو بند اس نے اپنے آنسوؤں پہ باندھا تھا وہی ٹوٹ گیا۔ خود کو دیا حوصلہ ڈھیر ہو گیا۔ اس کا رونا دوبارہ شروع ہو چکا تھا۔ تبھی وسام بولا۔۔۔
بیلا۔۔۔ میری بیلا میں ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔ نہیں رو ورنہ ناک اور چھوٹا ہو جائے گا۔
اس کے کہتے ہی نادا نستگی میں بیلا کا ہاتھ اپنے ناک پہ گیا۔۔۔ یہ دیکھ کر وسام ایک دم ہنسا اور پھر رابیل بھی خجل ہو کر ہنسنے لگی۔۔۔

مسلسل روتی آنکھیں بند گلا، رف حلیہ اس بات کی دلیل تھے کہ رابیل نے کیا کچھ سہا ہے۔ پھر بھی اس کا حسن کوئی وسام سے پوچھتا۔

وہ آئینوں سے جو بے خبر ہے، حسین تر ہے
وہ جس پہ ٹھہری ہوئی نظر ہے، حسین تر ہے

Posted On Kitab Nagri

جودھوپ اوڑھے ہوئے بھی سایہ تو دے رہی ہے
وہ شاخ کتنی ہی بے ثمر ہے، حسین تر ہے

جو سر پہ دستِ کرم ہے ان کا تورنج کیسا
پھر عمر جتنی بھی مختصر ہے، حسین تر ہے

وہ شہر ان کا کمال سے بھی کمال ہے پر
وہ ان کے در کی جور گزر ہے، حسین تر ہے

فنسارِ جاں بھی قرارِ جاں ہی لگے ہے اب تو
جو مجھ پہ طاری ترا اثر ہے، حسین تر ہے

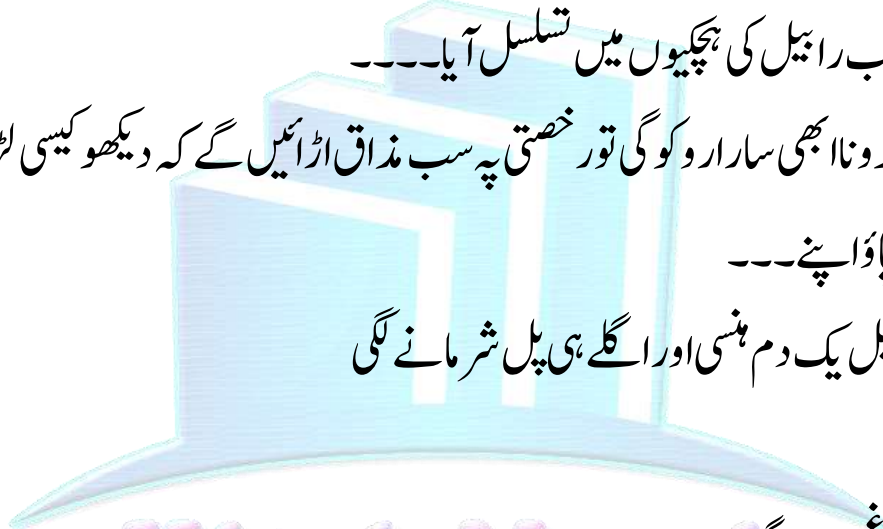
جو حق پہ بولے، زبان کھولے، سکوت توڑے
مرے لیے تو وہ معتبر ہے، حسین تر ہے

یہاں وہاں ہے، ادھر ادھر ہے، کدھر کدھر ہے

ترا تصور جدھر جدھر ہے، حسین تر ہے..... ♡♡♡♡

Posted On Kitab Nagri

وسام رائیل کو دیکھنے میں اتنا لگن ہو گیا کہ اسے یاد ہی نہیں رہا کہ اس وقت وہ کہاں اور کس حالت ہے میں ہے۔
اس کا مراقبہ تب ٹوٹا جب رائیل کی ہچکیوں میں تسلسل آیا۔۔۔۔
بیلا۔ میری جان بس کرونا بھی سارا رو کو گی تو رخصتی پہ سب مذاق اڑائیں گے کہ دیکھو کیسی لڑکی ہے جو رو نہیں
رہی۔۔۔ تو چلو آنسو بچاؤ اپنے۔۔۔
رخصتی والی بات پہ رائیل یک دم ہنسی اور اگلے ہی پل شرماتے لگی



کوئی ٹوٹا ہوا تارہ تمہیں غم دے گیا
پھر ایک چاند تمہیں اپنے سنگ لے گیا
تاروں کی محفل میں بیٹھا کر تجھ کو
چاندنی سے پھر اپنی تجھے بھر گیا
آسمان پر ستاروں کی محفل سبھی تھی
تمہاری خوشی میں جنہیں بلایا گیا
ستاروں میں ٹوٹا، وہ تارے بھی آیا

Posted On Kitab Nagri

مجرم تیرا تھا، جو تجھے رلاتھا گیا
قدموں میں خود کو بچھا کر تمہارے
وہ اپنی کوتاہی کی تلافی کر گیا
تیری روشن ہنسی کی چمک سے پھر وہ
مکمل ہوا جو، تو جگمگا بھی گیا
جو ٹوٹا تھا تارا خود کسی غم سے
چاندنی سے تمہاری پھر دکنے لگا
تمہاری ہنسی سے وہ روشن ساتارہ
ہزاروں کو مسکراہٹ سے پُر کرنے لگا ♥

بیلا کے خاموش ہوتے ہی وسام کی جان میں جان آئی اور پھر اسے تسلی دی کہ ٹھیک ہوں اب اتنا تو کے بیمار مت
کر دینا۔ رابیل کی آنکھیں دیکھ کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ جس اذیت سے گزری ہے وہ۔ ہشاش بشاش رہنے والی
لڑکی کیسے چند گھنٹوں میں مانند پڑ گئی تھی۔ بیلا کو سختی سے سونے کا بول کہ وسام نے کال کاٹی۔ رابیل کو لگا جیسے
اسے زندگی کی نوید سنا دی گئی ہو اور پھر وسام کو یاد کرتی رابیل نیند کے آغوش میں اتر چکی تھی۔

جانے اس شخص کو _____ کیسے یہ ہنر آتا ہے
رات ہوتے ہی _____ آنکھوں میں اتر جاتا ہے

Posted On Kitab Nagri

میں اس کے خیال سے نکلوں تو _____ کہاں جاؤں
وہ میری سوچ کے _____ ہر راستے میں نظر آتا ہے



رائیل کی کال کٹتے ہی وسام نے سکھ کا سانس لیا اور درد کی شدت جو وہ رائیل جو سامنے دیکھے کب سے بھلائے
بیٹھا تھا دوبارہ اجاگر ہوئی۔ درد کی شدت سے وسام نے جھر جھری لی۔ دسمبر کی سردی اور اوپر سے ایسی چوٹ وہ
بھی ایسے دوست کے ہاتھوں جو لنگوٹیاں تھانسان کی ہمت توڑ دیتی ہے۔
بلال جو کب سے خاموش بیٹھا تھا وسام کا ہاتھ پکڑا اور بولا۔ اب بتا کیسے ہوا یہ سب؟

وسام نے دماغ میں آتا وہ منظر جھٹکا اور کہا پتا نہیں بے دھیانی میں گاڑی کے آگے آگیا بس۔۔۔۔۔
بلال کے چہرے پہ استہزایہ ہنسی اُڑائی اور کہا۔۔۔ پورا گاؤں جانتا ہے اس طرف کوئی گاڑی تو کیا سائیکل بھی نہیں
جاتی بیوقوف کسے بنا رہا ہے ہاں۔۔۔۔۔ کمینے سچ بتا۔۔۔
www.kitabnagri.com

وسام نے یہ سن کر لمبی سانس لی اور کہنا شروع کیا۔
کون ہو سکتا ہے؟ تجھے کیا لگتا ہے۔۔۔ فائدہ تھا وہ پہلے عزت تارتا کی پھر جان لینے چلا تھا۔۔۔
بلال نے یہ سن کر افسوس سے سر نیچے کیا اور اپنے خدشے کے سچ ہونے پر ایک آنسو آنکھ سے ٹپکا تھا۔۔۔

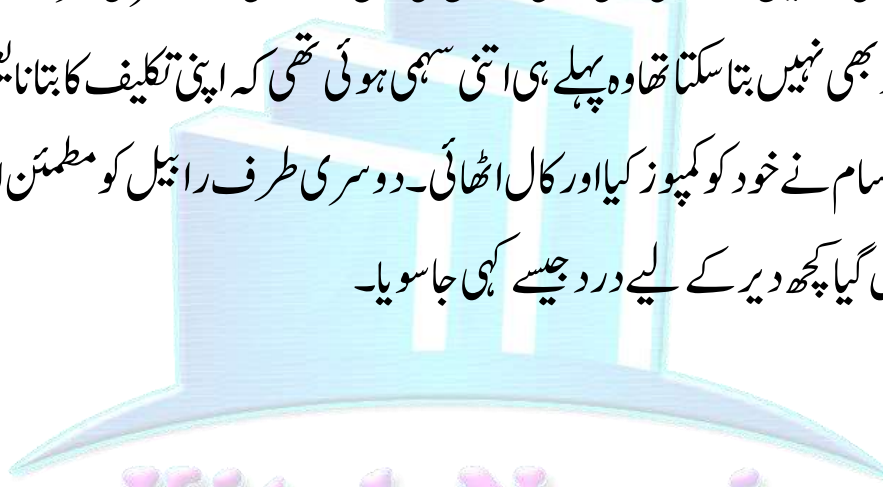
Posted On Kitab Nagri

بلال سن یہ بات ہم میں ہی رہنی چاہیے کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو پو لیس کو کہہ دوں گا میں خود ہی۔ یہ بات ہم میں راز ہے اب۔۔۔

لیکن وہ دونوں نفوس اس بات سے انجان تھے کہ یہ راز اب کسی تیسرے کا راز بھی بن چکا ہے۔۔۔



اگلی صبح وسام اٹھا تو درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی تبھی رابیل کی کال آنے لگی جو دوسری طرف اس کی منتظر تھی۔ لیکن رابیل کو وہ یہ درد بھی نہیں بتا سکتا تھا وہ پہلے ہی اتنی سہمی ہوئی تھی کہ اپنی تکلیف کا بتانا یعنی اسے رونے کی ایک اور وجہ دینا تھا۔ وسام نے خود کو کمپوز کیا اور کال اٹھائی۔ دوسری طرف رابیل کو مطمئن اور ہنستا ہوا دیکھ کہ جیسے وسام ایک دم بیل گیا کچھ دیر کے لیے درد جیسے کہی جاسویا۔



www.kitabnagri.com

تم جو آتے ہو
تو ترتیب الٹ جاتی ہے
دھند جیسے کہیں چھٹ جاتی ہے
نرم پوروں سے کوئی ہولے سے
دل کی دیوار گرا دیتا ہے
ایک کھڑکی کہیں کھل جاتی ہے
آنکھ اک جلوہ صدر نگ سے بھر جاتی ہے

Posted On Kitab Nagri

کوئی آواز بلاتی ہے ہمیں

تم جو آتے ہو

تو اس جس، دکھن کے گھر سے

رنج آئندہ ورفتن کی تھکاوٹ سے

نکل لیتے ہیں

تم سے ملتے ہیں

تو دنیا سے بھی مل لیتے ہیں! ✨

کال کٹتے ہی ناشتہ کرنے کے بعد پولیس آگئی اور اس نے وسام سے پوچھنا شروع کی۔۔۔۔۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ رات کیا ہوا تھا وسام صاحب؟

ایک سیکنڈ کے لئے وسام چپ ہوا اور بولا

واک کر رہا تھا میں سب کو پتا ہے روز وہاں جاتا ہوں میں۔ گاڑی آئی پیچھے سے اور ٹکرماری دی بس یہی یاد ہے۔

انسپکٹر نے آگے پوچھا کوئی نمبر یاد ہو گاڑی کا، گاڑی چلانے والے کی شکل یا ماڈل گاڑی کا کچھ بھی ہو بتائیں۔۔۔

نہیں سر یاد نہیں۔

انسپکٹر سب نوٹ کرتا باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی وسام اور بلال نے لمبی سانس لی جیسے کہہ رہے ہوں کہ شکر

ہے معاملہ ٹل گیا لیکن ان کے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم کہ معاملہ تو اب بگڑا ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایک دن بعد وسام گھر آگیا سب نے خوب صدقہ خیرات دیا۔ جان بچنے پہ چوہدری
بخش داد نے پورے گاؤں میں دیکیں بانٹی۔۔۔



فاہد اپنے ڈیرے پہ بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا تبھی ایک انسان کمرے میں داخل ہوا ابھی فاہد اسے دیکھ حیران ہی ہو رہا
تھا کہ وہ شخص کرسی پہ براجمان ہو گیا اور بولا کیوں حملہ کیا تم نے وسام پہ ہاں وہ تو تمہارا دوست تھا نا۔۔۔
اور اس سیدھے سوال کی توقع فاہد نہیں کر رہا تھا کیونکہ کم از کم ان کی صدی میں اسے اس انسان کے آنے کی امید
بلکل نہیں تھی

***"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

(اس ناول کے تمام جملہ حقوق کشف فاطمہ رائٹر اور ان کی ناولز آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں ان کی مرضی کے بغیر کاپی پیسٹ کرنے والوں کی سخت کارروائی کی جائے گی پی۔ ڈی۔ ایف بنانے کے لے کشف فاطمہ رائٹر کی اجازت ضروری ہے)



www.kitabnagri.com

فہد نے مقابل کو اوپر سے نیچے تک گھورا۔ اوپر سے فہد بیت پر اعتماد بنا بیٹھا تھا لیکن حقیقتاً اس کی ہوائیاں آڑی ہوئی تھی۔ کیونکہ وسام کا بھائی فیض ایک استہزایہ ہنسی لئے سامنے موجود تھا۔

اچانک فیض نے کہنا شروع کیا۔۔ مراقبہ ہو گیا ہو تو کیا میرے کچھ سوالوں کے جواب دینا پسند کریں گے؟

فہد نے تھوک نگلا اور کہا۔۔۔ حج جی بھائی کہیے نا۔۔۔ کیسا جواب

Posted On Kitab Nagri

تبھی فیض ہنسا اور کہا اس ڈرامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سب جانتا ہوں میں وسام کا ایکسیڈنٹ تم نے کروایا ہے زیادہ بیبا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

یہ بات سن کے فاہد کو لگا جیسے کسی نے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔ لیکن پھر سنبھل کر کہا۔۔۔۔۔

ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ فیض نے بچ میں ہی کہنا شروع کیا۔

وسام نے دیکھ لیا تھا تمہے اس سب یاد ہے۔۔۔ اس رات کیا ہوا تھا ایک ایک حرف اسے ذہن نشین ہے۔ یہ بات سن کر فاہد کہ چہرے پہ ایک رنگ آیا اور ایک رنگ گیا تھا۔۔

جھوٹ کہہ رہے ہیں آپ۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک آپ نہیں پولیس یہاں ہوتی۔

فیض ترچھی نگاہ سے گھورا اور کہا وسام نے پولیس کو نہیں بتایا۔۔۔ (یہ سن کر فاہد کے چہرے پہ مسکراہٹ در آئی) لیکن میں تو بتا سکتا ہوں نا۔۔۔۔۔ (فیض نے کمینگی سے کہا)

کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے۔۔۔۔۔
فاہد نے سیدھا سوال کیا۔۔۔ وہی فیض نے اسے گھورا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کہ فاہد بول پڑا۔۔

دیکھیں پولیس کے پاس جانا ہوتا تو اب تک آپ جاچکے ہوتے آپ یہاں میرے ساتھ بیٹھے وقت ضائع نہ کر رہے ہوتے۔ لیکن آپ پولیس کے پاس نہیں گئے یہاں آئے مطلب تو صاف ہے۔۔۔۔۔ کیا چاہتے ہیں آپ؟؟؟
فاہد کی عقلمندی پہ فیض حیران ہوا اور کہا۔۔۔

تم اس کے دوست رہ چکے ہو وہ بھی بچپن کہ۔ تم نے یہ کیا مطلب وجہ کچھ بہت بڑی ہوگی ورنہ ایسے ہی تو نہیں کوئی اپنے دوست کو جان سے مارنے کی کوشش کرتا نا۔۔۔ مجھے وجہ جانی ہے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وجہ (فاہد نے اچھنبے سے کہا) کمینہ عاشق ہو گیا ہے ایک شہری چڑیا پہ۔۔۔۔۔ وہ بھی دل و جان سے کہ اسے اپنے گھر کی عزت بنانے کا منصوبہ بنائے بیٹھا ہے اور چڑیا بھی کوئی ایسی ویسی نہیں۔۔۔ لڑکی بھی وہ جو گنوں کی پوری ہے۔۔۔۔۔ آپکے بھائی کو چھین کے لے جائے گی یہاں سے۔۔۔۔۔

اس آخری بات پہ فیض نے قہقہہ لگایا اور کہا اسے رکھنا ہی کون چاہتا ہے یہاں۔۔۔ میرا مقصد تو کچھ اور ہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلی کی فاہد کچھ پوچھنے کے لئے زبان کھولتا فیض باہر نکل گیا۔ جبکہ فاہد اس گہری سوچ میں ڈوب گیا کہ آخر ایسا کیا چاہتا ہے فیض جس کہ لئے اس نے اس آدمی سے ہاتھ ملا لیا جس نے اس کے بھائی کو مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

فیض اور وسام کہنے کو تو بھائی تھے لیکن ان دونوں کی عمر میں بارہ سال کا فرق تھا اور مشی کرنے کی وجہ سے فیض اپنی عمر سے بوڑھا لگتا تھا کہ کچھ لوگ اسے وسام کا بڑا بھائی سمجھنے کے بجائے باپ سمجھتے تھے۔۔۔۔۔ فیض زیادہ پڑھا لکھا بھی نہیں تھا نا بچپن سے زیادہ پڑھائی کی طرف دھیان تھا۔ وہ شروع سے مادہ پرست خصلت کا مالک رہا تھا۔ اور جب وسام پیدا ہوا تو وہ جیسے سب کی آنکھ کا تارا بن گیا تھا۔ سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہر طرف کی محبت کا وارث ٹھہرا تھا۔ دادا نے بھی بہت پیار دیا تھا۔ پھر وقت گزرتا گیا اور وسام بڑھا ہوا تو جیسے سب کی آنکھوں کا تارہ بن گیا۔ اوپر سے اس کی طبیعت بھی ایسی تھی کہ سب خود بہ خود اسے پیار دیتے کیونکہ وہ چاہے جانے والوں میں سے تھا۔۔۔ وسام کو انگریزی میڈیم سکول میں پڑھایا گیا تھا اس طرح یونیورسٹی کالج ہر وہ جگہ

Posted On Kitab Nagri

جس کا نام وسام کے منہ سے نکلا وہاں اسے ایڈمیشن دلوا یا گیا۔ اس چیز نے فیض کے دل میں حسد کا بیج بو دیا تھا۔
اب تک دو شادیوں کے بعد بھی اس کی اولاد نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔۔ اب اس کی کوشش تھی کہ کہی وسام کے پیار
میں اندھے ہو کر ان کے دادا بخش داد سب اسے کے حوالے نہ کر دیں۔۔۔۔۔ اب تک وہ وسام کی جاسوسی کر رہا تھا
تھا کہ کہی کوئی موقع ہاتھ لگے اور وہ اسے سب کی سامنے نچا دکھاسکے۔۔۔۔۔ لیکن آج تک کوئی موقع ہاتھ آیا ہی
نہیں تھا۔ پر اب قسمت ایک دن مہربان ہوئی تھی۔ فیض اچھے سے جانتا تھا کہ اس کی ماں وسام سے اپنی بہن کی
بیٹی کی شادی کرنا چاہتی ہے اور بابا اپنے مرحوم بھائی کی بیٹی فائزہ سے اب اگر ایسا کچھ سامنے آتا تو ہر طرف سے تھو
تھو ہو گی۔ اگر وسام کسی ایک سے شادی کر لیتا ہے ر ب بھی طعنہ نہیں کرے گا تو بھی تھو تھو ہو گی کہ اپنی
برادری سے رشتہ توڑ کر باہر سے بہو لائے۔۔۔۔۔ فیض کی تو واہ واہ ہو جائے گی کہ ماں باپ نے جب بھی جس سے
شادی کا کہا اس نے ہاں کر دی۔۔۔۔۔ وسام نا فرمان ٹھہرایا جائے گا۔
دونوں طرف سے فائدہ فیض کا تھا۔۔۔۔۔ یہ منصوبہ ذہن میں آتے اس کے چہرے پہ ایک مکروہ ہنسی اٹھ رہی تھی

آنے والے طوفان سے بے خبر وسام بیلا کی یاد میں گم تھا۔۔۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے جانے
کون سا جادو کیا ہے جو وہ اپنا دل ایسے ہاری بیٹھا ہے لیکن۔۔۔۔۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ یہ چھٹانک بھر کی لڑکی کیسے
سب کو اپنے اشارے پہ نچاتی ہے

محبت خوبصورت ہے، محبت ہے صبا جیسی
محبت دل کی ٹھنڈک ہے، محبت ہے دعا جیسی

Posted On Kitab Nagri

فیض خراماں خراماں چلتا حویلی میں داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھ جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔
فیض کی دونوں بیویاں زمین اور سبیل ساتھ بیٹھی تھی جبکہ سبیل اپنے دیور یعنی وسام کے سر کی مالش کر رہی تھی۔
فیض اگے بڑھا اور سبیل کو سر کے بالوں سے کھینچا۔ اس اچانک جھٹکے کے لئے وہاں موجود نفوس میں سے کوئی بھی
تیار نہیں تھا۔ اس کے بعد فیض نے پے در پے سبیل کو تھپڑ رسید کئے۔ شور سن کر سلطانہ بیگم باہر کو لپکی لیکن دیکھا
کہ فیض سبیل کو مار رہا تو مطمئن ہو کہ واپس پلٹنے لگی کی تبھی وسام نے آگے بڑھ کر بھائی کا ہاتھ پکڑا اس دوران گھر
کے باقی مرد اور سب خواتین بھی شور سن کر اکٹھے ہو چکے تھے وجہ فیض کا بیوی کے ساتھ مار پیٹ کرنا نہیں تھا
کیونکہ یہ توروز کا معمول تھا۔۔۔ وجہ وسام تھا جو کہ آگے بڑھ کر بھائی کو بچا رہا تھا اور فیض اس پر بھی حملہ آور تھا
۔۔۔۔۔ تبھی ایک رعب داد آواز ابھری۔۔۔۔۔ فیض۔۔۔۔۔ رک جا بیٹھے ای۔۔۔۔۔ نئی تے اپنی جان داذمیدار تو
خود آئے (رک جاؤ ورنہ اپنی جان کے ذمہ تم خود کو گے) چوہدری بخش داد جنہ سب داد اصحاب کہتے تھے
پھنکارے تھے۔

یہ سن کر فیض کے آنکھوں میں طیش سے خون ابھرا اور سبیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
یہ..... (گالی) اس کو ایسے مالش کر رہی تھی جیسے اس کا خصم ہو۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس بات پہ وسام نے تڑپ کر بھائی کو دیکھا اور کہا۔۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بھائی میں نے کبھی کسی لڑکی
کو بری نگاہ سے نہیں دیکھا کجا کہ میری خود کی بھابھی۔۔۔ سوچا بھی کیسے آپ نے۔۔۔۔۔ (اور یہاں وسام نے وہ
بات کی تھی جس کا فیض انتظار کر رہا تھا) فوراً تہتہ لگایا اور کہا۔۔۔

اچھا؟؟؟ تو وہ شہری چڑیا کون ہے؟ کیوں مارا تجھے تیرے جگری یار نے۔۔۔۔۔ اور اس بات پہ وسام کا چہرہ فق ہوا
تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں کیوں کر گیا چپ بول اب۔۔۔۔۔ ہن منہ بے گھنگھیاں پالیاں۔۔۔۔۔ باہر کی لڑکیوں کے ساتھ منہ مارتا پھرتا ہے یہ ان حرافاؤں کے ساتھ۔۔۔۔۔

ابھی الفاظ منہ میں ہی تھے کہ وسام چیخ اٹھا۔۔

خبردار۔۔۔ ایک لفظ نکالا اس کے لئے۔۔۔۔۔ (فیض کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔۔ مقصد کامیاب ہو چکا تھا۔

تبھی سلطانہ بیگم نے سینے پہ دو ہتھڑ مارے اور کہا ستیاناس تیرا وسام۔۔۔۔۔ میں رشیدہ کو کیا منہ دکھاؤں گی۔۔۔۔۔ متن جو گیا کسے تھا دا نہیں چھڑیا تو سانوں۔ تیرا بیڑا غرق جائے۔۔ ابھی سلطانہ بیگم کے بین جاری تھے راحیل صاحب بولے میں نے بھائی صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ ان کی فخرہ میری بہو بنے گی۔

ابھی باقی لوگ بھی اپنے نادر خیالات کا اظہار کرتے اس سے پہلے دادا صاحب نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔۔۔ تم سب کون ہوتے ہو یہ فیصلہ کرنے والے کہ کون ہوگی ہماری بہو۔۔۔۔۔ اپنی زبانیں بند رکھو سب۔۔۔۔۔ دادا صاحب کی اس بات پہ جیسے فیض کو جھٹکا لگا کہ یہ کیا بول رہے ہیں اس بات پر تو اب تک وہ کسی کو بھی عاق کر دیتے لیکن یہاں تو کیا یہی پلٹ گئی دادا صاحب کی کنگا لٹی بہنے لگی۔

ابھی سب اس حیرانی سے باہر نا آئے تھے کہ دادا صاحب نے کہا وسام میرے کمرے میں آؤ۔۔۔۔۔

ان کا حکم ملتے ہی وسام اٹھا اور ان کے پیچھے کمرے میں چل پڑا ابھی ان کے جانے کی ہی دیر تھی کہ وسام کی سب سے چھوٹی بہن نازیہ بولی یہ بھائی پہ لگتا اس نے جادو کر دیا کیسے بول رہا تھا نا اور تبھی مجھلی والی سجدہ بولی ابھی سے یہ حال ہے۔۔ امی اگر وہ اس گھر میں آگئی تو سب کو نچا کہ رکھ دے گی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بات سنجیدہ نے بنا سوچے سمجھے کہی تھی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ واقعی وقت یہ ثابت کرے گا کہ یہ سب اس آنے والی کے اشاروں پہ ناچنے جارہے ہیں



دادا صاحب نے وسام کو سامنے والی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا۔۔

دیکھ پتر ہم خاندان سے باہر کیسے تیری بارات لے جائیں جب خاندان میں اتنے رشتے موجود ہیں۔۔۔

انہوں نے بہت پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

ان کا مثبت رویہ دیکھ کر وسام بولا۔۔۔ دادا صاحب وہ بہت اچھی ہے آپ یقین کریں ہمارے پورے خاندان میں

اس جیسی کوئی نہیں۔۔۔ ہمیں اپنی نسلوں کو سنوارنے کے لئے ایسی ہی کوئی چاہیے۔۔

ابھی وسام جانے اور کیا کیا کہتا کہ سلطانہ بیگم جو باہر دروازے سے کان لگائے ان کی گفتگو سن رہی تھیں ان کا صبر

کا پیمانہ لبریز ہوا اور اندر آئی۔۔۔

واہ نسل سنوارے گی یعنی تیری ماں بہن نسل بگاڑ رہی ہیں۔۔۔ کھوتے دے پتر تیری نسل میں سیدھی کرنی آں

اور یہ کہتے انہوں نے چھری نکالی اور اپنی نبض پہ رکھ لی۔۔۔ ان کی اس حرکت پہ تمام حاضرین انگشت بد داں رہ گئے۔

www.kitabnagri.com

لیکن اندر سے سب جانتے تھے کہ یہ ایک گیڈر بھبکی ہے اس لئے دادا صاحب نے اسے اتنا سنجیدہ نہ لیا۔ اور

کہا۔۔۔ سلطانہ تمہاری اتنی جرات کہ تم ہمارے سامنے کھڑی ہو کر ایسی حرکت کرو۔

اس بات پہ سلطانہ کا اعتماد ڈگمگایا تھا کہ تبھی ان کی تینوں بیٹیوں نے رونا شروع کر دیا تاکہ ماحول۔ میں تھوڑی

سنجیدگی اسکے۔۔ لیکن اس کا اثر صرف وسام پہ پڑا اور اس نے کہا

۔۔ امی یہ کیا کر رہی ہیں آپ ہاں رکھیں اسے۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وسام کی طرف سے محبت رد عمل دیکھ کر وہ اور شیر ہوئی اور ان میں جوش آیا اور کہا۔۔۔

اس لڑکی کی ڈولی آنے سے پہلے میری لاش اٹھے گی وسام۔۔۔ فیصلہ تیرا ماں چاہیے یا وہ۔۔۔۔۔ اور ان کی اس بات پہ وسام ہار گیا۔

ٹھیک ہے امی جیسا آپ چاہیں۔۔۔۔۔ یہ کہتے وسام کا لہجہ ایسا تھا جیسے ہارا ہوا جواری ہو۔۔۔ اس بات سے سلطانہ بیگم کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک ابھری۔۔۔۔

اور وسام باہر کو چلا گیا۔۔۔ ابھی وہ دروازے پہ ہی تھا کہ اسے قہقہہ کی آواز سنائی دی یعنی اس کی ماں جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی لیکن تھا تو بیٹا اور بیٹے چاہے جیسے بھی ہوں ماں کے معاملے میں ہمیشہ حساس ہوتے ہیں۔۔۔۔ وسام زبان دے چکا تھا لیکن یہ سب اسے بہت مہنگا پڑنے والا تھا۔۔۔



وسام نے اپنا نمبر ابھی بند کر دیا تھا وہ تلخ الفاظ راہیل کو کہنے سے پہلے اسے خود میں بھی ہمت جٹانی تھی پہلے خود کو تیار کرنا تھا ابی محبت کو روٹا دیکھنے کے لئے پھر اسے کچھ کہتا لیکن یہاں تو اپنے دل دماغ زبان پہ قفل لگے تھے اسے کیا کہتا جو اس کی تکلیف پہ بلبلا اٹھتی تھی۔۔۔ ترک محبت کرنا اتنا آسان تو نہیں ہوتا نا۔ لیکن وسام کو کرنا تھا۔۔۔۔۔ ترک محبت کر بیٹھے ہم، ضبط محبت اور بھی ہے

ایک قیامت بیت چکی ہے، ایک قیامت اور بھی ہے

ہم نے اُسی کے درد سے اپنے سانس کا رشتہ جوڑ لیا
ورنہ شہر میں زندہ رہنے کی اک صورت اور بھی ہے

Posted On Kitab Nagri

ڈوبتا سورج دیکھ کے خوش ہو رہنا کس کو اس آیا
دن کا دکھ سہ جانے والو، رات کی وحشت اور بھی ہے

صرف رتوں کے ساتھ بدلتے رہنے پر موقوف نہیں
اُس میں بچوں جیسی ضد کرنے کی عادت اور بھی ہے

صدیوں بعد اُسے پھر دیکھا، دل نے پھر محسوس کیا
اور بھی گہری چوٹ لگی ہے، درد میں شدت اور بھی ہے

میری بھگیتی پلکوں پر جب اُس نے دونوں ہاتھ رکھے
پھر یہ بھید کھلا ان اشکوں کی کچھ قیمت اور بھی ہے

اُس کو گنا کر محسن اُس کے درد کا قرض چکانا ہے
ایک اذیت ماند پڑی ہے ایک اذیت اور بھی ہے

Posted On Kitab Nagri

ایک جھونکے کی طرح دل میں اترتے کیوں ہو
گر کچھڑنا تھا تو یادوں میں چمکتے کیوں ہو ہو سکے تو مجھے خوشبو سے معطر کر دو
پھول بن کے میرے بالوں میں اٹکتے کیوں ہو ہم نہ کہتے تھے اسے کھویا تو مر جاؤ گے
اب چراغوں کی طرح شب کو سسکتے کیوں ہو
جس نے خود سے کبھی اقرار محبت نہ کیا
اس کی خاطر بھری دنیا سے الجھتے کیوں ہو

وسام اپنا کمرہ بند کیے بیڈ پہ دراز تھا لیکن ذہن مسلسل جاگ رہا تھا دو دن اپنا فون بند رکھا تھا لیکن جب تک۔۔۔
آخر ایسا کب تک چلتا۔۔۔ تبھی کمرے کے دروازے پہ دستک ہوئی جسے وسام نے نظر انداز کر دیا جیسے پچھلے دو
دن سے کر رہا تھا لیکن اب دستک دینے والا مستقل مزاج تھا۔ تبھی وسام اٹھا اور دروازہ کھولا لیکن دوسری طرف
موجود شخص کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسے حیراں چھوڑتا بلال کمرے میں آچکا تھا۔۔۔ بلال وسام کا پرانا دوست تھا
اس لئے وسام کے کمرے تک آنا مشکل نہیں تھا اسے دیکھ باقی گھر والے ہی سکون میں آئے کہ چلو کسی کا کہنا سن
کے سہی دروازہ تو کھولے گا۔

اندر آتے ہی بلال نے دروازہ بند کیا اور کہا۔ تیرا فون کہا ہے؟ وسام اب بھی کچھ نابولا اور جیب سے موبائل نکال
کر بلال کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ بلال نے فون آن کیا۔ اور فون آن کرنے کی دیر تھی کہ جیسے نوٹیفکیشنز کی قطار لگ
گئی۔ ان گنت کالز، میسجز، وائس نوٹس۔۔۔ ان دو دنوں میں رائیل کی طرف سے تین سو چالیس کالز، میسجز
تھے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی بلال نے کہا۔۔۔

تیرا مسئلہ کیا ہے ہاں۔۔۔ وہ دودن سے تڑپ رہی ہے وہاں کل مجھے کال کر کے کہا کہ بھائی وسام ٹھیک ہے نا۔۔۔ میں شہر تھا تھے کال کی تیرے بھائی کو بھی۔۔۔ کسی نے نہیں اٹھائی وہاں سے سیدھا یہاں آیا ہوں۔ تجھے بالکل پرواہ نہیں اس لڑکی کی ہاں جو اپنی زندگی تجھ سے جوڑے بیٹھی ہے۔۔۔

لیکن۔ بلال کی کسی بات پہ وسام کچھ نابولا سر جھکائے کھڑا بت بنا رہا جس نے بلال کو اور طیش دلائی۔۔۔ بلال نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا کچھ پھوٹے گا بھی منہ سے؟ یا یونہی گونگے کا گڑ کھائے رکھنا ہے۔۔۔ اس بات پہ خاموشی دیکھ کے بلال رہا اور وسام کو ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

وسام نے سراٹھایا اور پھر بلال کے گلے لگ گیا اور بچوں کی طرح رونے لگا۔ وسام کی اس حرکت پہ جیسے بلال کے اوسان خطا ہو گئے۔ اس نے بالکل تصور نہیں کیا تھا کہ یہ صورتحال ہوگی۔ جب وسام دل کا بوجھ ہلکا کر چکا بلال نے اسے بٹھایا اور کہا اب بتا کیا ہوا ہے۔۔۔ وسام نے ایک زخمی نگاہ بلال پہ ڈالی اور کہا۔۔۔

یار!!! ہار گیا میں۔ اپنی ماں کے آگے میں کیسے ان کی نافرمانی کروں۔۔۔ انہوں نے دھمکی دی ہے کہ میں ناہٹا پیچھے تو وہ اپنی جان لے لیں گی۔ میں جانتا ہوں کہ صرف ڈرانے کے لئے کیا یہ لیکن اگر سچ میں ایسا ہو گیا تو۔۔۔ میں کیا کروں گا؟ باقی بہن بھائی بھی ہیں۔ میری ماں نے زبان دی ہے۔۔۔ میں نہیں ساتھ دے سکتا اس کا۔۔۔ نہیں رہ سکتا اس کے ساتھ۔ نہیں ہوں میں اس کے لائق۔۔۔

ابھی جانے وہ کیا اور کہتا کہ بلال نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکا اور کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے لگا کہ تو کسی مشکل میں ہے وہ معصوم وہاں دو دن سے بھوک پیاسی روئے جا رہی ہے اور تو؟؟؟؟ اگر کچھ کر لیا
ماں نے؟ اس اگر پہ اسے ساری زندگی کا روگ دینے چلا ہے ہاں؟ کیسا بزدل انسان ہے تو۔۔۔ تف ہے تجھ پہ
وسام۔۔۔ اس کی طرف قدم تو نے بڑھائے تھے وہ خود نہیں آئی تھی۔ وہ خود نہیں بڑھی تھی تیری طرف ذلیل
انسان۔۔۔۔

بلال نے صدمے سے کہا تھا۔

وسام نے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔۔۔ بزدل ہی سہی لیکن اب اور کچھ نہیں میرے ہاتھ میں۔۔۔ تو اسے کہہ دینا
کہ۔۔۔۔

ابھی بات جاری تھی کہ بلال نے کہا۔۔۔ میں اس معصوم کو کرچی کرچی ہوتے نہیں دیکھ سکتا وسام۔۔۔ وہ بہن ہے
میری میں کیسے اپنی بہن کو موت کی نوید سنا دوں؟ جو کہنا ہے تو خود کہہ دے اور ہاں کہہ دے۔۔۔ اسے اپنے انتظار
کی سولی پہ مت چڑھا کہ ساری زندگی ویسے بھی پل پل مرنا ہی ہے اس انتظار سے اپنے بابا کی لاڈلی ایسے ہی نامر
جائے۔۔۔۔ اور ہاں آگے سے مجھ سے رابطہ مت کرنا کیونکہ ایک نامرد ایک بزدل میرا دوست کہلانے لائق
نہیں۔۔۔ وہ میری بہن ہے اور میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ بہن کو دھوکا دینے والے کو دوست کہوں۔
www.kitabnagri.com

۔۔۔۔

اس بات پہ وسام کا ہاتھ کلیجہ کو پڑا اور کہا۔۔۔ تو بھی مجھے چھوڑ کے جا رہا ہے۔ اکیلا کر رہا ہے نا؟؟؟؟؟
اس پہ بلال ہنسا اور کہا میں چھوڑ رہا؟؟؟

Posted On Kitab Nagri

وسام تو خود ذمیدار ہے اور تو اکیلا کہاں ہے۔ تیری اماں ہے ناجن کے لئے قاتل بن رہا ہے تو۔ بہنیں ہیں سب ہیں۔۔۔ ان محبت کو چھوڑ رہا جس کے لئے جینے مرنے کو تیار تھا کل کو دوستی بھی بھار میں جائے گی تو بھائی۔۔۔۔۔ خوش رہو۔۔۔۔۔ ایک نامرد میرا دوست نہیں ہے۔۔۔۔۔

یہ کہتے بلال رکا نہیں تھا جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے جا چکا تھا۔ جیسے ہی بلال سیڑھیاں اتر اوسام کی بہن نازیہ جو ناجانے کب سے بلال کے نیچے اترنے کے انتظار میں کھڑی تھی۔۔ فوراً راستے میں آئی۔ اس سے پہلے کچھ کہتی بلال اسے نظر انداز کرتا سیٹیڈ سے گزر گیا لیکن دل میں کہا۔۔۔ دل کرتا ہے وسام تیری بہن کے ساتھ بھی وہی کروں جو تم لوگ اس معصوم کے ساتھ کر رہے ہو۔۔۔۔۔ لیکن خوف خدا آڑے آجاتا ہے۔۔۔۔۔



بلال کے جانے کے بعد وسام نے فون اٹھایا اور میسجز کھولے۔ اور وائس نوٹ پلے کیا جو دو دن پہلے رات کا تھا۔۔۔ وہ میسج میں رابیل کہہ رہی تھی کہ واک کر آؤ پھر کھانا کھائیں گے۔ اور کچھ بہت ضروری بتانا بھی ہے۔ اگلا میسج بھی ایسا ہی تھا۔ اس سے اگلا میسج پریشانی سے بھرا تھا۔ اس کے بعد لہجہ میں خوف تھا۔۔۔ اور پھر اس کے بعد سے اب تک جتنے بھی میسج تھے رابیل کی سسکیاں، آنسو، تڑپ کا غماز تھے۔ تبھی وسام کی منہ سے نکلا مجھے معاف کر دو رابیل تمہیں ہمیشہ کار و نادینے کے لئے۔۔۔۔۔ اور پھر کال ملا دی۔۔۔ دوسری طرف وہ تو جیسے اسی کال کے انتظار میں تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

فوراً سے بیشتر کال اٹھائی اور کہنا شروع کیا۔۔۔ وسام کہاں تھے آپ۔۔ آپ کو نہیں پتا اتنا رو رہی تھی میں۔ آپ نہیں تھے پتا نہیں کہاں تھے تب سے یاد کر رہی تھی آپ کو کھانا بھی نہیں کھایا اتنی پریشانی ہو رہی تھی کہ کچھ ہونا گیا ہو۔۔۔

ابھی بات جاری تھی کہ وسام بولا۔۔۔

رائیل اب ہم ساتھ نہیں رہ سکیں گے۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔

اس بات پہ رائیل کارنگ فق ہوا تھا۔۔۔

لیکن ہمت کر کے بولی مذاق نہیں کریں اب اچھا۔۔ یہ بے ہودہ مذاق نہیں پسند مجھے اچھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ وسام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

ہم ساتھ نہیں رہ سکتے۔ مجھ سے رابطہ رکھنا آگے سے۔۔

لیک۔۔۔ لیکن کیوں وسام۔۔۔ وجہ تو بتاؤ۔۔۔ کیوں سزائے موت سنار ہے ہوہاں۔۔۔ میری خطا بتاؤ نا۔۔۔ میرا

قصور کیا ہے۔۔۔ رائیل نے سسکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میری امی نہیں چاہتی بس یہ وجہ ہے۔۔۔ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں بس ہم ایک نہیں ہو سکتے میری امی نے

کہا ہے وہ اپنے آپ کو مار لیں گی۔۔۔ دھمکی ہی سہی لیکن بس۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔

وسام نے شرمندگی سے کہا تھا۔

ام۔۔۔ امی نہیں چاہتی؟؟؟ یہ تب کیوں نہیں سوچا تھا ہاں جب مجھ سے بات کرنی تھی جب ایک بات سننے کے

لئے مر رہے تھے تب کہاں تھا ماں کا پیار۔۔۔ وہ دھمکی دے رہی ہیں تو بس اتنے میں ہی تھک گئے اور کہتے ہو پیار

کرتا ہوں۔۔۔ یہ کیسا چھوڑنا ہے ہاں کہ مقابل کو کہا جائے پیار بھی کرتا ہوں اور ساتھ بھی نہیں رہنا۔۔۔ یہ تو

وہی بات ہوئی زہر بھی دے رہا ہوں اور قاتل بھی نہیں ہوں۔۔۔ ماں کی زندگی عزیز اور میں؟؟ میں کیا تھی

۔۔۔ جو ابھی سے سوچا کہ محبت کو گئی کے تو گھر بتاؤں دوستوں کو۔۔۔ سب کو۔۔۔ تاکہ محبت کی ہے تو حلال ہو۔۔۔

بتاؤ وسام میں کیا ہوں جو تم سے نکاح کا خواب دیکھ رہی ہے ہاں۔۔۔ بولونا۔۔۔۔

رائیل میں پتا نہیں کہاں سے جوش آگیا تھا اسے لگا تھا شاید یہ اس کی محبت کا آخری مقدمہ ہے۔۔۔ اب نابولی تو ہار

جائے گی۔ لیکن وہ کانچ کی گرٹیا نہیں جانتی تھی کہ اب کوئی دلیل نہیں۔۔۔۔

وسام نے خود پہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہاں ہیں میری۔۔۔ خود کو کچھ۔۔۔

رائیل نے بات کاٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رکھو اپنی ماں ہی اللہ حافظ۔۔۔۔۔ ماں کی زندگی عزیز ہے نا۔۔۔ یاد رکھنا وہ عورت بھی میری قاتل ہوگی اور تم بھی۔۔۔۔۔ معاف نہیں کروں گی میں۔۔۔۔۔ خیال رکھنا ان کا۔۔۔۔۔
یہ کہتے کال کٹ چکی تھی۔۔۔ آخری باتوں کا معنی سمجھ آتے ہی وسام کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔ رابیل کے خطرناک ارادے بھانپتے ہی اس نے کال ملائی تھی لیکن نمبر بند تھا۔۔۔ اب وسام سر پکڑ کے بیٹھا تھا۔۔۔

میں تو اس کے لئے کچھ بھی نانگلی اللہ جی۔۔۔ کیسے بھرم توڑ دیا میرا۔۔۔ اس نے۔۔۔ وہ جو رورو کی پہلے ہی نڈھال تھی اب ہار چکی تھی۔۔۔ یہ کہتے ہی اس کا وجود بے جان ہونے لگا تھا۔ لیکن منہ سے الفاظ جاری تھے۔۔۔
اللہ جی میں ہی کیوں۔۔۔ اللہ جی میں ہی کیوں۔۔۔
یہ کہتے وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی اور پاس نیند کی گولیوں کی شیشی پڑی تھی جواب خالی تھی۔۔۔ خالی تو رابیل بھی تھی اور قسمت آنکھوں میں آنسو لئے اس شہزادی کو دیکھ رہی تھی جو ایک ناقدرے کے لیے دنیا سے منہ موڑے جا رہی تھی۔۔۔۔۔
حیات صاحب اور مسز حیات اپنی لاڈلی کی حالت سے بے خبر عمرہ ادا کرنے تین دن پہلے جا چکے تھے۔۔۔

یہ اُس سے کہہ دیا کس نے

کہ اُس بن ہم رہ نہیں سکتے

Posted On Kitab Nagri

یہ دُکھ ہم سہ نہیں سکتے

سنو قاصِد۔۔۔!

غلط فہمی ہوئی اُس کو

چلو ہم مان لیتے ہیں

کہ اُس بن ہم بہت روئے

کئی راتوں کو نہ سوئے



مگر افسوس میری جان۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

کہ اب وہ جب بھی لوٹے گا

ہمیں تبدیل پائے گا

Posted On Kitab Nagri

بہت مایوس ہو گا وہ

اگر وہ پوچھنا چاہے

کہ ایسا کیوں کیا ہم نے

تو سن لو غور سے پیارے

اک پرانی سی روایت

توڑ دی ہم نے

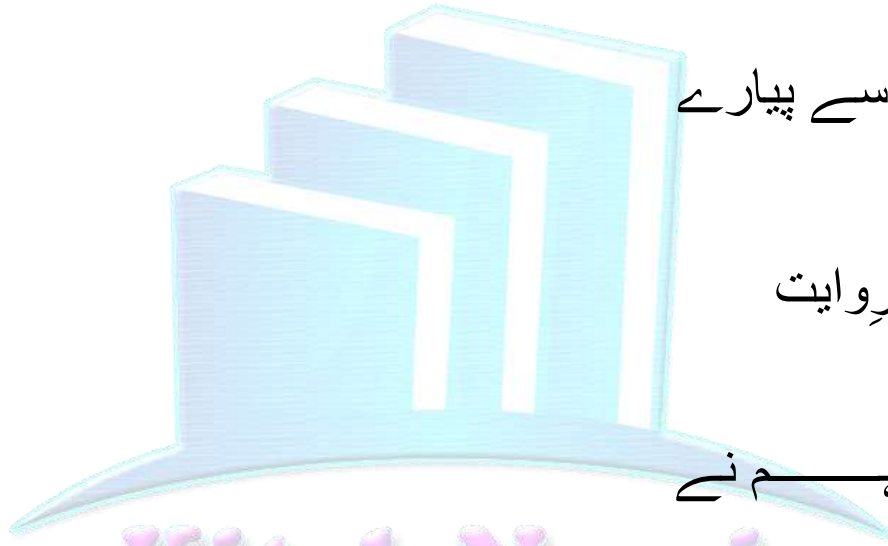
اُسے کہنا۔۔۔۔۔

محبت چھوڑ دی ہم نے



میں چاہتی ہوں

میں تمہیں بتاؤں

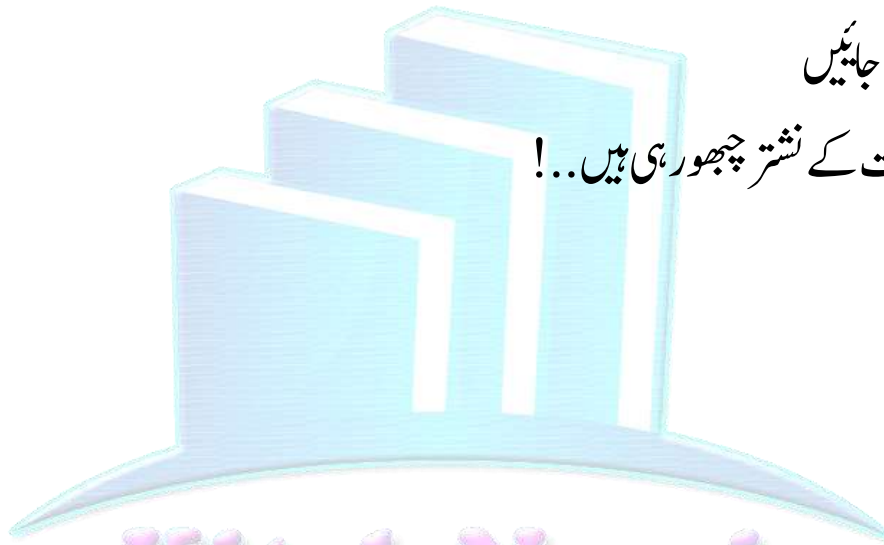


Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

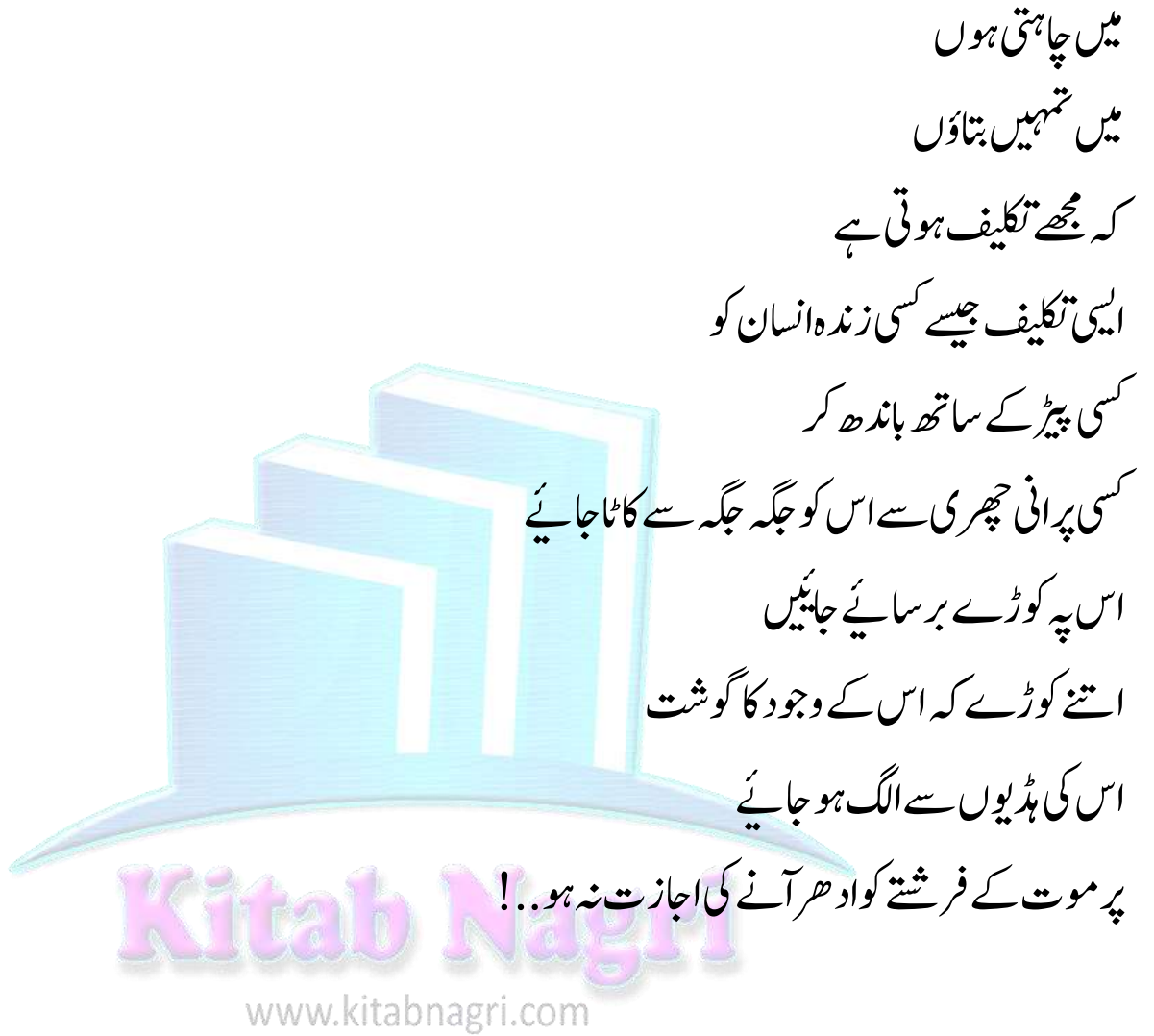
Posted On Kitab Nagri

کہ مجھے درد ہوتا ہے
اتنادرد کہ دل کرتا ہے
اپنی کن پٹیوں پہ انگلیاں رکھ کر
اتنی زور سے دباؤں کہ وہاں سے خون کا اخراج ہو
شاید اس خون میں وہ تمام باتیں
وہ تمام سوچیں بھی بہہ جائیں
جو میرے ذہن کو اذیت کے نشتر چبھور ہی ہیں..!



میں چاہتی ہوں
میں تمہیں بتاؤں
کہ مجھے درد ہوتا ہے
اتنادرد کہ جیسے کوئی میرا دل کسی پتھر پہ رکھ کر
کسی ہتھوڑی سے اس میں کیل گاڑتا ہے
اور بس ایک کیل سے بس نہیں کرتا
بلکہ بار بار وہ اس عمل کو دہراتا ہے
گھاڑتا ہے، نکالتا ہے
گھاڑتا ہے، نکالتا ہے پر موت نہیں آنے دیتا..!

Posted On Kitab Nagri



میں چاہتی ہوں
میں تمہیں بتاؤں
کہ مجھے تکلیف ہوتی ہے
ایسی تکلیف جیسے کسی زندہ انسان کو
کسی پیڑ کے ساتھ باندھ کر
کسی پرانی چھری سے اس کو جگہ جگہ سے کاٹا جائے
اس پہ کوڑے برسائے جائیں
اتنے کوڑے کہ اس کے وجود کا گوشت
اس کی ہڈیوں سے الگ ہو جائے
پر موت کے فرشتے کو ادھر آنے کی اجازت نہ ہو...!

میں چاہتی ہوں
میں تمہیں بتاؤں
کہ کاش کوئی لفظ
میری افیت کے معیار پہ پورا اترے
تو میں تمہیں بتاؤں

Posted On Kitab Nagri

کہ درد اور تکلیف اس افیت سے
بہت چھوٹے لفظ ہیں
جو میں محسوس کرتی ہوں..!

میں چاہتی ہوں
میں تمہیں بتاؤں
جب میں سوچتی ہوں کہ تم میرے نہیں ہو
تو یہ احساس مجھے ایسے کھاتا ہے
جیسے کسی لکڑی کو دیمک لگ جائے
تو بظاہر تو وہ لکڑی تندرست نظر آتی ہے
پر اندر سے کھوکھلی ہو کے ختم ہو چکی ہوتی ہے
میں بھی اسی طرح اندر ہی اندر کھوکھلی ہو گئی ہوں
بظاہر تو تندرست نظر آتی ہوں
پر کسی دن زمین بوس ہو جاؤں گی
اور سب کہیں گے اچھی بھلی تو تھی
پر تم گواہ رہنا کہ مجھے تمہاری دیمک نے کھایا ہے
میں اچھی بھلی نظر آتی ہوں پر ہوں نہیں..!



Posted On Kitab Nagri

رائیل کو وہاں پڑے ہوئے تین گھنٹے ہو چکے تھے لیکن کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ نازک لڑکی جسے چوٹ لگتی تھی تو گھر سر پہ اٹھالیتی تھی آج موت سے لڑنے چلی تھی وہ بھی اتنی خاموشی سے بلکل تن تنہا۔۔۔۔۔

باسط کے بچپن کے دوست کی سالگرہ تھی وہ جب گھر واپس آیا تو ہر طرف اندھیرا تھا۔ اتنی خاموشی کے اسے ایک دم وحشت ہوئی جیسے کچھ غلط ہو گیا ہو۔ اس نے رائیل کو آوازیں دینی شروع کی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔۔۔ تبھی باسط کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا کیونکہ جب بھی وہ گھر سے باہر ہوتا تھا رائیل اس کے آنے تک جاگتی تھی لیکن اب اتنی آوازوں اور شور پہ آواز بھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔ باسط فوراً اوپر کو گیا اور رائیل کے کمرے کا دروازہ کھولا وہاں رائیل بیڈ سے نیچے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور آنکھیں بلکل بند تھی۔۔۔

اسے دیکھ باسط نے کہا۔۔۔ اففففف تم سو رہی ہو اور میں پریشان ہو رہا تھا کہ چڑیل بول نہیں رہی۔۔۔۔۔ چل اب اٹھ جا۔۔۔ چائے پینی ہے مجھے۔۔۔

یہ کہتے اس نے رائیل کا کندھا ہلایا اور وہ جو ذرا سی آہٹ پہ اٹھ کھڑی ہوتی تھی ذرا سی حرکت بھی نہ کی۔۔۔ تبھی باسط کی نظر پاس پڑی شیشی پہ گئی۔ وہ شیشی دیکھتے ہی باسط کو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اس نے دیکھا تو رائیل کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے تھے پاس ہی فون موجود تھا۔۔۔



باسط نے اپنے کھوتے ہوئے حواسوں کو فوراً بحال کیا تھا اور رائیل کا فون اپنی جیب میں ڈالا اور رائیل کو اٹھا کر بھاگتا ہوا نیچے آیا۔۔۔ ہسپتال کا تیس منٹ کا سفر باسط نے دس منٹ میں طے کیا تھا۔ رائیل کو ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔ ڈاکٹر

Posted On Kitab Nagri

نے کہا تھا کہ یہ سوسائڈ کی کوشش ہے اتنی مقدار میں نیند کی گولیاں کیسے لی جاسکتی ہیں۔ لیکن باسط نے اسنے کہا کہ رائیل بیمار تھی اس لئے پتا نہیں چلا۔۔ باسط کی دلیل اور رائیل کی حالت کے پیش نظر ڈاکٹر نے رائیل کو آئی سی یو میں شفٹ کر دیا تھا اور باسط کو باہر انتظار کا کہہ دیا۔۔

باسط کی اپنی حالت غیر ہو رہی تھی اپنی جان سے پیاری بہن کو ایسے دیکھنا وہ بھی تب جب وہ آسمانوں میں اڑ رہی تھی جب وہ حقیقی معنوں میں خوشیوں سے ملنے جا رہی تھی۔ رائیل نے دو دن پہلے باسط کو سب بتا دیا تھا اور باسط بیت خوش تھا کہ اب اس کہ بہن کو کوئی ایسا ملا جو اسے بابا جیسا پیار کرے ورنہ بچپن سے ددھیال کے طعنے اور امی کے دکھ دیکھ کر رائیل بہت سنجیدہ ہو گئی تھی لیکن اب وہ واقعی خوش تھی اور باسط بھی کہ اس کی بہن کو ایک قدر دان مل رہا تھا۔۔۔ لیکن رائیل نے یہ کیا کیوں۔۔۔۔۔ اس بات پہ بات الجھ گیا تھا۔۔۔۔۔ تبھی اسے کچھ یاد آیا اور اس نے رائیل نافون آن کیا وہاں وسام کی کالز کا نوٹیفکیشن نظر آیا اور باسط نے بنا سوچے سمجھے اسے کال ملا دی۔۔

وسام نے کل اٹھائی اور کہا رائیل کہا تو تب سے فون آف۔۔۔۔۔ ابھی وہ ناجانے اور کیا کہتا کہ آگے سے باسط بولا۔۔۔۔۔ رائیل کو کیا ہوا ہے وسام؟

رائیل کی جگہ کسی اور کی آواز سن کر وسام سٹپٹا یا تھا۔ اور آگے سے کہا۔۔۔ جی کون۔۔۔ باسط نے جواب دیا۔۔

باسط بول رہا ہوں وسام بھائی۔۔۔ اس بات پہ دوسری طرف گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ جسے باسط نے بھی محسوس کیا۔ تبھی کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے بتایا تھا مجھے پرسوں۔۔ ہم بہت خوش تھے۔۔ (اس بات پہ وسام سمجھ گیا کہ اس خاص بات کہ بتانے کا بول رہی تھی رائیل) تبھی وسام نے کہا۔۔۔

رائیل کہاں ہے باسط۔۔ میری بات کروادو پھر بہت باتیں تم سے۔۔۔۔۔

اس بات پہ باسط ایک رنجیدہ ہنسی ہنساتھا۔۔ اور بولا۔۔۔

مر رہی ہے وہ۔۔۔۔۔ (وسام کو لگا جیسے کسی نے اس پہ یک دم کھولتا ہوا پانی ڈال دیا ہے)

لیکن پھر ہمت یکجا کی اور کہا۔۔۔ مط۔۔۔ مطلب کہا ہے وہ۔۔۔

ہاسپٹل ہے۔۔۔ آئی سی یو۔۔۔ نیند کی ٹیبلیٹ زیادہ مقدار میں۔۔۔

ابھی باسط بتا رہا تھا کہ وسام بولا کس ہاسپٹل میں ہے نام بتاؤ مجھے۔۔۔ باسط نے جیسے ہی نام بتایا۔۔ وسام پھرتی

سے اٹھا اور بلال کو کال کی۔۔ جو فوراً گاٹ دی گئی۔ اب کی بار وسام نے میسج لکھا رائیل کے بارے میں بات ہے

۔۔۔۔۔ کال کر۔۔۔

میسج سینڈ ہوتے ہی کال اٹھائی گئی ابھی بلال کچھ کہتا اس سے پہلے ہی وسام نے کہا وہ ہاسپٹل ہے۔۔۔ بلال میں نے

اسے کہا تھا چھوڑ دو مجھے اور وہ دنیا چھوڑ کے جا رہی ہے۔

یہ بات سنتے ہی بلال پہ سکتا طاری ہو گیا۔ فوراً کہا کیا ہوا ہے اسے ہاں بول اب کیوں رو رہا ہے ہاں۔ تجھے تو پیار نہیں

تھا اس سے پھر کیوں ہاں۔۔

بلال ہم جا رہے ہیں لاہور۔۔ ابھی تو گھر کے باہر آجو لینا وہ لے کر۔۔۔ آرہا ہوں میں۔۔۔

یہ کہتے وسام نے کال کاٹ دی۔

Posted On Kitab Nagri



کہیں پر ضبط کرتی ہوں
کہیں پر بول دیتی ہوں
میں اک دریا کے جیسی ہوں
جواپنی دھن میں چلتی ہوں
بپھر جاؤں جو مستی میں
تو کنارے توڑ دیتی ہوں
میں دل کی کرچیاں لے کر
کہاں دردِ پھروں تنہا
دل اگر ٹوٹ جائے تو
میں خود ہی جوڑ لیتی ہوں
محبت کے تقاضوں میں
بہت ہی خود ارسی ہوں میں
وفاداری _____ پہ آؤں
تو حدیں ساری توڑ دیتی ہوں.....!!!!
وہ رستے ترک کرتی ہوں
وہ منزل چھوڑ دیتی ہوں

Posted On Kitab Nagri

جہاں عزت نہیں.... ملتی
وہ محفل چھوڑ دیتی ہوں
کناروں سے اگر.....

میری خودی کو ٹھیس پہنچے تو
بھنور میں ڈوب جاتی ہوں

وہ ساحل چھوڑ دیتی ہوں
مجھے مانگے ہوئے سائے

ہمیشہ دھوپ لگتے ہیں

میں سورج کے گلے پڑتی ہوں

بادل چھوڑ دیتی ہوں

تعلق یوں نہیں..... رکھتی

کبھی رکھا کبھی چھوڑا

جسے میں چھوڑتی ہوں

پھر مسلسل چھوڑ دیتی ہوں

گلوں سے جب نہیں بنتی

تو ان سے جنکو نسبت ہو

وہ سارے تتلیاں,,,,,,



Posted On Kitab Nagri

جگنو عنادل چھوڑ دیتی ہوں
میری چاہت کی درپردہ
بھی گرتزلیل کر دیں جو
وہ غازے بھول جاتی ہوں
وہ کا جل چھوڑ دیتی ہوں
دل آذاد نے مجھ کو....
سدا ہی درد میں رکھا
میں اپنے دل کو پابندِ سلاسل
چھوڑ دیتی ہوں
میری خوابوں سے نفرت کا
یہ بزمی اب تو عالم ہے
میں سوتی ہی نہیں.....
آنکھوں کو بو جھل چھوڑ دیتی ہوں.....!!!!!!



رائیل کی حالت مسلسل بگڑتی جا رہی تھی اور وہی باسط کا دل بھی مسلسل ڈوب رہا تھا۔ اور دوسری طرف وسام
آٹھ گھنٹے کا سفر ساڑھے چار گھنٹے میں طے کرتا لاہور پہنچ چکا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

دل ویراں ہے، تیری یاد ہے، تنہائی ہے
زندگی درد کی بانہوں میں سمٹ آئی ہے
مرے محبوب زمانے میں کوئی تجھ سا کہاں
تیرے جانے سے میری جان پہ بن آئی ہے.....

ریسپشن سے روم نمبر پتا کرتے ہی وسام بھاگا تھا۔ وہاں پہنچا تو سامنے ہی باسط ہاتھوں پہ سر رکھے بیٹھا تھا۔ وسام نے
اپنی ہمت مجتمع کی اور کہا۔۔۔
باسط۔۔۔ میں۔

اس کے کملی مکمل کرنے کے سے پہلے ہی باسط نے سر اٹھایا اور اس کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ اور کہا
وسام بھائی۔۔۔ جانتا ہوں آپ کو وسام ہیں آپ اور یہ آپ کے ساتھ جو ہیں بلال نام ہے ان کا۔۔۔ بتایا تھا مجھے رانیل
نے آپ لوگوں کی تصویریں بھی دیکھ چکا ہوں میں کہاں ملے کیا ہوا سب جانتا ہوں سوائے اس کے جو آج ہوا
ہے۔۔۔

رانیل کا نام لیتے ہوئے جیسے اس کے ضبط کا بندھن ٹوٹا تھا۔
باسط رانیل کو دیکھنا ہے مجھے۔۔۔ ایک بار صرف پھر سب بتا دوں گا۔۔۔ سب پوچھ لوں گا۔ بس ایک بار دیکھنا ہے
اسے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وسام کہ آواز میں ایسی لجاجت تھی کہ باسط منع نہیں کر پایا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وسام کی نظر سامنے بیڈ پہ بے ہوش پڑی رائیل پہ گئی تو ساری ہمت اور حوصلہ جواب دے گیا۔ وہ آنسو جو جانے کب سے روکے ہوئے تھا اسے دیکھتے ہی سب بہہ گئے تھے۔

رائیل کا جسم اب تک ٹھنڈا تھا اسکے ہونٹ نیلے تھے۔ رائیل کو اس حال میں دیکھ کر وسام کا دل کیا خود کی جان لے لے۔۔۔

آگے بڑھ کر رائیل کا ہاتھ پکڑنا چاہا لیکن جانے پتا نہیں کیا خیال ذہن میں آیا کہ فوراً رک گیا۔۔۔ اور کہا۔۔۔
بیلا۔۔۔ اٹھ جاؤ نا پلیر اب نہیں کہوں گا دور جانے کو۔۔۔ قسم سے نہیں کھوسکتا میں تمہے۔۔۔ میں نے تمہے کہا تھا
میں مانتا ہوں میری غلطی ہے سب قصور میرا ہے۔ مجھ سے ناراض ہو جاؤ نا۔ پلیر لیکن ایسے نا چھوڑو مجھے۔۔۔ میں
غلط تھا سب غلطی میری ہے بیلا میں تمہارا گنہگار ہوں۔۔۔ تمہے چھونے تک کا حق نہیں رکھتا میں تو۔۔۔ اٹھو نا مجھے
سزا دے دو۔۔۔ لیکن مجھ سے منہ موڑ کے نا جاؤ۔۔۔۔۔

ابھی جانے وہ اور کہتا کہ نرس ڈرپ چینج کرنے آگئی اور وسام کھڑا اس بے خبر کو دیکھتا رہا جسے اس نے خود ٹھکرایا
تھا۔ وسام بھول گیا کہ وہ کانچ کی گڑیا ہے وہ نازوں پٹی لڑکی یہ غم سہنے سے پہلے مر جائے گی۔ اب جب خود کے
سر پہ پڑی تھی تو وسام کو اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی اب وہ سمجھ رہا تھا کہ رائیل نے کیا محسوس کیا تھا۔۔۔

اے محبت تیرے انجام پہے رونا آیا

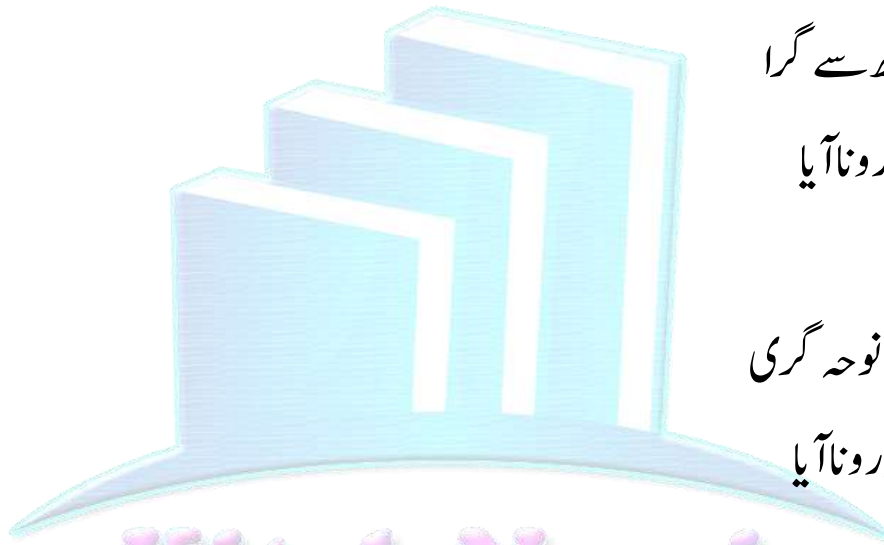
جانے کیوں آج تیرے نام پہے رونا آیا

کبھی تقدیر کا ماتم کبھی دنیا کا گلہ

Posted On Kitab Nagri

منزل عشق میں ہر گام پہ رونا آیا

یوں تو ہر شام امیدوں میں گزر جاتی تھی
آج کچھ بات ہے جو شام پہ رونا آیا



جو تو نے دیا میرے ہاتھ سے گرا
ساقی مجھے اس جام پہ رونا آیا

مجھ پہ ہی ختم ہوا سلسلہ نوحہ گری
اس قدر گردش ایام پہ رونا آیا

کیا حسین خواب دکھایا تھا محبت نے
کھل گئی آنکھ تو تعبیر پہ رونا آیا

جب ہوا ذکر زمانے میں محبت کا شکیل
مجھ کو اپنے دلِ ناکام پہ رونا آیا....

Posted On Kitab Nagri

وسام نے باسط کو ساری بات من وعن بتادی تھی۔۔ اور باسط اسے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی بہن کی اس حالت پہ وسام کو گالی دے یا وسام کی اس برقراری پہ حوصلہ۔۔ لیکن کچھ تو کرنا تھا نا۔۔ اس معاملے کو ایسے تو نہیں چھوڑا جاسکتا تھا نا۔

ڈاکٹر جیسے کی رائیل کا چیک اپ کرتی باہر نکلی باسط اور وسام شدت سے دروازے پہ منتظر کھڑے تھے۔ ان کی بے قراری دیکھتے ڈاکٹر نے ان دونوں کو اس کی زندگی کی نوید سنائی جس کے لئے وہ دونوں جلتے انگاروں پہ تھے۔ اور ساتھ ہی رائیل کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کرنے جا کہا تھا جسے ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ ہر شے سے بیگانہ وہ اب بھی دنیا و مافیہا سے بے خبر سو رہی تھی۔

یہ خبر سنتے ہی وسام سجدہ ریز ہوا تھا اور آنکھوں سے ایک سمندر نکلا تھا۔ وہ کمزور نہیں تھا لیکن اب لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا اس سے بہادر ہو۔ درحقیقت مرد کمزور نہیں ہوتا چاہے وہ کوئی بھی ہو لیکن جب معاملہ مرد کی پسندیدہ عورت کا ہوتا ہے تو اس سے بزدل بھی کوئی نہیں ہوتا اور اب وسام کی بھی یہی صورت حال تھی۔

www.kitabnagri.com



رائیل جو شفٹ کر دیا تھا۔ اور جیسے ہی نرس اس کی ڈرپ چینج کر کے باہر گئی۔ وسام اور باسط رائیل کے پاس کھڑے تھے جبکہ بلال دو کرسیوں کو ملا کر بیڈ بنانا سوچکا تھا۔ رائیل کے چہرے پہ اتنی معصومیت تھی کہ وسام نے ایک بار پھر خود کو کو سا تھا۔ رائیل چہرہ اب بھی گہرے دکھ کا غماز تھا۔ ایسے جیسے کسی منجدرہ میں کھڑی ہو۔
ادھور اساقصہ..... ادھوری کہانی۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تھا ٹھہرا کہاں وہ۔۔۔۔۔ کہاں تھی روانی۔۔۔۔۔

چمکتے ستاروں کی لو میں تھے رستے۔۔۔۔۔

اچانک ہوئے گم۔۔۔۔۔ جو دل میں تھے بستے۔۔۔۔۔

مٹے نقش۔۔۔۔۔ بکھری ہوئی سی ہیں یادیں۔۔۔۔۔

وہ میٹھے سے لہجے۔۔۔۔۔ سہانی سی باتیں۔۔۔۔۔

یہی اب خسارہ۔۔۔۔۔ یہی اب ثمر ہے۔۔۔۔۔

یہی کچھ پڑا ہے۔۔۔۔۔ میرے دل کے درپر۔۔۔۔۔

وہ جھلمل نگاہیں۔۔۔۔۔ وہ چہرہ سہانا۔۔۔۔۔

کہیں بھی۔۔۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔۔۔ جو تم کو ملے تو۔۔۔۔۔

ضروری نہیں ہے ہوں باقی جہاں میں۔۔۔۔۔

ہے ممکن پچھڑ جائیں ہم قافلے سے۔۔۔۔۔

ہمارا یہ قصہ۔۔۔۔۔ ہماری کہانی۔۔۔۔۔

تم اسکو سنانا۔۔۔۔۔ تم اسکو بتانا۔۔۔۔۔

کچھ وقفہ کے بعد باسط نے اس گہری خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔۔۔ وسام بھائی اب آگے کیا کرنا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

اس سوال پہ وسام نے اپنی آنکھیں سکیرٹی تھیں۔ یہ اس نے نہیں سوچا تھا کہ اب کیا کرنا ہے لیکن اس بات کا اندازہ اسے اچھے سے ہو چکا تھا کہ رابیل اس کے لئے کیا ہے۔ اور وہ اسے کھو نہیں سکتا۔ رابیل کو کھونا یعنی اپنے آپ سے ہے لا تعلق ہونا۔۔۔

وسام نے ایک گہری سانس لیا اور کہا۔۔

باسط اس میں کیا سوچنا۔۔ میں نہیں چھوڑ سکتا رابیل کو۔۔ یہ بات میں خود ہی ایک آدھ دن میں سمجھ جاتا کیونکہ میرے وجود کا حصہ ہے رابیل۔۔۔ لیکن اب اپنی غلطی نہیں دہراؤں گا میں یہ بات تو طے ہے۔۔۔ غلطی ایک بار ہوتی ہے دوسری بار گناہ ہوتا ہے۔۔ اب چاہے آندھی آئے یا طوفان۔ باسط رابیل سے اب دستبردار نہیں ہونگا میں۔۔ اب تمہاری بہن کو انچ نہیں آئے گی بھروسہ رکھو۔۔۔۔

انشاللہ۔۔۔ دونوں نے یک زبان کہا تھا۔۔ اور کہتے مسکرائے تھے۔۔۔

تبھی رابیل نے آنکھ کھولی تھی۔۔۔ اسے لگا جیسے سب دھندلا ہے۔ ہر چیز پہ مٹی ہے۔۔۔ رابیل نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن دوبارہ بند کر لی۔ لیکن یہ جگہ وہ نہیں تھی جہاں وہ بے ہوش ہوئی تھی۔ رابیل نے اٹھنے کی کوشش کی تو دو ہاتھوں نے اسے تھام لیا تھا۔ دھیرے دھیرے وہ حسیات میں واپس آئی تھی تو اس نے باسط کے ساتھ وسام کو بھی پریشان پایا تھا۔ لیکن اگلے ہی لمحہ جیسے اسے سب یاد آ گیا تھا۔ گزرے دن آسن کی افیت اور بھی بہت کچھ۔۔۔ تبھی اس کی آنکھیں جو جذبات سے عاری تھی ان میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔ وہ ہذیبانی کیفیت میں چلائی تھی۔۔۔ تم۔۔۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے باسط۔۔۔ اسے کہو جائے۔ ابھی جائے یہاں سے۔ نہیں چاہیے یہ۔ اسے کہو جائے اپنی ماں کے پاس۔۔۔ کیوں ہے یہ یہاں۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے رائیل کی آنکھوں سے مسلسل آنسو آرہے تھے اور وسام وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا کتنا درد بھردیا تھا اس میں۔۔۔

باسط آگے بڑھا اور رائیل کو گلے لگایا تھا جواب تک سسک رہی تھی۔ باسط کے گلے لگتے ہی اسے وہ سہارا مل گیا تھا جس کی وہ تلاش میں تھی۔۔ بلال آواز سن کے اٹھ چکا تھا۔۔ اور آرام سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔
تبھی وسام رائیل کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا۔۔ رائیل مجھے معاف کر دو۔۔ میری غلطی ہے۔۔۔ بیلا۔
یہ کہتے اس نے رائیل کے پیروں کو ہاتھ لگایا تھا اور یہ کہتے ہی رائیل کے پاؤں پہ اس کے آنسو گرے تھے۔۔ شائد یہی وہ لمحہ تھا جب رائیل کا دل اس شقی القلب کے لئے موم ہو گیا تھا۔۔ اس نے فوراً اپنے پاؤں ہٹائے تھے۔
ابھی بولنے کی سکت اتنا چیخنے سے ختم ہو چکی تھی۔ رائیل نے سر کے اشارے سے اسے منع کیا تھا۔ اس کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ تھی۔۔ یہ دیکھ کر وہاں موجود تمام نفوس کو سکون آیا تھا کہ تبھی ڈاکٹر روم میں آئی اور رائیل کا چیک اپ کیا۔ اور پھر وہ اسے نیند آورا انجیکشن لگا کر چلی گئی اور رائیل اس کے زیر اثر سو چکی تھی

دشت میں پیاس بجھاتے ہوئے مر جاتے ہیں
ہم پرندے کہیں جاتے ہوئے مر جاتے ہیں
ہم ہیں سوکھے ہوئے تالاب پہ بیٹھے ہوئے ہنس
جو تعلق کو نبھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

گھر پہنچتا ہے کوئی اور ہمارے جیسا

ہم ترے شہر سے جاتے ہوئے مر جاتے ہیں
کس طرح لوگ چلے جاتے ہیں اٹھ کر چپ چاپ

Posted On Kitab Nagri

ہم تو یہ دھیان میں لاتے ہوئے مر جاتے ہیں
ان کے بھی قتل کا الزام ہمارے سر ہے
جو ہمیں زہر پلاتے ہوئے مر جاتے ہیں
یہ محبت کی کہانی نہیں مرتی لیکن
لوگ کردار نبھاتے ہوئے مر جاتے ہیں
ہم ہیں وہ ٹوٹی ہوئی کشتیوں والے تابش
جو کناروں کو ملاتے ہوئے مر جاتے ہیں۔



خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی
لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی

نہ شب کو چاند ہی اچھا نہ دن کو مہر اچھا
یہ ہم پہ بیت رہی ہیں قیامتیں کیسی

وہ ساتھ تھا تو خدا بھی تھا مہرباں کیا کیا
نچھڑ گیا تو ہوئی ہیں عداوتیں کیسی

Posted On Kitab Nagri

عذاب جن کا تبسم ثواب جن کی نگاہ
کھنچی ہوئی ہیں پس جاں یہ صورتیں کیسی

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی

جو بے خبر کوئی گزرا تو یہ صدا دے دی
میں سنگ راہ ہوں مجھ پر عنایتیں کیسی

نہیں کہ حسن ہی نیرنگیوں میں طاق نہیں
جنوں بھی کھیل رہا ہے سیاستیں کیسی

نہ صاحبان جنوں ہیں نہ اہل کشف و کمال
ہمارے عہد میں آئیں کثافتیں کیسی

جو ابر ہے وہی اب سنگ و خشت لاتا ہے

Posted On Kitab Nagri

فضایہ ہو تو دلوں میں نزاکتیں کیسی

یہ دور بے ہنراں ہے بچار کھو خود کو
یہاں صداقتیں کیسی کرا متیں کیسی

کئی مرد فطرتا لاپرواہ ہوتے ہیں۔ جنہے محبت تو بہت تو بہت ہوتی ہے لیکن کچھ کچھ ٹائم کے بعد وہ دب جاتی ہے۔ اور ان کی اس سوئی محبت کو جگانے کے لیے جنجھوڑنا پڑتا ہے۔ کچھ ایسا ہی حال تھا وسام کا بھی۔ لیکن رائیل اس بات سے ابھی لاعلم ہی تھی۔ وسام کی لاپرواہ طبیعت کی وجہ سے اسے کیا کیا بھگتنا تھا اس سے انجان وہ سو رہی تھی۔ باسط اور بلال کینیٹین سے چائے پینے گئے تھے۔ جبکہ وسام سوئی ہوئی رائیل کے پاس بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ وسام شرمندگی میں پور پور ڈوبا ہوا تھا۔ رائیل کا چہرہ دودن مر جھا کر رہ گیا تھا اور یہی کسک وسام کے دل میں اٹھ رہی تھی۔ تبھی وسام کا فون بجا اور وہ تخیل سے باہر آیا۔ اس نے دیکھا تو گھر سے کال آرہی تھی تبھی اسے یاد آیا کہ گھر تو وہ کسی کو بتا کہ نہیں آیا۔ یہ سوچتے اس نے خود کو ملامت کی اور کال اٹھائی دوسری طرف وسام کی بہن نازیہ بات کر رہی تھی اس نے کہا کہ امی کی طبیعت خراب ہو رہی ہے آپ گھر آئیں ابھی لاہور سے وہاں کی مشہور مٹھائی لیتے آنا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وسام کا ماتھا ٹھنکا تھا کہ انہے کیسے پتا کہ میں لاہور ہوں۔۔۔ تبھی باسط اور بلال گپیں ہانکتے اندر کو داخل ہوئے تھے۔ اور وسام کو پریشان دیکھ کر رک گئے۔ وسام نے ساری صورتحال بتائی تو بلال بولا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھونچو میں بھی تو تیرے ساتھ ہوں میں نے اپنے گھر بتایا تھا کہ وسام کے ساتھ لاہور آیا ہوں لگ گیا ہوگا پتا۔۔۔

اس بات پہ وسام نے ایک خوفناک گھوری سے بلال کو نوازا تھا۔ باسط نے کہا۔۔۔
تو اب آپ لوگ کب تک نکل رہے ہیں پھر؟

اس بات پہ دونوں نے معنی خیز نظروں سے باسط کو دیکھا اور کہا۔ تمہے کس نے کہا ہم نکل رہے ہیں؟
اس بات پہ باسط جو کہ پانی پی رہا تھا اسے اچھو لگا۔۔۔

تو آپ کی امی کی طبیعت؟؟؟؟ باسط نے جھکتے ہوئے کہا تھا

جس پہ بلال بولا۔ تم نہیں جانتے ان گاؤں کی فسادن عورتوں کو اپنے بیٹوں کو اپنے بس میں۔ کرنا ہو تو سفید دوپٹہ
تک اوڑھ کے قبر میں لیٹ جائیں۔ لیکن بس بیٹا اپنی مرضی ناکرے۔ ورنہ وہ ماں کا نافرمان اور جو رو کا غلام کہلاتا
ہے۔

اس تعارف پہ جہاں باسط مسکرایا تھا وہی وسام نے بلال کے چلتی قینچی کو روکنے کے لئے چٹکی کاٹی تھی۔ جس کا کوئی
خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔

www.kitabnagri.com

باسط نے کہا۔ دیکھیں بھائی میرے لئے میری بہن کی خوشیاں سب سے اوپر ہیں۔ ہر جگہ اپنی بہن کے ساتھ ہوں
میں نہیں چاہتا کہ جیسے میرے ماموں امی کی خلاف تھے انہوں نے روتے زندگی گزاری ویسے رائیل کے ساتھ
بھی ہو۔ اور نامیرے بابا چاہیں گے۔ لیکن ہمیں آپ سے وعدہ چاہیے رائیل کی حفاظت کا۔ اور دوسری بات ابھی
اس مسئلہ کا حل نکالنا ہوگا کیونکہ یہ اتنا سادہ نہیں جیسا لگ رہا ہے۔ اس کا مستقل حل چاہیے میں یہ نہیں چاہتا کہ
میری بہن اب ایسا کچھ برداشت کرے۔

Posted On Kitab Nagri

باسط نے قطعیت سے کہا تھا۔

ابھی وسام کچھ بولتا اس سے پہلے بلال بولا تھا۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟ باسط اور وسام نے یک زبان ہو کر کہا تھا۔

دونوں کی بے صبری پہ بلال نے جاندار قہقہہ لگایا اور کہا۔۔

نکاح۔۔۔۔۔

اس بات پہ دونوں کو جیسے خاموشی لگ گئی۔

تو بلال بولا۔۔

دیکھو اگر ابھی نکاح ہو جائے تیرے گھر والے کچھ نہیں اکھاڑ سکتے وسام۔ یہ تو تو خود بھی جانتا ہے تیرے دادا

صاحب رخصتی کروائے گے لازمی تیری امی بھی نہیں بول پائیں گی ورنہ اب کی بار وہ لوگ خالی دھمکی نہیں دیں

گے۔۔ اور تم دونوں الگ بھی نہیں رہ سکتے۔ آخری حل یہی ہے ورنہ تو بھی بھوک جا رہا نیل کو اور باسط تم بھی

بھول جاؤ اپنی بہن کی خوشیوں کو۔۔۔۔

بلال نے ترپ کا آخری پتا پھینکا تھا جو کہ کام کر گیا۔۔۔

باسط اور وسام دونوں اس بات پہ راضی کے رہے تھے کہ وسام بولا۔۔۔

میں تیار ہوں ابھی سب انتظام کر سکتا ہوں۔ اگر تم چاہو

تبھی باسط نے پرسوج انداز میں کہا ایک منٹ۔۔۔ اور ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔

رانیل بھی اٹھ چکی تھی۔۔ باسط نے کہنا شروع کیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل میں تمہارا بھائی ہوں کیا تم اس فیصلے پہ عمل کرو گی جو میں نے کیا ہے؟ یا باغی ہو جاؤ گی۔ اس بات پہ رائیل کا دل زوروں سے تھا۔

لیکن خاموشی سے سر جھکا دیا اور کہا۔۔ میں کیوں انکار کروں گی۔۔۔ سب قبول ہے۔

اس بات سن کر باسط کے چہرے پہ ایک مان بھری مسکراہٹ ابھری۔۔۔

ٹھیک ہے میں نے اور بابا نے فیصلہ کیا ہے کہ آج ابھی اسے وقت تمہارا نکاح وسام سے ہو گا۔۔

اس بات پہ رائیل نے حیرانی سے سراٹھایا تھا۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ دوسری طرف کال پہ حیات صاحب بھی تھے جنہوں نے باسط کو اجازت دی تھی۔۔۔۔

باسط اور بلال نے فوراً بھاگنے بھاگ تیاریاں شروع کر دیں۔ مولوی صاحب کو انتظام کیا۔ ڈھیر ساری مٹھائی اور

ایسے ہی دوسری چیزیں کہ ایک دم وسام کے ذہن میں ایک بات گونجی۔۔۔۔

وسام میں چاہتی ہوں ہماری شادی خوب دھوم دھام سے ہو۔ میرے سر پہ لال دوپٹہ ہو جس پہ تمہارا نام ہو

میرے ہاتھ پہ مہندی سے وسام لکھا ہو۔۔۔۔ میں یہ سب چاہتی ہوں۔۔۔

یہ ذہن میں آتے ہی وسام ایک پارلر کے اندر گیا۔ جسے دیکھ بلال کو اس کے ذہنی توازن پہ شک ہوا اور کہا

۔۔۔ ارے بھائی ابھی بہت کام ہیں اپنا فیشنل تم رخصتی پہ کروانا۔۔۔ یہاں تو دلہن بھی تیار نہیں ہے۔۔۔۔

اس بات پہ وسام نے ایک مکا بلال کی کمر پہ رسید کیا اور کہا۔۔۔ اسی کے لئے تو آیا ہوں یہاں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور وہاں سے ایک مہندی والی کو سب سمجھا کر اور ایڈوانس پے منٹ کر کے ہو سپٹل چھوڑا تا کہ رائیل کے ہاتھ پہ مہندی لگا سکے۔۔ رائیل کا ہاتھ ڈرپ اور اس کی نشان سے نیلا ہو رہا تھا اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ زیادہ دیر سیدھی بیٹھ سکے۔ لیکن انہوں نے مینیج کر لیا تھا بہت بھری بھری ناسہی لیکن مہندی لگ چکی تھی۔ وسام کا نام رائیل کے ہاتھ پہ جگمگا رہا تھا۔

اس کے بعد وسام ایک لہنگے والی شاپ پہ گیا تھا۔۔۔ اس کی نظر ایک لال بھاری دوپٹہ پہ پڑی تھی۔۔۔ جسے دیکھ اس کا چہرہ ک اٹھا تھا۔۔

مولوی صاحب اور گواہ سب موجود تھے۔ حیات صاحب اور رفعت بیگم بھی ویڈیو کال پہ موجود اپنی لاڈلی کے نکاح میں شریک تھے۔ لیکن وسام غائب تھا۔ بلال نے باسط کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ مجھے لگتا ہے تمہاری بہن کے ڈر سے لڑکا پہلے ہی بھاگ گیا ہے۔

بلال کی اس بات پہ باسط نے گھورا تھا۔ جس پہ بلال نے احتجاج بلند کیا۔۔۔

حد کے دونوں صبح سے گھور رہے ہیں مار رہے ہیں۔۔۔ انکل جی آپ خود سنیں مجھ غریب کی صدا۔۔۔

اس بات حیات صاحب مسکرا دیے تھے کہ تبھی وسام اندر داخل ہوا۔۔۔

اسے دیکھ بلال نے کہا۔۔۔ شکر ہے تو آگیا ورنہ ہمیں لگ رہا تھا ابھی سے ڈر گیا۔۔۔

وسام کوئی رد عمل دیے بنا آگے آیا اور رائیل کے پاس گیا۔ ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ سے لال رنگ کا بھاری دوپٹہ نکالا تھا جس پہ وسام کی دلہن گولڈن کناری سے لکھا تھا۔۔۔

اس پہ رائیل کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ وہ اس صورتحال میں بھی ہر چیز اس کی خواہش کے مطابق کر رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔۔ قبول ہے کہتے رائیل کی زبان لڑکھرائی تھی۔ اور وہاں موجود ہر شخص کی آنکھ اشک بار ہوئی تھی۔۔۔

لڑکی کوئی بھی ہو چاہے پسند سے شادی ہو یا نہیں۔۔۔ اس کی آنکھ ضرور بھر آتی ہے۔۔۔ یہ سوچتے ہی کہ اب حقدار بدل چکا ہے۔ اب وہ اپنی بابا کی لاڈو نہیں رہی جو شرارت کرنے پہ اس کا ساتھ دیتے تھے۔۔۔ اب وہ کسی کے گھر کی عزت ہے جہاں سب اسے دیکھیں گے اس کی شرارت وہاں بے عزتی کہلائے گی۔۔۔ اب وہ اپنے بابا کی لاڈو نہیں کسی کے گھر کی کرتادھرتا ہے۔۔۔ اب وہ لڑائیاں نہیں ہوں گی۔ اب بھائی سے جب بھی بات ہوگی وہ پہلا سوال پوچھے گا تم ٹھیک ہو۔؟ اور وہ اسے شائد سچ بھی نابتا پائے۔۔۔ اب ماں اس بات پہ نہیں ڈانٹے گی کہ کام نہیں کرتی۔ اب ماں کہے گی بیٹی آرام بھی کر لیا کرو۔۔۔ یہ احساس ہی اس وقت اتنا جان لیوا ہوتا ہے کہ اب اس کا گھر اس کے ماں باپ کا گھر ہو چکا ہے۔۔۔ ایک سائین انسان کی زندگی بدل دیتے ہیں۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وسام نے نکاح کی خوشی میں پورے ہاسپٹل میں مٹھائی بانٹھ تھی۔ آج کا دن واقعی اس نے ویسا بنادیا تھا جیسا رائیل چاہتی تھی۔ رائیل کو ڈسچارج کر دیا گیا۔ اور جیسے ہی اس نے ہاسپٹل سے قدم باہر نکالا تھا۔ وہاں ڈھول کی آواز سن کر سب چونکے تھے۔۔۔ وسام نے اپنی رائیل کے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی۔

ہوئی تھی دیر سے ہم کو محبت

Posted On Kitab Nagri

ہماری جلد شادی ہو گئی تھی

وہ جو کسی بات پہ مسکرا بیٹھے ہیں...

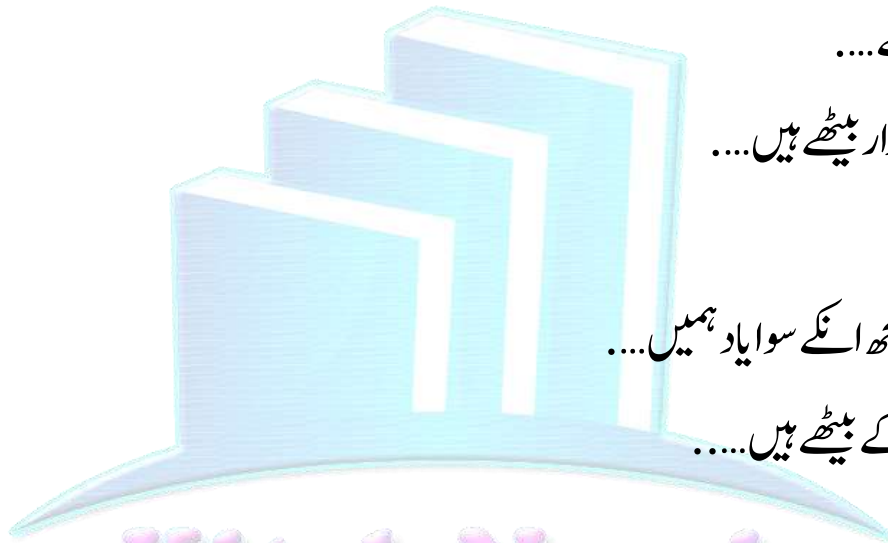
اسی مسکراہٹ پہ ہم دل ہار بیٹھے ہیں....

مدتیں ہو گئی ہوں جیسے....

اس طرح ہم لمحے گزار بیٹھے ہیں....

ہم کیا کریں آتا نہیں کچھ انکے سوا یاد ہمیں....

ہر بات پہ جو ہم کو ستا کے بیٹھے ہیں....



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جان نکل نہ جائے جلدی جا لے قاصد...

ان سے کہنا ان کے لیے ہم جان گنا بیٹھے ہیں....

وہ ایک بار دیکھنے جو آجائیں....

دل لیے ہاتھوں میں ہم تیار بیٹھے ہیں...

Posted On Kitab Nagri

وہ سمجھتا ہی کہاں ہے اس محبت کو...
ہم جو انکو دیکھنے کے لیے بے قرار بیٹھے ہیں....

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com
Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

چلو ہم۔ تو چلے اس دنیا سے ساقی.....

Posted On Kitab Nagri

اک جان تھی جو ہم آج ان پہ وار بیٹھے ہیں....

وسام سارا راستہ رائیل کی اس لال دوپٹہ میں تصویر دیکھتا رہا تھا۔ اور بلال وہ اسے مسلسل چھیڑ رہا تھا لیکن آج
وسام اتنا خوش تھا کہ اسے کچھ برا نہیں لگ رہا تھا۔ اس بات سے بے خبر کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حیات صاحب نے بھی باسٹ کو کہا تھا کہ انہے راستے کے کر ضرورت کا خیال رکھ کے بھیجیں۔ کیونکہ اب معاملہ
رائیل کا تھا۔ اور جب بات بیٹی کی آتی ہے تو باپ چاہتے ہیں کہ ان کی بیٹی کو وہ سب دے دیں۔۔۔ لیکن نصیب
جس چڑیا کا نام ہے وہ اپنی مرضی سے بیٹھتی ہے۔۔۔ اس پہ کسی کا زور کیونکہ غم تو ملکائیں اور شہزادیاں بھی دیکھتی
ہیں۔ وہ بھی شہزادی تھی اپنے بابا کی۔۔۔ جو اس کی جھولی ہر خوشی سے بھرنے کو تیار قسمت سے انجان تھے



سخن لکھتی ہوں، لفظوں سے مرید کرتی ہوں
نئی شاعرہ ہوں، شاعری بھی جدید کرتی ہوں

Posted On Kitab Nagri

جس کام سے نہ ملے مجھ کو، پذیرائی ذرا بھی
اس کام کو بھی میں ضد میں، مزید کرتی ہوں

مغموم سے چہرے مجھے، بھاتے نہیں ہیں
آئینے سے ذرا کم ہی، گفت و شنید کرتی ہوں

لوٹانے کی ہوں قائل، قرض ہو کہ احسان ہو
محبت ہو کہ نفرت ہو، بہت شدید کرتی ہوں

عشق حقیقی میں جیسے، اک رب کو مانتی ہوں
مجازی عشق میں یہی، عمل توحید کرتی ہوں

www.kitabnagri.com

لکھتی ہوں شبِ تنہائی میں، شاعری جس کے لئے
شاید وہ سمجھ جائے، میں یہی اُمید کرتی ہوں

رائیل اپنے بستر پہ لیٹی گہری سوچوں میں گم تھی۔ ان گزرے دنوں میں کیا کیا ہوا تھا اس کے ذہن میں کسی فلم کی
طرح چل رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خوش تھی کہ اسے وسام کا نام ملا لیکن اسے ڈر بھی تھا کہ اب آگے کیا ہوگا۔ وسام گھر والوں کو کب بتائے گا۔ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔ وہ اس وقت ویسے ہی وسوسوں کا شکار تھی جو کوئی بھی لڑکی اس صورتحال میں ہوتی۔ وہ پیا من چاہی تو بن گئی تھی لیکن وہ ابھی سے سوچ سکتی تھی کہ آگے کیا ہوگا۔

عشق جب ہوتا ہے نا عقل چھین لیتا ہے غرور فنا کر دیتا ہے۔ رائیل کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اس محبت نے اس سے انا اور غرور سب چھین لیا تھا اب وہ رائیل نہیں تھی۔ اب وہ وسام کی بیلا تھی جسے بہت کچھ جھیلنا تھا۔ لیکن کب تک؟ وہ شیرنی تھی۔ یہ بات بس بھولی تھی لیکن اسے اصل کی طرف لوٹ کے تو آنا ہی تھا۔



وسام سارا راستہ رائیل کے خیالوں میں غرق رہا تھا۔ جیسے ہی گاڑی رکی اسے ہوش آیا تھا اب وہ رائیل کے شہر میں نہیں تھا جہاں اس کے دل کی مکین آباد تھی اب وہ بخش داد حویلی کے باہر کھڑا تھا۔ درحقیقت تو وہ ہوش میں اب آیا تھا۔

لیکن ہمت کی اور بلال سے کہا میں ابھی نہیں بتاتا کسی کو۔۔۔ خاموش رہتا ہوں۔۔۔ سہی ہے نا۔۔۔ اور یہ کہتا اندر کو چلا گیا

لیکن پیچھے سے بلال کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی اور اس نے منہ میں کہا ہاں مت بتا بھی تاکہ تیری امی دو دن میں تیری شادی کسی اور سے کر دیں۔۔۔ اب دیکھ تو بیٹا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی وسام اندر داخل ہوا اس نے عجیب سی چہل پہل دیکھی۔ اور پھر کان میں آواز پڑی۔ اس کی بہن سبیلہ کام والی سے کہہ رہی تھی

پرسوں ادا کی شادی ہے۔ خالہ صابرہ کی بیٹی عافیہ کے ساتھ اور تم ہو کہ ہاتھ نہیں چل رہے تھے تمہارے۔ اس بات پہ وسام کو ایک جھٹکے لگا تھا۔ آخر یہ کیا تھا جو ہونے جا رہا تھا۔

اس پہ وہ ایک دم آگے کو آیا کو کہا۔۔۔ یہ کیا ہے ہاں کس نے کہا میری شادی کا۔۔۔

میں نے کہا!!!! پیچھے سے سلطانہ بیگم نے ایک مطمئن انداز میں کہا تھا

اس پہ وسام کی آنکھوں میں خون اتر اتر تھا۔ اور کہا یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ امی یہ نہیں ہو گا۔۔۔ آپ سمجھی۔

اس بات پہ سلطانہ بیگم نے ایک طنزیہ ہنسی ہنسی تھی اور کہا۔

اچھا کیوں نہیں کو سکتا صاحب زادے یہ بھی بتادیں۔

سجل اور نرین آنے والے طوفان کا اندازہ لگاتے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ تبھی دادا صاحب

، راہیل اور فیض احمد داخل ہوئے۔ جہاں سلطانہ بیگم اور وسام آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے۔

دادا صاحب نے آتے ہی کہا۔ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔

ان کی اس رعب دار آواز پہ سلطانہ بیگم سٹیٹائی تھی اور کہا۔۔۔ تہانوں تے جیویں کج پتا ایک نئی۔۔۔ لیکن ان کی

آواز یہ کہتے بہت ہلکی تھی کی دادا صاحب تک نا پہنچی۔

اور پھر کہا۔۔۔

وسام کی شادی کی بات ہو رہی ہے یہاں۔۔۔۔۔

اس بات پہ دادا صاحب کو جھٹکا لگا تھا۔ اور کہا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

سلطانہ یہ بات کل سے ختم ہو چکی ہے۔۔۔ وسام کی شادی ہو گئی ہے اب اس بات کا کیا فائدہ؟؟؟ تم نے بھی دیکھی ہے دلہن پھر یہ سب؟؟؟

اب حیران ہونے کی باری وسام کی تھی۔ یہاں کیسے پتا لگا اس کی شادی کا یہ بات حیران کن تھی۔ دراصل بلال کو پتا لگ گیا تھا کہ سلطانہ بیگم دودن میں وسام کی شادی اپنی بہن کی بیٹی عافیہ سے کروانے کا کہہ چکی ہیں۔ جیسے ہی وسام جائے گا وہ بنا کچھ سنے شادی کروادیں گی۔ دادا صاحب نے بھی حامی بھر لی تھی۔ اس لئے بلال نے نکاح والی بات کی تھی تاکہ وسام کے پیروں میں زنجیر باندھی جاسکے۔ اور بلال نے ہی تصویریں وسام کے گھر والوں کو بھیج دی تھی تاکہ سب اپنے ارادے سے باز رہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وسام پہ رہا تو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ اس کے گھر والے کچھ بھی کر سکتے تھے اور وہ شادی کا بتا بھی ناپاتا۔ اس لئے بلال نے خود سے یہ زحمت بھی حل کر لی تھی۔ وسام کی شادی کا سن کر دادا صاحب کو غصہ تو آیا تھا لیکن انہوں نے سلطانہ بیگم کو منع کر دیا تھا کہ اب یہ سب تیاریاں ختم کی جائیں شادی نہیں ہوگی۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں نہیں ہوگی شادی اب؟؟؟ فیض کی بھی دو ہیں اس کی بھی ہو جائیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ ان کی اس دلیل سے وسام کا چہرہ ایک پل کو فق ہوا تھا لیکن کب تک خاموش رہتا وہ بھی۔ آخر بول پڑا۔ اب آپ سب کو پتا ہے سب تو میں بھی بتا دیتا ہوں۔ رانیل میری بیوی ہے اور اس کے ہوتے میں کسی بھی اور سے شادی نہیں کروں گا چاہے دنیا یہاں سے وہاں ہو جائے اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس بات پہ سلطانہ بیگم کے چہرے پہ شکن ابھری تھی۔ اتنی خذباتی دھمکی دے کر وسام کو روکا تھا اور وہ اب ایسے ایک دن ان کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔ وہ تو وسام کی اس کاپیٹ جانے پہ حیران تھیں کہ اچھا خاصا وہ راضی ہوا تھا اور ایک دم مکر گیا۔

ابھی وہ اور کچھ کہتی دادا صاحب نے کہا۔۔۔

شادی کروانی ہے ہاں؟؟؟؟ جاؤ کرواؤ لیکن اس گھر سے باہر جا کہ۔ دیکھتا ہوں کیسے رکھتے ہیں تمہارے میکہ والے وہ مزار عے تمہے۔ نکلویہاں سے سب جسے وسام کی شادی کروانی ہے۔ یہ حویلی یہ سب جائداد میری ہے۔ سمجھے سب۔۔

اس بات پہ سب کی زبان تالو سے چپک گئی تھی۔ آخر دادا صاحب کی دھمکی کے آگے کس کی جرات تھی۔ سب کو سکون اگیا تھا۔ لیکن یہ سب وقتی تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔



حیات صاحب اور رفعت بیگم جلدی ہی واپس آگئے تھے۔ واپس آ کے تب سے حیات صاحب رابیل کو ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ بار بار اس کا ماتھا چوم رہے تھے۔۔۔ تھوڑا سا ڈانٹا بھی تھا لیکن وہ اس کے ساتھ تھے۔۔۔

رابیل کی ہمت لوٹ آئی تھی اس کے چہرے کی رونق لوٹ آئی تھی جسے دیکھ وسام اور باقی سب بھی اب خوش تھے۔ وسام نے اسے گھر والوں کے مان جانے کا بتایا تھا تب سے اس کے دانت ہی اندر نہیں جارہے تھے۔ باسط مسلسل اسے چھیڑ رہا تھا لیکن وہ بہت خوش بھی تھا اس کی بہن کے دروازے پہ خوشیاں دستک دے رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

قربتیں ہوتے ہوئے بھی فاصلوں میں قید ہیں
کتنی آزادی سے ہم اپنی حدوں میں قید ہیں

کون سی آنکھوں میں میرے خواب روشن ہیں ابھی
کس کی نیندیں ہیں جو میرے رتجگوں میں قید ہیں

شہر آبادی سے خالی ہو گئے خوشبو سے پھول
اور کتنی خواہشیں ہیں جو دلوں میں قید ہیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاؤں میں رشتوں کی زنجیریں ہیں دل میں خوف کی
ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنے گھروں میں قید ہیں

یہ زمیں یوں ہی سکڑتی جائے گی اور ایک دن
پھیل جائیں گے جو طوفاں ساحلوں میں قید ہیں

Posted On Kitab Nagri

اس جزیرے پر ازل سے خاک اڑتی ہے ہوا
منزلوں کے بھید پھر بھی راستوں میں قید ہیں

کون یہ پاتال سے ابھرا کنارے پر سلیم
سر پھری موجیں ابھی تک دائروں میں قید ہیں

باسط چھت پہ بیٹھا اس تمام صورتحال پہ غور کرنے میں مصروف تھا کہ کیسے دیکھتے دیکھتے رابیل اس کی زندگی میں
آئی اور اس کی روح کا سکون بن گئی۔ اب وہ اس کی محرم تھی وہ لڑکی جسے وسام نے خود سے بھی زیادہ چاہا تھا آج
وسام کا نام اس کے ساتھ جڑ گیا تھا۔ پتا کیا محبت میں ملکیت کا احساس سب سے انوکھا ہے۔ ایک محب کے لئے یہی
زعم کافی ہے کہ جسے دیکھ کہ وہ جیتا ہے اب اس کے ساتھ نام جڑا گیا۔

وسام بھی بہت خوش تھا اور رابیل بھی لیکن رابیل کچھ حد تک ڈر رہی تھی کہ جانے اب کیا ہوگا۔ کیونکہ اسے
اندازہ تھا کہ اس کی زندگی اب اتنی آسان نہیں ہوگی۔

www.kitabnagri.com

سلطانہ بیگم کمرے میں یہاں سے وہاں غصے سے بھری چکر لگا رہی تھیں۔ ان کا قہر کسی طور کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔
کیسے ان کا بیٹا ان کی ناک کے نیچے سے جا کہ شادی کر آیا تھا۔ ایک ہی جھٹکے میں کیسے کر چیز پہ پانی پھر گیا تھا۔
تبھی سجدہ نے کہا۔ امی بس کر دیں اب آپکے چکر لگانے سے شادی ٹوٹ تو نہیں جائے گی نا۔

اس بات پہ سب نے ایک خونخوار گھوری سے نوازا تھا۔ سلطانہ بیگم اس وقت اپنی کابینہ یعنی بیٹیوں کے ساتھ آنے
والے وقت کی سازش میں مصروف تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تبھی فائزہ نے کہا۔۔ امی اب تو عافیہ کا اس گھر میں آنے کا کوئی موقع رہا ہی نہیں۔۔ یہ تو من چاہی ہے شوہر کی۔۔
اس بات پہ سلطانہ بیگم مسکرائی تھی اور کہا۔۔۔

من چاہی؟؟؟ جب سچل آئی تھی بہو بن کے پاؤں تو اس کے بھی ہر وقت ہوا میں تھے۔ تیار پھرتی تھی کیسے ہوا
نکل گئی دوسری کے آتے ہی۔

یہ بھی ہو جائے گی سیدھی تمہاری ماں نے کونسا کچی گولیاں کھیلی ہیں۔
اس بات پہ سب نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔



دادا صاحب نے رائیل کے گھر جانے کا کہا تھا۔ تاکہ جلد ہی رخصتی کا دن طے کر سکیں وسام کی ڈگری بھی مکمل
تھی اور رائیل کے بس فائل رہتے تھے۔ اس سے پہلے دادا صاحب چاہتے تھے کہ ان سے خود بات کر کے آئیں۔
کسی کو بھی رائیل کی خود کشی والی بات کا نہیں پتا تھا۔ سب جو یہی کہا گیا تھا کہ اسے فوڈ پوائزنگ ہوئی ہے۔ دادا
صاحب بھی اپنی بہو کا پتا لینے جانا چاہیے تھے کیونکہ اب بات رشتہ داری کی تھی۔ انہوں نے سب کو تیار ہونے کا
کہا تھا۔ جس پہ فائزہ نے کہا کہ مجھے اپنے گھر کے بہت کام ہیں۔ اس بات پہ اسے اچھی جھاڑ پلائی جا چکی تھی۔ ہر
وقت میکہ میں رہتی ہے اور اب کام۔۔۔۔ اس کے بعد کسی کی آواز نہیں نکلی تھی۔

وہاں رائیل کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ سب ارہے ہیں اس لئے یہ سر پرانز ہی تھا۔ کیونکہ وسام جانتا تھا کہ رائیل کی
طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں تھی کمزوری سے زیادہ کھڑی نہیں ہو سکتی تھی اور اگر اسے پتا چلتا کہ سب ارہے ہیں
وہ تیاری میں ہی خود کو ہلکان کر لیتی۔ اس لئے باسط نے بھی نہیں بتایا تھا اور رفعت بیگم نے بھی نہیں۔ البتہ رائیل

Posted On Kitab Nagri

کچھ غیر معمولی محسوس کیا تھا اس کے کمرے کے بھی پردے کشن کر چیز بدلی گئی تھی۔ لیکن اس نے بو جھل طبیعت کے باعث پوچھنا گورا نہیں کیا اور سو گئی۔



معلوم نہیں،
میری سماعتوں پر
میری بصارتوں پر
یہ کیسا جادو ٹھہر گیا ہے
کہ تم کہیں نہیں ہوتے
تب بھی
دکھائی دیتے ہو
مجھے تم سنائی دیتے ہو

جیسے ہی گاڑیاں لاہور کے حدود میں داخل ہوئی تھی وسام کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اسے ایک دم سامنے دیکھ کے رائیل کیسار یکٹ کرتی ہے۔ بلال کو بھی ضد کر کے وہ ساتھ لایا تھا۔ دادا صاحب تو وسام کو ہنستے دیکھ کر ہی نہال ہوئے جارہے تھے۔ بار بار اس کی نظرات اتار رہے تھے۔ تین بار صدقہ دے چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

سب سے زیادہ مزے میں سبج اور نرمین تھی جو سلطانہ بیگم کو کڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ لیکن وہ دونوں جانتی تھی کہ یہ کڑھنا سب پہلے کا ہے بعد میں وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والی تھی اس بات کا اندازہ وہ دونوں لگا سکتی تھی۔ لیکن ابھی تو وہ اس صورت حال کا لطف اٹھا رہی تھی انہیں کہاں ملتا تھا روز روز ایسا موقع۔۔۔

سب اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے کہ گاڑیاں ایک خوبصورت طرز کے سٹائلش سے گھر کے آگے رکی۔ وہ گھرانہ کی حویلی کی طرح بڑا تو نہیں تھا لیکن بہت خوبصورت تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی ایک پیاری سی خوشبو نے ان کا استقبال کیا تھا۔ پورا گھر کسی اعلیٰ ذوق والے کی نشاندہی کر رہا تھا۔ دادا صاحب تو اندر داخل ہوتے ہی خوش ہو گئے تھے۔

ملازمہ چائے اور باقی بہت سے لوازمات لے کر اندر داخل ہوئی تھی۔ جو کہ صاف لگ رہا تھا کہ گھر میں بنائے گئے ہیں۔ لیکن سلطانہ بیگم کو پہلا موقع مل گیا تھا۔ حیات صاحب اور رفعت بیگم بہت ملنسار تھے اور بہت عزت سے بات کر رہے تھے جس کی وجہ سے راحیل صاحب بھی مطمئن تھے۔ باسط بھی مسلسل ہنس ہنس کر بلال اور وسام سے باتیں بگاڑ رہا تھا جبکہ نازیہ اسے ایک گہری نگاہ سے اس کا محاصرہ کر رہی تھی۔ فیض خاموشی سے بیٹھا بس ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا۔ اندر اندر سے سب بہت مرعوب ہوئے تھے۔ تبھی سلطانہ بیگم نے کہا۔

لگتا ہے آپ کے گھر کا رواج نہیں کہ لڑکی سامنے آئے۔ شاید ساری شرم سسرال والوں کے سامنے ہی دکھانی ہے مکھڑا چھپا کے۔۔

اس بات پہ رفعت بیگم اور حیات صاحب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور باسط نے غصے سے مٹھیا بھینچی تھیں۔ رفعت بیگم نے رساں سے جواب دیا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

شرم بچی میں الحمد للہ بہت ہے اچکا بیٹا بہتر بتا سکتا ہے شاید۔ دوسرا اس کی طبیعت نہیں ٹھیک وسام نے خود منع کیا تھا اسے بتانے سے۔

اتنے سیدھے جواب پہ سلطانہ بیگم نے تیوری چڑھائی تھی۔

جاؤ باسط بہن کو بلا کے لاؤ۔ حیات صاحب نے کہا تھا۔

اور پانچ منٹ بعد لڑنے کی کچھ آوازیں آئی تھی۔ باسط اور رابیل لڑتے ہوئے برآمد ہوئے تھے۔ وہ باسط کو ایسے نیند نے جگانے پہ خوب سنار ہی تھی کہ اچانک اسے بریک لگی تھی۔ ہال میں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر۔ تبھی اس کی نظر وسام پہ پڑی جو مسکرا رہا تھا تو ایک دم اسے سمجھ آیا کہ اتنی تیاریاں کیوں ہو رہی تھی۔ رابیل اس وقت جینز اور فرائ میں ملبوس تھی جو کہ اس کا سب سے ایزی ڈریس تھا۔ ساتھ سٹالر بھی گلے میں ڈالا تھا اور بالوں کا کچیر سے مقید کیا گیا تھا۔ آنکھوں اور چہرے کو دیکھ کر صاف ظاہر تھا کہ ابھی اتنی سکت نہیں ہے۔ کمزوری چہرے سے عیاں تھی۔

رابیل کو ایک دن احساس ہوا تھا تو اس کی نظر اپنے حلیہ پہ گئی تھی جو کہ کچھ خاص نہیں تھا لیکن۔ اب کیا ہو سکتا تھا وہ اندر آچکی تھی۔ تبھی دادا صاحب کو اندازہ ہوا تھا کہ ایک دم اس کے کیا احساسات ہو۔ گے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور سر پہ ہاتھ رکھا تھا کیونکہ اسے دیکھتے ہی وسام کے چہرے پہ جو رونق آئی تھی اس کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ یہی کے وسام کی بیلا۔۔۔۔۔

دادا صاحب نے اس کے سر پہ دست شفقت رکھتے ہوئے کہا تھا میری بیٹی۔ آؤ بیٹھو میرے پاس اور اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔ رابیل کی آنکھیں بھیگی تھی۔ اسے ددھیال سے کبھی ایسی اپنائیت نہیں ملی تھی۔ اور اس انداز پہ حیات صاحب اور رفعت کو بھی کافی سکون ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آخر سلطانہ بیگم بولی۔ بچی اتنا تیار ہو کے کہی جا رہی ہے کیا۔

اس بات پہ رابیل نے سراٹھایا تھا۔ یہ کپڑے اس کے ہزار پہنے گئے تھے۔

نہیں آنٹی میں تو گھر ہی ہوں میں نے کہاں جانا ہے۔

رابیل اس دورانے میں پہلی دفعہ بولی تھی۔

سلطانہ بیگم کے چہرے پہ کاٹ دار مسکراہٹ ابھری تھی۔ اور کہا۔ اچھا ایسے کپڑے تو ہمارے ہاں شادیوں پہ

بھی نہیں پہنتے اس لیے لگا۔

باتوں باتوں میں وہ اسے کافی کچھ جتا گئی تھی۔ لیکن بیچ میں وسام بولا۔ اس لئے تو وہاں کوئی رابیل نہیں ہے۔۔۔

اتنی سی بات پہ سب کو پتہ لگ گئے تھے۔ سب اور زمین اس بات پہ مسکرا اٹھی تھی۔ اس طرح باتوں باتوں میں

سلطانہ بیگم کافی کچھ پوچھتی رہی لیکن ان کا انداز بہت عجیب تھا۔ اس سب کے دوران دیوانہ وار اسے دیکھتا رہا تھا اور

یہی رابیل کی ہمت تھی۔

رابیل بیٹھے بیٹھے تھک چکی تھی یہ بات اس کے چہرے سے ظاہر تھی کہ اب اس کے لئے یہ مشکل ہے۔ تبھی

وسام نے کہا۔۔۔ بیلا اب آپ چلی جاؤ اور سو جاؤ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔

اس بات پہ رابیل اٹھی تھی کہ یکدم اسے چکر آیا تھا۔ وسام نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا تھا۔ پھر رفعت بیگم

آگے بڑھی تھی اور اسے واپس کمرے میں بھیج دیا۔

پھر سب نے کھانا کھایا تھا لیکن اس کے دوران بھی سلطانہ بیگم وسام کو گھورتی رہی تھی۔ اور سب نے یہ بات

محسوس کی۔ بلال کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔ اور سونے پہ سہاگہ یہ ہوا کہ جانے سے پہلے بھی وسام اوپر

رابیل سے ملنے گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اسے خیال رکھنے کی تلقین کی تھی۔

دادا صاحب نے بھی شگن کے طور پہ کافی روپے اس کے ہاتھ پہ رکھے تھے صدقہ دیا تھا اور کافی کچھ کے کر بھی آئے تھے۔ ٹھیک ڈیڑھ مہینہ بعد کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔

اور سلطانہ بیگم کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اڑ کو وسام جو گھر کے جائیں اور اسے خون سنائیں۔۔

خوب کھسیانے ہو کر وہ نکلے تھے اور بلال نے وسام کے کان میں کہا تھا بچو اب تو تیری پریڈ پکی۔ تبھی رابیل اور کھڑکی پہ آئی اور ان سے جاتے دیکھ ہاتھ سے خدا حافظ کا اشارہ کیا تھا۔ اور وسام نے اسے اندر جانے کا کہا تھا۔ یہ سب منظر آگ لگانے کو کافی تھے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جھلیا! جی نوں جی ہوندی اے

ہو ر محبت کیہ ہوندی اے؟؟

تیرا کھڑا دیکھ کے سوچاں

ایسی صورت وی ہوندی اے؟

عاشق نہ تے موتوں ڈردے

Posted On Kitab Nagri

نہ بلھاں تے سی ہوندی اے

ہر اک دل دی پریم کہانی

یار و سچی سی ہوندی اے

یار صفی ہُن میں کیہ دساں

آخر اُلفت کیہ ہوندی اے؟؟

رستے سارے تو سام مسل مسکراتا ہی آیا تھا لیکن وہاں موجود ہر نفس جانتا تھا کہ گھر جا کر کیا ہونے والا تھا۔
حویلی میں قدم رکھتے ہیں سامنے سلطانہ بیگم تن فن کرتی نظر آرہی تھیں۔ ایسے جیسے کسی نے جلتے انگاروں پہ کھڑا
کر دیا ہو اس طرح سے سکون برباد تھا۔ بلال تو انہی ایسے دیکھتا ہنستا ہوا واپس ہو لیا تھا لیکن جیسے ہی گیٹ سے باہر
قدم رکھا اپنا رکھا ہوا قہقہہ بلند کیا تھا۔ اور ادھر وہ سام بھی کھسیانا ہو کر اپنے کمرے میں جانے لگا تھا کہ سلطانہ بیگم
نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا تھا اور آواز دی۔۔۔

کسے شزا دے سلیم دیا جانشینا۔۔۔۔۔ ہو ر کوئی شود پنا رہ گیا سی؟ جیڑا اتھے ناما ریا ہوئے اتھے مار دے۔۔۔ سیا پازرا
شودا۔۔۔ کیویں ترسیاں وانگوں کڑی نو تک رہا سی۔ وی بغیر تا!! دو جا او میڈم وی آنکھوں آنکھوں بے محبت بنی
بیٹھی سی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

(شہزادے سلیم کے جانشین۔ اور کوئی حرکت رہ گئی تھی جو وہاں ناکی ہو۔ یہاں کر دو۔ کیسے ترسے ہوؤں کی طرح لڑکی کو گھور رہا تھا۔ بے غیرت۔)

سلطانہ بیگم نے آگ برساتے لہجے میں کہا تھا۔ جس پہ وسام نے ایک دم شکوہ کناں نگاہوں سے گھورا تھا اور کہا۔ بیوی ہے میری اسے نہیں گھورنا تو اور کسے گھوروں گا یہ بھی بتادیں۔۔۔

یہ کہتا وہ تو جاچکا تھا اور باقی مرد حضرات بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے لیکن سلطانہ بیگم کا غصہ گھر کے نوکروں اور سبیل زمین پہ اتر تھا۔ لیکن آج ان دونوں کو بالکل برا نہیں لگ رہا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں جانتی تھی کہ ان کی ساس اندر سے کتنا کڑھ رہی ہے۔ لیکن یہ تو وہ دونوں ہی جانتی تھی کہ اب اس بات کا بدلہ وہ کیسے لینے والی تھی۔

جیسے تیسے کرتے کرتے شادی کے دن قریب آرہے تھے۔ اور رانیل کو اب احساس ہو رہا تھا کہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ گھر یہ درو دیوار ایک دم سے انجان ہونے والے تھے یہ احساس اسے کھائے جا رہا تھا۔ گھر میں چلتے اسے ایک ایک کونے میں کئی کئی منظر ذہن میں آرہے تھے۔ اس کا بچپن جوانی۔ لڑائی جھگڑا پیار سب۔ ہر کونے سے وابستہ ایک ایک یاد اس کے دماغ میں فلم کی طرح چل رہی تھیں۔ یہ گھر اب اس کا نہیں ہو گا اب ریموٹ پر باسٹ سے لڑائی نہیں ہوگی۔ اب وہ بابا کے کپڑے پہن کر ان کی طرح کا فوٹو شوٹ نہیں کروا سکے گی۔ پورے گھر میں رفعت بیگم کی نکل اتارتے یہاں سے وہاں ان سے بچ کر بھاگنا بھی نہیں ہوگا۔ یہ سیٹیاں بھی کتنی پیاری ہوتی ہیں نا۔ گھر کی رونق سب کا دل لگائے رکھتی ہیں۔ ان کی چھوٹی چھوٹی شرارتوں سے دل لگا رہتا ہے لیکن جب یہ لاڈلیاں رخصت ہوتی ہیں تب اصل معنوں میں پتا لگتا ہے کہ کیا رخصت ہو رہا ہے۔ فقط ایک بیٹی رخصت نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہوتی اس کے ساتھ ساتھ اس کی ساری شرارتیں بھی جاتی ہیں وہ اپنے ساتھ وابستہ روئقیں بھی لے کر جاتی ہے۔
پیچھے رہ جاتا ہے تو بابا کی گڑیا کا بچپن اور اس کی یادیں۔۔۔۔۔

رائیل تو سب دل میں بسا رہی تھی لیکن رفعت بیگم!! وہ اپنے جگر پارے کو دیکھ کر اپنی نظروں میں قید کر رہی
تھیں۔ اب انکا دل کر رہا تھا سب ٹھہر جائے۔ ان کی گڑیا، اس کا انداز سب۔۔۔

کتنے بے بس ہوتے ہیں ناولدین!!! بچپن سے بیٹی کو پالتے ہیں اس کے ناز اٹھاتے ہیں اور پھر ایک دن آتا ہے
جب ان کی لاڈلورانی کو کوئی اور لے جاتا ہے۔ وہ ماں باپ جو بچپن سے اپنی گڑیا کو دیکھ کر مسکرانا سیکھتے ہیں ایک دن
وہی گڑیا کسی اور کے گھر کا تاج بن جاتی ہے۔ لیکن ستم ظریفی کی انتہا تو یہ ہے کہ اکثر لوگ وہ مقام دے ہی نہیں
پاتے اور بابا کی دلاریاں رل جاتی ہیں۔



سلطانہ بیگم بھی رائیل کی بری تیار کر رہی تھیں لیکن وہاں موجود ہر شخص نے دیکھا تھا کہ اس معاملے میں انہوں
نے کتنی زیادتی کی تھی۔ اس چیز کو دادا صاحب نے بھی محسوس کیا تھا۔ اور اس کا حل بھی وہ سوچ چکے تھے۔
دادا صاحب ایک سخت آدمی ضرور تھے لیکن وہ جانتے تھے کوئی جب اپنی بیٹی دیتا ہے تو وہ امانت ہوتی ہے۔ ان کی
بھی پوتیاں تھیں وہ کیسے کسی کا حق مارنے دیتے۔ وسام کی دادی عطیہ بیگم حیات تھی لیکن اپنے بڑے بیٹے اور بہو
کی یک لخت موت کے بعد حویلی کے ایک کمرے میں گوشہ نشینی اختیار کر چکی تھیں۔ ویران آنکھیں لئے اب ان
کا سارا طنطنہ ختم ہو چکا تھا نا کسی تقریب میں شرکت کرتی تھیں نا گھر کے کسی معاملے میں دخل تھا اور سلطانہ بیگم
نے بھی ان سے ایک سائیڈ پہ لگا دیا تھا۔ دادا صاحب نے عطیہ بیگم کے زیور رائیل کی بری میں رکھنے کے لئے لا کر

Posted On Kitab Nagri

سے نکلوا دیے تھے جس پہ سلطانہ بیگم سمیت ان کی تینوں بیٹیوں کی آنکھیں باہر کو نکلا آئی تھیں۔ لیکن اپنے کئے کی ہی سزا تھی اس لئے چار و ناچار خاموش ہو گئی تھی۔



رائیل کی بارات کا جوڑا آچکا تھا۔ جسے دیکھ کر رائیل کو یک دم رونا آیا تھا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ کسی کا استعمال شدہ جوڑا اسے بھیجا گیا تھا۔ اس نے وسام کو کال کی تو اسے اس بارے معلوم نہیں تھا لیکن۔ گھر پوچھنے پہ پتا چلا کہ یہ جوڑا فائزہ کا تھا جو زمین کو بھی پہنایا گیا تھا اور اب رائیل کی باری تھی۔

اس بات پہ رائیل کی آنکھوں میں۔ طیش ابھری تھی اور فوراً کال کاٹ دی۔۔۔ لیکن چند ساعتوں کے بعد کال کی اور کہنا شروع کیا۔۔۔

تو مسٹر وسام یہ ہیں وہ آسائشیں جو آپ مجھے دیں گے؟؟؟ اپنے بہن کا استعمال شدہ جوڑا ہاں۔ ایک بار ہی تو پہننا ہے رائیل! اب امی کو کیا کہوں میں ہاں۔

وسام نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔ جس پہ رائیل کو اور زیادہ غصہ آیا تھا۔ اوہ پھر تو تمہاری امی بھی آپا کی شادی کے کپڑے پہنیں گی اور باقی بھی پرانے ہے نا؟؟؟ کیونکہ ایک ہی دن تو ہے۔۔۔ سہی نا؟؟؟

دیکھو وسام خود بے شک تم لوگ پھٹنے ہوئے کپڑے پہن کے آؤ جا جو بھی میں یہ جوڑا نہیں پہنوں گی۔ ہمارے خاندان میں یہ نہیں ہوتا۔

رائیل نے قطعیت سے کہا تھا۔

رائیل زمین بھا بھی نے بھی یہی پہننا تھا۔ وسام نے ایک کمزور سی دلیل دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

تو یہ تم لوگوں کا خاندانی جوڑا ہے؟؟؟ پہنا لینا نازیہ سجدہ کو لیکن میں یہ نہیں پہنوں گی۔ رخصتی کروانی ہے تو دوسرا جوڑا بھیج دینا ورنہ انکار کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگے گا۔
یہ کہتے وہ کال کاٹ چکی تھی اور وسام اس نے بے بسی سے اپنے فون کو دیکھا تھا۔ اور پھر بلال کو کال ملائی تھی کیونکہ اس کے مسئلہ کا حل اور کسی کے پاس نہیں تھا۔۔

جیسے ہی رائیل نے فون رکھا تھارفت بیگم جو پیچھے کھڑی ان رہی تھیں۔ گویا ہوئی۔
کیا ضرورت تھی رائیل؟؟؟ اس سب کی ایک دن کی ہی تو بات ہے بیٹا ایسے چھوٹی چھوٹی پہ سسرال سے اختلاف نہیں کرتی میری جان۔۔۔۔۔
رائیل مسکرائی تھی اور کہا۔۔۔

امی آپ کی شادی جیسے بابا سے ہوئی تھی تب آپ بھاری بھر کم جوڑا نہیں پہن پائی تھیں نا۔۔۔ لیکن اس وقت کا جوڑا بھی آپ نے تبرک کی طرح سجا کر بلکل سنبھال کے رکھا ہے۔ یہ جوڑا پہلے بھی پہنا جا چکا ہے اور پھر شادی کے بعد دوبار اس کی آپ کو دے دیا جائے گا۔ شادی کا جوڑا تو یادگار ہوتا ہے نامی۔ ہر عورت سینت سینت کے رکھتی ہے۔ مجبوری ہو تو سمجھ آتا ہے لیکن یہ سب جچتا نہیں ہے۔ میں ان کے گاؤں کی کوئی لڑکی نہیں ہوں امی جو سہتی جاؤں اپنے حق کے لئے اب نہیں بولوں گی تو ہمیشہ چپ ہی رہ جاؤں گی۔۔۔
اس بات پہ رخت بیگم نے اپنی نادان بیٹی کو دیکھا تھا۔ جس کی باتیں تو بلکل ٹھیک تھیں لیکن سسرال میں یہ سب نہیں چلتا اس بات سے انجان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو رابیل!!! اب تمہیں اس گھر میں ایک عمر گزارنی ہے۔ اپنی ماں کے لئے اپنے شوہر کے لئے اپنا مقام بنانے کے لیے صبر کرنا۔۔ کیونکہ یہ ایک دودن کی بات نہیں ساری زندگی کی کہانی ہے۔ تمہاری ماں آج عزت سے بیٹھی ہے تو وہ خاموشی کی ہی وجہ سے ہے۔ تم بھی صبر کرنا۔۔۔

اور رابیل نے ماں کی اس نصیحت کو پلو سے باندھ لیا تھا۔

لیکن ہر جگہ صبر نہیں ہو سکتا یہ بات تو رفعت بیگم بھی بھول گئی تھیں کہ اپنی گڑیا کو صبر کی تلقین کرتے وہ نظر انداز کر گئی تھیں کہ صبر کی ایک حد ہوتی ہے۔ اسنے تو یاد ہی نہیں رہا کہ اسے کہتی کہ بیٹی جب حد سے بڑھ کر حق تلفی ہونے لگے تو بول پڑنا اور نہ یہ ظالم دنیا سانسوں کا حق بھی چھین لے گی۔۔۔



بلال وسام نے سامنے بیٹھا مسلسل ہنس رہا تھا اور اس کی حالت سے لطف اٹھا رہا تھا اور پھر کہا۔

دیکھ دل میں تو تجھے بھی معلوم ہے کہ آنٹی نے غلط کیا ہے۔ پھر یہ تکرار کیوں؟؟؟

بلال میں امی کی نافرمانی کر چکا ہوں پہلے ہی۔ اب میں تلافی کرنا چاہتا ہوں۔۔ بس اس لئے خاموش ہوں۔۔ اس

بات پہ بلال طنزیہ انداز میں ہنسا تھا اور کہا پھر اب؟؟؟

www.kitabnagri.com

اسے طلاق بھجوانی ہے تلافی کے طور پہ؟

اس بات پہ وسام تڑپ گیا تھا۔

اور کہا نہیں سانسیں ختم کرنی کیا۔ میں جوڑا ہی بھجواؤں گا اسے۔۔۔ اور یہ کہتے وہ جاچکا تھا اور بلال نے اس کی

پشت کو گھورا تھا۔ اور سوچا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مرد بھی کتنا عجیب ہوتا ہے ناساری زندگی یہی تعین نہیں کر پاتا کہ اسے کرنا کیا ہے۔ بیوی سے محبت کے وعدے کرنے والا ماں کے سامنے اس کی حق تلفی پہ ایک لفظ نہیں بول پاتا اور بیوی جب شکایت کرتی ہے تو شرمندہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں نے بیچ میں لٹو بن رکھا ہے لیکن یہ مرد کی اپنی وجہ سے ہے وہ پہلے بیوی کو آسمان پہ چڑھاتا ہے اور بڑے مان سے سب سے لڑ کر گھر لے کر آتا ہے اور پھر تلافیوں میں لگ جاتا ہے۔ لٹو تو وہ خود ہوانا۔



وسام نے ایک بوتیک پہ آن لائن جوڑے کا آرڈر دے دیا تھا۔ اور رائیل مطمئن تھی یا نہیں لیکن اب خاموش تھی۔ مہندی کی رات آچکی تھی۔ رائیل نے باقیوں کی طرح پیلا جوڑا نہیں پہنا تھا۔ اس نے نیلے اور شوخ گلابی رنگ کا ہلکے کام والا لہنگا پہنا تھا۔ اس کا حسن آج واقعی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا تھا۔ وہ ہنستی مسکراتی یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی۔ بچوں کی طرح کئی بار گول گھوم کر اپنا لہنگا گھومتا ہوا دیکھ چکی تھی۔ اور اسے دیکھ دیکھ کر حیات صاحب کی آنکھیں بار بار بھر رہی تھی۔ کبھی کسی کونے میں کبھی کسی میں چھپ کر اپنے آنسو صاف کر رہے تھے۔ باسط کا حال بھی یہی تھا۔ سب اپنی اپنی جگہ اداس بھی اور خوش بھی۔ لیکن ایک چیز جو مشترک تھی وہ یہ کہ سب رائیل کے لئے دعا گو تھے اس کی خوشیوں کے لئے اللہ کو پکار رہے تھے۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے اور رائیل چینج کر کے اب اپنی مہندی دیکھ رہی تھی رنگ بہت گہرا آیا تھا۔ اور ہاتھ پہ وسام کا نام چمک رہا تھا۔ تبھی حیات صاحب اندر آئے تھے۔ اور رائیل کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ پھر کہا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میری گڑیا!!! اب بڑی ہو گئی ہے کل رخصت ہو جائے گی۔ اب آفس سے آؤں گا تو باسط کی شکایتیں کون لگائے گا رابیل۔۔ بار بار کال کر کے آؤں کریم لانے کو کون بولے گا۔ کھانے کی میز پر بار بار اپنی پسند کی چیز نادیکھ کر منہ کون بنائے گا۔ اب میں بار بار چائے مانگوں گا تو کون کہے گا۔۔ بابا اتنی چائے ناپیا کریں یہ نشہ ہوتا ہے۔ یہ کہتے حیات صاحب نے اسے گلے سے لگایا تھا۔ اور رابیل ان کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی تھی۔

میری جان!!! تمہاری امی نے بہت کچھ سمجھایا ہو گا۔ میں بس اتنا ہی کہوں گا اپنے بابا کی شیرنی ہو تم... یہ یاد رکھنا۔ تبھی باسط اور رفعت بیگم آئے تھے جو سارا منظر دیکھ چکے تھے ان کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھی۔۔ تبھی باسط نے کہا اچھا ہے اب میں آزاد ہوں۔

آپ کیوں سینیٹی ہو رہے ہیں بابا۔

اور وہ رات سارے حیات خاندان کو دیکھ کر رہی تھی۔ جہاں کل سب اپنی لاڈلی کور رخصت کرنے کی ہمت جٹا رہے تھے۔

پھر باسط نے مشورہ دیا تھا کہ چلیں سب گول گپے کھا کے آتے ہیں۔ رفعت بیگم کے نانا کرنے پر بھی کسی نے نا سنی۔ اور سب نے ایک یادگار رات ساتھ گزاری۔

اگلادن پوری آب و تاب کے ساتھ آچکا تھا اور وہاں برات بھی نکل چکی تھی۔ وسام کے سب رشتے دار اکٹھے ہو چکے تھے اور ان میں وہ لڑکیاں بھی تھی جو خود وسام کی دلہن بننے کی خواہش رکھتی تھیں۔ سب ٹھنڈی آہیں

Posted On Kitab Nagri

بھرتے تیار ہو چکے تھے۔ عطیہ بیگم نے جانے سے ایک بار منع کیا تھا اور سلطانہ بیگم نے دوبارہ کہا بھی نہیں تھا۔
برات بہت شاندار تھی کہ پورا گاؤں اش اش کر رہا تھا۔
رائیل پارلر جانے لگی تھی اور سارا سامان اکٹھا کر رہی تھی۔ اور رفعت بیگم اس کا ایک ایک نقش حفظ کر رہی تھی۔
حیات صاحب نے فلیٹیز ہوٹل بک کروایا تھا۔ اور رخصتی بھی وہی سے ہونا قرار پائی تھی۔ رائیل نے گھر کی دہلیز
پار کرنے سے پہلے چاول پیچھے کو پھینکنے والی رسم کی تھی۔ اور سب سے ملی تھی سارا دھیال وہاں اکٹھا تھا نہھیال
سے کوئی نہیں آیا تھا۔ بلانے کے باوجود وہاں ایک گہری خاموشی تھی۔



چاند تاروں سے سچی اک کہکشاں تم کو ملے
تم جہاں جاؤ مقدّر مہرباں تم کو ملے
ہمسفر کا ساتھ اپنے جادواں تم کو ملے
بجلیوں سے دُور ہو وہ آشیاں تم کو ملے

آج بچپن کی سکھی سنگت سے ناتا توڑ کر
اپنے پیاروں کی رفاقت سے توجہ موڑ کر
اک نئی نسبت سے اپنی ہر تمنا جوڑ کر

Posted On Kitab Nagri

اپنے بابل کے بھرے گھر کو اکیلا چھوڑ کر

کہہ رہی ہو الوداع اشکوں بھری آنکھوں کے سنگ
لگ کے سینے رو رہی ہو بھائیوں بہنوں کے سنگ
لو تمہیں رخصت کیا اب ان کہے لفظوں کے سنگ
جاؤ تم مہماں سرا سے اپنے گھر خوشیوں کے سنگ

نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ رائیل کو اسٹیج پہ لایا گیا تو ہر آنکھ سے اس کی نظرات تیری تھیں۔ حسن تو خدا نے دیا تھا لیکن
دلہنا پاکیا ٹوٹ کے آیا تھا۔ وہی وسام کے امی لہنگا دیکھ کر حیران تھی کیونکہ انہوں نے تو یہ جوڑا نہیں بھیجا تھا۔
رائیل لال جوڑے کی۔ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی جیسے یہ رنگ اسی کے لئے بنا ہو۔ کاجل بھری آنکھیں وسام
پہ چھریاں چلا گئی تھیں۔ وہ جو پہلے ہی اس کا عاشق تھا اب اس روپ میں دیکھ دل و جان سے فریفتہ ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گلاب آنکھیں شراب آنکھیں،
یہی تو ہیں لا جواب آنکھیں

انہیں میں الفت انہیں میں نفرت
سوال آنکھیں عذاب آنکھیں

Posted On Kitab Nagri

کبھی نظر میں بلا کی شوخی
کبھی سراپا حجاب آنکھیں

کبھی چھپاتی ہیں راز دل کے
کبھی ہیں دل کی کتاب آنکھیں

کسی نے دیکھیں تو جھیل جیسی
کسی نے پائی شراب آنکھیں

وہ آئے تو لوگ مجھ سے بولے
حضور آنکھیں جناب آنکھیں

عجب تھا یہ گفتگو کا عالم
سوال کوئی جواب آنکھیں

یہ مست مست بے مثال آنکھیں
نشے سے ہر دم نڈھال آنکھیں



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اٹھیں تو ہوش و حواس چھینیں
گریں تو کر دیں کمال آنکھیں

کوئی ہے انکے کراہ کا طالب
کسی کا شوق وصال آنکھیں

نہ یوں جلیں نہ یوں ستائیں
کریں تو کچھ یہ خیال آنکھیں

ہیں جینے کا اک بہانہ یارو
یہ روح پرور جمال آنکھیں

دراز پلکیں وصال آنکھیں
مصور ی کا کمال آنکھیں



اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شراب رب نے حرام کر دی
مگر کیوں رکھی حلال آنکھیں

ہزاروں ان سے قتل ہوئے ہیں
خدا کے بندے سنبھال آنکھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں کا انتظام و انصرام دیکھ کر سب حیران تھے۔ ان کے گاؤں میں ایسی شادیاں کہاں ہوتی تھیں۔ بلاشبہ سات پشتیں یہ شادی یاد رکھنے والی تھیں۔

حیات صاحب کا دل تھا کہ وقت ٹھہر جائے ان کی گڑیا ان سے دور نا جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا نا جو ہم چاہیں وہ لازمی ہو۔ رخصتی کا وقت بھی آگیا تھا۔ رانیل سب سے گلے لگ کے روئی تھی کہ ہر کسی کی آنکھیں اشک بار ہو گئی تھیں۔ قرآن کے سائے میں اسے رخصت کر کے حیات صاحب وہی بیٹھ گئے جیسے کوئی اپنا سارا خزانہ کسی کو دے کر خالی ہوتا ہے۔

رانیل کی سسکیاں بھی کافی دیر گاڑی میں گونجتی رہی تھیں۔ تبھی فائزہ نے کہا بس کرو اب آگے آگے ہیں شادی کی بھی آگ لگی تھی اب نرے ڈھکوسلے۔۔۔

اس بات پہ رانیل کے دل پہ گھونسا پڑا تھا۔ وہی وسام بھی شرمندہ ہوا تھا۔ اود بلال جو گاڑی چلا رہا تھا اس کے ماتھے پہ غصے سے شکنیں ابھری تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اس ناول کے تمام جملہ حقوق کشف فاطمہ رائٹر اور ان کی ناولز آفیشل ٹیم کے پاس محفوظ ہیں ان کی مرضی کے بغیر کاپی پیسٹ کرنے والوں کی سخت کارروائی کی جائے گی پی۔ ڈی۔ ایف بنانے کے لے کشف فاطمہ رائٹر کی اجازت ضروری ہے)



محبت۔۔۔ قیس کا دامن
محبت۔۔۔ اشک لیلیٰ کے
محبت۔۔۔ ہیر کی آہیں
محبت۔۔۔ جوگ رانجھے کا
محبت۔۔۔ بحر و حشت کا
محبت۔۔۔ گرمی صحرا
محبت۔۔۔ موج دریا ہے
محبت۔۔۔ ہی طلاطم ہے
محبت۔۔۔ خوں رلاتی ہے
محبت۔۔۔ "میں" مٹاتی ہے
کسی کو۔۔۔ نوجوانی میں

Posted On Kitab Nagri

یہی۔۔۔ مجنوں بناتی ہے

محبت۔۔ شاعری سی ہے

جگر کے -- پیار جاتی ہے

محبت -- ہجر یوسف میں

بینائی۔۔ چھین لیتی ہے

رائیل کی سسکیاں تو اب تھم چکی تھیں لیکن بالکل خاموش اور سپاٹ انداز میں سر جھکائے بیٹھی تھی۔ محبت کی تکمیل تو ہو گئی تھی لیکن اب آزمائشوں کا وقت تھا یہ بات وہ دونوں جانتے تھے۔ وسام کے چہرے پہ محبت کو پا لینے کا سرور جگمگا رہا تھا۔ یہ سوچ ہی کتنی منفرد ہے ناکہ ہم نے اپنی محبت پہ دسترس پالی۔ ہمارا عشق ہمارا محرم بن کر ہمارے آنکھن میں چمکے گا اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔

000

جیسے ہی گاڑی ایک لمبے سفر کے بعد حویلی کے آگے رکی۔ رائیل نے اطراف کا جائزہ لیا تھا۔ ایک بہت بڑی حویلی جسے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ ایک پروقار عمارت جہاں کے رہنے والوں کے دل بہت سخت تھے۔ رائیل نے اپنا جی کڑا کیا تھا۔ وہ بابل کا دیس چھوڑے اب پیسا گاؤں سدھار چکی تھی اور اب سے ہر دن کا نیچہ چلنے کے مترادف تھا جہاں اسے سوچ سمجھ کر قدم رکھنا تھا جہاں توازن بگڑا وہاں اپنا ہی نقصان تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وسام گاڑی سے اتر اور رائیل کے لئے دروازہ کھولا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔ ہاتھ تھام کر اس۔ اشک گڑیا کو آگے لے کر گیا تھا۔ کیمرہ مین نے اس دلفریب منظر کو کیمرے کی آنکھ میں بند کیا تھا۔ سہج کرتے وسام کا ہاتھ تھامے رائیل حویلی کے دروازے تک آئی تھی۔

وہی نازیہ اور بہت سے اور کزنز راستہ روکے کھڑی تھیں۔ وسام نے آج دل کھول کے نیگ دیا تھا۔ اندر قدم رکھتے ہی رائیل کا دل زرد پتے کی مانند ایک سیکنڈ کو کانپا تھا۔ وسام نے اس کے ٹھنڈے پڑتے جسم کو محسوس کیا تھا۔ اور اپنے ہاتھ کی پکڑ مضبوط کر لی۔ اس تحفظ سے رائیل کو ایک حوصلہ سا ہوا تھا۔

ایک صوفے پہ رائیل کو وسام کے ساتھ بٹھانے کے بعد ایک فوٹو سیشن شروع ہوا تھا۔ اور وہاں موجود رشتہ داروں کی تعداد دیکھتے رائیل نے تھوک نگلا تھا۔ اس کی کمر درد سے تختہ ہو رہی تھی۔ لیکن خیر اب کیا کر سکتے تھے۔ بڑی آنٹیوں تک تو ٹھیک تھا لیکن وسام کی کزنز نے آکر جب تصویریں کھنچوائی تو رائیل تو کوفت سی ہوئی کیونکہ سب کی سب وسام کی سائیڈ آکر بیٹھ رہی تھیں۔ رائیل کو ایک دن جوش سا آیا تھا اور کہا۔۔

وسام جی!!!! آپ کو بلال بھائی بلارہے تھے نا۔۔ جائیں پھر۔۔

اور وسام اس بات پہ ہونفوں کی طرح اسے تک رہا تھا۔

کہ یہ کب ہوا۔ لیکن رائیل نے اسے ایک تنبیہ گھوری سے نوازا تھا۔ جسے سب نے ہی محسوس کیا تھا اور فوراً سے پہلے وسام اٹھ کر عورتوں کے بیچ سے باہر مردانے میں جا رہا تھا۔ کیوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کی نظروں کو سمجھ چکا تھا اور جانتا تھا کہ اگر اب ناراضگی ہو گئی تو پوری رات وہ اسے کمرے میں نہیں آنے دے گی۔ اس مئے رائیل کی بات ماننے میں ہی عافیت جانی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور وسام کی کزنز اپنا سامنہ لے کر رہ گئی تھیں۔ اور باقی عورتوں نے بھی نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔ اور ایک وسام کی خالہ بولی تھیں۔

ہانہ سلطانہ تیری نو تے بہوں ڈاڈی چوہراے۔۔

(سلطانہ تمہاری بہو تو بہت غصیلی اور چالاک ہے)

اس پہ رابیل کو تاؤ آیا تھا۔ ابھی وہ ان کی زبان مکمل نہیں سمجھتی تھی لیکن کچھ کچھ باتیں اور روپے سمجھ آتے تھے۔ اور رابیل نے کافی اونچی سرگوشی کی تھی۔

ہاں تیز ہوں تبھی تو آپ کی بیٹی کی منہ سے وسام کو نکال کے لے گئی۔

اس بات پہ جیسے ساری شریکوں کے چہرے کارنگ اڑ گیا تھا لیکن وہاں پرواہ ہی کسے تھی۔ تبھی دادا صاحب آئے تھے اور سب کی زبانوں کو قفل لگ گئے تھے۔

اور ساری کھیاں (کزنز) وہاں سے ہٹ گئی۔ دادا صاحب بھانپ چکے تھے کہ یہ لڑکی ان سب کے آگے ٹکنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آگے آئے اور رابیل کے سر سے کئی ہزاروں کے نوٹ وار کے نوکرانی کو دیے تھے۔ پھر جیب سے ایک ڈبہ نکالی تھی۔ وہ کھولی اس میں کڑے تھے جو دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتے تھے۔ اسے پہناتے ہوئے کہا۔

یہ تمہاری دادی ساس کے ہیں میں نے منہ دکھائی میں دیے تھے۔ اس نے کسی کو ہاتھ تک نالگانے دیا کبھی انہں لیکن اب یہ تمہارے ہیں اسے ان سب سے غرض نہیں لیکن ان کا حقدار بھی کوئی اس کے جیسا ہونا۔ اس بات پہ رابیل کی آنکھیں آنسوؤں سے جھلملائی تھیں۔

تبھی کسی نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

اماں جی اب کہاں ہیں آج نظر نہیں آئی؟

اس بات پہ رائیل حیران ہوئی تھی۔ اس نہیں پتا تھا کہ وسام کی دادی حیات ہیں۔ رائیل نے حیران نظروں سے دادا صاحب کو دیکھا تھا۔

انہوں نے کہا وہ اب عبادت کرتی ہیں اوپر جاتے پہلے کمرے میں ہوتی ہیں۔

ابھی وہ آگے جانے کیا کہتے رائیل اپنا بھاری لہنگا سنبھالتے اٹھی تھی اور اوپر کی جانب بڑھی تھی۔ دادا صاحب نے دیکھا جہاں وسام اوپر کھڑا تھا۔ دادا صاحب نے اسے داد دیتی نظروں سے نوازا تھا۔

وسام آگے بڑھا تھا اور ہاتھ تھام کر رائیل کی اوپر جانے میں مدد کی تھی۔ اور تبھی اس کے کان میں سرگوشی کی تھی

شکریہ



www.kitabnagri.com

رائیل دھیماسا مسکرائی تھی۔

کمرے کے باہر پہنچتے دستک دی تھی لیکن کوئی جواب موصول نہ ہوا تھا۔ پھر رائیل خود ہی اندر داخل ہوئی۔ ایک بوڑھا وجود ویران آنکھیں لیے دراز تھا۔ رائیل آگے بڑھی اور ان کے پیروں والی سائیڈ بیٹھ گئی۔ ان کے پیروں پہ اپنے لب رکھے تھے کہ تبھی میکینیکی انداز میں انہوں نے آنکھیں کھولی تھی۔ جسے دیکھ رائیل مسکرائی تھی اور کہا۔ وسام کی بیوی ہوں میں دادی۔۔۔ رائیل

Posted On Kitab Nagri

اس تعارف پہ عطیہ بیگم کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی اور مسکرا کر سر ہلایا تھا۔ یہ منظر دیکھ دادا صاحب اور وسام کی آنکھیں بھی بھیگی تھی ایک عرصے بعد عطیہ بیگم کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔ دادا صاحب نے وسام اور رابیل کو اپنے اس کے بعد اپنے کمرے میں بلایا تھا۔ اور رابیل کو کتنی ہی دیر محبت سے دیکھتے رہے اور کہا میری بیٹی ہو تم۔ اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہا۔

ایک عرصے بعد عطیہ مسکرائی ہے اس کا وہ رعب مسکراہٹ تو کہی جا کھوئی تھی بیٹے بہو کے بعد۔ پھر سلطانہ کا رویہ بھی دیکھ چکی تم۔۔۔۔۔ آج مجھے تم میں اپنی بیٹی نظر آئی۔۔

رابیل کے تو مانو دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔ اور وسام اس کا چہرہ بھی خوشی سے متمتار ہا تھا۔ اس کا انتخاب غلط ثابت نہیں ہوا تھا۔

کمرے میں آتے رابیل نے وسام کو باہر جانے کا کہا تھا اور وہ منہ بناتا باہر چلا گیا۔ اور اس کے کافی کزنز نے یہ منظر دیکھا تھا کہ تبھی اندر سے آواز آئی۔۔

اندرا جائیں وسام !!!

وہ اندر آیا تو یکدم اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔

وہ گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی۔ وسام ایک دم مسکرایا تھا۔ آگے بڑھ کر وسام نے آگے بڑھ کر گھونگھٹ اٹھانا چاہا تو فوراً وہ پیچھے کو ہوئی اور کہا۔ پہلے منہ دکھائی نکالیں۔ کہی ایسا نا ہونا کہ اس کے بعد آپ دیکھتے ہی رہ جائیں اور بھول جائیں۔

اس بات پہ وسام نے اپنا قہقہہ روکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور پھر جیب سے ایک نازک سے ڈبیا نکالی اس میں ایک لاکٹ تھا جس پہ سونے سے وسام اور رابیل کا نام بہت نفاست سے کندہ تھا۔

گھونگھٹ اٹھا کر دیکھا تو واقعی دیکھتا رہ گیا بلاشبہ اس سے خوبصورت دلہن وسام نے نہیں دیکھی تھی۔ آگے بڑھ کر اس کے گلے میں وہ لاکٹ ڈالا اور وہ شرم سے لال پیلی ہوئی تھی۔ وسام اس کے باس بیٹھے بنا کچھ بولے صرف اسے دیکھتا رہا تھا ایک لفظ بھی نابولا تھا صرف اتنا کہا تھا۔۔۔ پہلے کیوں نا آئی تم میری زندگی میں۔۔۔

جب بہت سارا دیکھ چکا تو کہا جاؤ چینیج کرو بہت تھک گئی ہوگی نا۔

لیکن وہ بھی رابیل تھی۔ فوراً ناک کو سکڑتے ہوئے کہا۔۔

انتانتیار ہوئی ہوں میں ایسے کیسے چینیج کر لوں۔۔

سیلفی لومیرے ساتھ چلو۔۔ یہ کہتے اس نے خود ہی وسام کا موبائل کھولا۔

اور پھر ڈھیروں تصویریں لیں تھیں۔ اور پھر اگلی فرمائش نازل ہوئی تھی۔ آئس کریم کھانی ہے۔ اب اس گاؤں

میں اس وقت آئس کریم سے کہاں سے لاتا وہ معصوم۔۔۔ لیکن اب لانی تو تھی۔ پھر بلال کو کال ملائی۔ اور بلال جو

ابھی کچھ دیر پہلے سویا تھا دبک کے اٹھا۔ نمبر دیکھ کر حیران ہوا اور کہا۔

پہلی ہی رات باہر نکال دیا کیا بھابھی نے؟

اس بات پہ وسام جو پہلے ہی بھرا ہوا تھا بولا۔

نکالا نہیں لیکن اب نکالے گی اگر آئس کریم نامی۔ بتا اب کہاں سے ملے گی۔

اس کی حالت پہ بلال نے قہقہہ لگایا تھا اور کہا بس بچو تیری بخشش پکی ہے۔ ایسے ہی ثابت قدم رہ۔

اور پھر پر سوچ انداز میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

گاؤں سے باہر ہوگی کوئی بیکری کھلی۔۔ لازمی وہاں سے لے آ۔۔ آدھا گھنٹا ہی لگے گا۔
وسام نے لمبی سانس لی تھی۔ جانے لگا تھا کہ وہ کھڑی ہو گئی اور کہائیں بھی جاؤں گی۔
وسام نے اوپر سے نیچے اس کا جائزہ لیا جواب تک لہنگے میں ہی تھی۔ اور پھر وہ دونوں آئس کریم کھانے گئے تھے یہ
منظر کئی آنکھوں نے دیکھا تھا۔



محبت واہموں کے جال میں جکڑے تو میں تتلی
محبت روشنی میں خاک ہو جائیے تو تم جگنو

محبت شاعری ہے تو میرے شعروں میں تم ٹھہرے
کوئی قصہ ہے تو کردار میں ہوں اور بس تم ہو

محبت گرسزا ہے درد کی شدت تمہی سے ہے
محبت گرد عا ہے تو میری ہر سانس تم سے ہے

محبت اشک ہے تو آنکھ میں ہر پل چمکتے ہو
محبت رشک ہے تو تم پہ وہ ہر وقت آتا ہے

Posted On Kitab Nagri

محبت جوگ ہے تو تم پیاتم ایک بس جوگی
محبت روگ ہے تو وہ میری نس نس میں بہتا ہے

سمندر میں ہوں تو تم ڈوبتا سورج ہو پانی میں
اگر پانی ہو تم میں تم میں رلتی ڈولتی ناؤ

اگر تم آسماں ہو تو تمہارا دن بھی میں شب بھی
اگر میں ہوں زمیں تو میرے سارے موسمیں تم

اگر تم ساتھ ہو تو زندگی آسودہ حالی ہے
اگر میں دور ہو جاؤں قحط ہے خشک سالی ہے

www.kitabnagri.com

○○

گھر آکر بھی کافی دیر تک باتیں کرتے رہے تھے اور پھر ایک دوسرے پہ محبت کی بارش کرتے نیند کے آغوش میں جاتے دونوں کو ہی دیر نہیں لگی تھی۔ بلاشبہ وہ رات وسام کی زندگی کی بہترین رات تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صبح دونوں ہی کچھ دیر سے اٹھے تھے نیچے گئے تو سب شاید انہی کے منتظر تھے۔ تبھی سلطانہ بیگم نے کہا ہم تو سوچ رہے تھے کہ خود ہی اکہ دیکھ لیں اب تک دونوں اٹھے نہیں لگتا ہے کل رات باہر سے نشہ کر کے آئے تھے۔ اس بات پہ دونوں سے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا تھا اور کسی سے بھی ملے بغیر رابیل پہلے وسام کے ساتھ عطیہ بیگم کے پاس گئی اور پھر دادا صاحب کے۔ اس کے بعد نیچے آئی تو سب بیٹھے تبھی سجدہ نے کہا ہم تو انتظار میں بیٹھے ہیں کہ بھابھی کے گھر سے ناشتہ آئے۔

اس بات پہ رابیل نے تیوری چڑھائی تھی اور کہا کہ۔ آپ کو پتا ہے لاہور کتنا دور ہی یہاں سے۔۔ پھر بھی یہ سب؟

ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی۔۔
بھابھی آپ کا ایک بھائی یہاں بھی ہے کیسے بھول گئیں آپ یہاں؟؟؟۔
بلال پیچھے ہاتھوں میں کئی شاپر لئے کھڑا تھا۔ اس خلوص پہ رابیل آنکھوں میں آنسو لئے مسکرا اٹھی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خود ہنگامہ آرا ہے یابد ہنگام محبت
کیونکر ہے مدت سے یار و تشنہ کام محبت

چاہ، خلوص، مروت، خدمت سارے روپ تمہارے

Posted On Kitab Nagri

دیکھو تو ہیں جگ میں کتنے تیرے نام محبت

خواہش اٹھنے لگتی ہے تو مر جاتی ہے فوراً
بول ہمارے پاس ہے کیا اب تیرا کام محبت

اک ہم ہیں اور ایک زمانہ آتش زن صدیوں سے
اور کرے گی تو ہم کو کتنا بد نام، محبت!

جو تھا، جتنا تھا، جیسا تھا قدموں میں رکھ چھوڑا
جانے کس لمحے پائے گی تو انجام، محبت



www.kitabnagri.com

جذبوں کی سچائی میں گرفت فرق ذرا آجائے
ایسے میں اکثر ہو جاتی ہے ناکام، محبت

تو تھی سادہ، کسلی جھلی، پھر کیوں بدلے چہرے؟
جواب زیادہ چھڑ ہمیں مت، اے مادام محبت!

Posted On Kitab Nagri

بس اک بار خلاصی ہو تو اس کے بعد کبھی پھر
بھولے سے بھی لیں گے نہ ہم تیرا نام محبت

اس سے بڑھ کر حیف نہیں اب میں تجھ پہ کر سکتا
آہ محبت، وائے محبت، بد فرجام محبت

زین ہمارے پاس متاعِ دردِ پیچی ہے، جس میں
اک بے سود اداسی ہے اور اک بے نام محبت

رائیل جو کہ پہلے ہی وسام کی محبت پاکہ خدا کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہی تھی اب ایک اور بھائی کا مان مل جانا اس
کے لئے غنیمت تھا۔ بلال کے آنے سے ساری برادری کے منہ بند ہو چکے تھے۔ اور وسام نے تشکر سے بلال کی
جانب دیکھا تھا۔ وسام کو ناز تھا کہ اس کا دوست ایسا ہے۔ بلال نے ان سب زخموں کو مند مل کر دیا تھا جو فاہد نے
دیے تھے۔

رائیل کے چہرے کی رونق دیکھ دیکھ کر وسام کا دل بھی چپک رہا تھا۔ دعوتِ ولیمہ ایک دن کے وقفے سے رکھی گئی
تھی تاکہ سب آرام کر لیں۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وسام اس کی زندگی میں اب ایک ایسا نمونہ آچکا تھا جس نے اب وسام جو آرام ندر دکرنا تھا۔ اس بات کا ادراک وسام کو جلد ہی ہونے والا تھا۔

00/00000000/000

وسام گہری نیند میں سو رہا تھا جب رائیل کمرے میں آئی۔ وسام کو سو یاد دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ ایک مسکراہٹ
رینگئی تھی۔ اور تبھی اس کے ذہن میں ایک خرافاتی آئیڈیا آیا۔ پہلے وسام کے پکی نیند میں ہونے کا یقین کیا اور پھر
اپنا میک اپ باکس اٹھالائی۔ اور پوری دلجمعی سے اپنا کام کرنے لگی۔ چاکلیٹ براؤن کلر کا گلیٹر وسام کی آنکھوں پہ
گرایا۔ کیونکہ برش کے استعمال سے اس کے جاگنے کا ڈر تھا۔ اس کے بعد باقی بھی گہرے رنگوں سے اپنی مصوری
کا شاہکار بنانے لگی۔ آنکھوں پہ موٹا لائنز ونگز کی صورت میں لگاتے ایک داد طلب مسکراہٹ اس کے چہرے پہ
تھی۔

تبھی دادا صاحب جو وسام سے کچھ حساب کتاب کا پوچھنے آئے تھے۔ اندر آئے تو دیکھا رائیل مختلف انداز میں وسام کی تصویریں لینے میں مشغول تھی۔ جب قریب گئے تو وسام کا چہرہ دیکھتے ایک ہنسی کا نوارہ تھا جو نکلا تھا۔ جس پہ رائیل فوراً چونکی تھی اور وسام بھی ایک دم اٹھا تھا۔ لیکن دادا صاحب اور رائیل زو معنی انداز میں اسے دیکھ رہے تھے۔ اور وسام نے انہیں شاکی نظروں سے دیکھا تھا۔

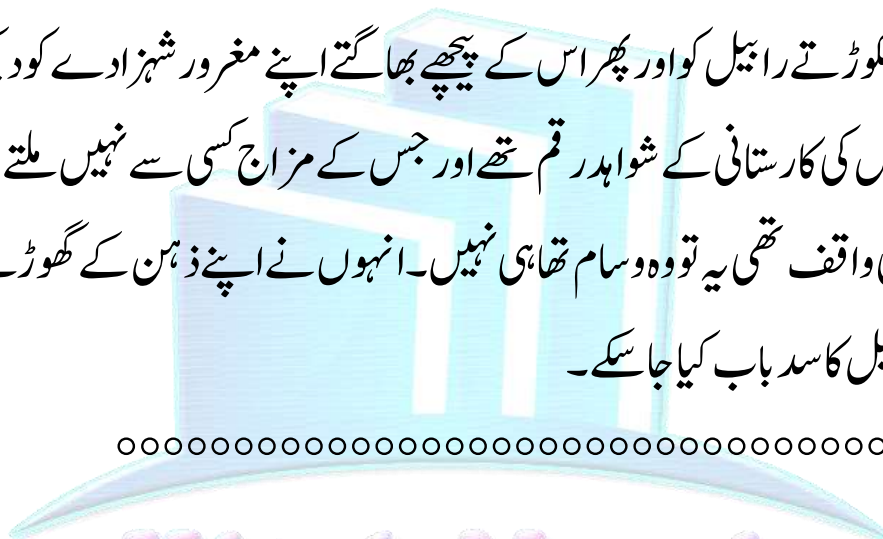
تبھی دادا صاحب قریب آئے اور کہا۔

"ہماری بیٹی تو بہت حسین نکلی ہمیں تو پتا کی نہیں تھا"

Posted On Kitab Nagri

وسام نے انہیں نا سمجھی سے دیکھا۔ اور پھر جب اپنی شکل شیشے میں دیکھی تو حیراں رہ گیا۔ وسام نے سب سے پہلے اپنے منہ پر بانی کے چھینٹے مارے لیکن سارا میک اپ پھر بھی نہیں اتر ا تھا۔ اور پھر وہ رابیل کے پیچھے بھاگا جو وسام کے ارادے بھانپتی پہلی ہی نیچے کودوڑ لگا چکی تھی۔ رابیل آگے اور وسام پیچھے پوری حویلی ان کی آوازوں سے چمک رہی تھی۔ زمین اور سبیل بھی اپنی پیاری کودیورانی کے آنے سے بہت خوش جو بالکل چہچہاتی چڑیا کی مانند تھی۔

سلطانہ بیگم نے ناک سکھڑتے رائیل کو اور پھر اس کے پیچھے بھاگتے اپنے مغرور شہزادے کو دیکھا تھا جس کے چہرے پہ اب بھی رائیل کی کارستانی کے شواہد رقم تھے اور جس کے مزاج کسی سے نہیں ملتے تھے۔ اس کے رعب سے پوری حویلی واقف تھی یہ تو وہ وسام تھا ہی نہیں۔ انہوں نے اپنے ذہن کے گھوڑے دوڑانا شروع کر دیے تھے تاکہ اس رائیل کا سدباب کیا جاسکے۔



www.kitabnagri.com

حیرتِ عشق سے نکلوں تو کہ ہر جاؤں میں
ایک صورت نظر آتی ہے جد ہر جاؤں میں

یہ بھی ممکن ہے کہ ہر سانس سزا ہو جائے
 ہو بھی سکتا ہے جدائی میں سنور جاؤں میں

Posted On Kitab Nagri

یوں مسلسل مجھے تکتے کی نہ عادت ڈالو
یہ نہ ہو آنکھ جو جھپکو تو بکھر جاؤں میں

کیا ترے دل پہ قیامت بھی بھلا ٹوٹے گی؟
گر تجھے دیکھ کے چپ چاپ گزر جاؤں میں

دیکھو انجام تو دینے ہیں امورِ دنیا
جی تو کرتا ہے ترے پاس ٹھہر جاؤں میں

تھام رکھا ہے جو تو نے تو سلامت ہے بدن
تو اگر ہاتھ چھڑا لے تو بکھر جاؤں میں

جس قدر بگڑا ہوا ہوں میں یہی سوچتا ہوں
کب ترے ہاتھ لگوں اور سُدھر جاؤں میں

کون ہے، بول مرا، میری اداسی! تجھ بن
تو بھی گر پاس نہ آئے تو کدھر جاؤں میں



Posted On Kitab Nagri

یہ مری عمر فقط چاہ میں تیری گزرے
مر نہ جاؤں جو ترے دل سے اتر جاؤں میں

وسام رائیل اب بھاگتے بھاگتے واپس کمرے میں اچکے تھے۔ رائیل نہیں لیکن وسام اب تھک چکا تھا اور گہرے سانس لیتے کہا۔

"بس اب سیز فائر کرو میں تھک گیا"

رائیل کا قہقہہ برآمد ہوا اور کہا۔

"اتنی جلدی تھک گئے گیا ابھی تو ایک عمر باقی ہے میرے پیچھے بھاگنے کو"

یہ کہتے اس کا دھیان ایک سیکنڈ کو بھٹکا تھا کہ وسام ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اسے قابو کر لیا۔

لیکن وہ بھی رائیل تھی اس سے پہلے کی وسام اور قریب آتا پاس پڑا پانی کا جگ وسام پہ انڈھیلا جا چکا تھا۔

اس پانی کی زد میں وہ دونوں آچکے تھے۔ اور پھر دونوں ایک دوسرے کا حلیہ دیکھتے ہنس رہے تھے۔ اور ان کے قہقہے دیکھتے دور کھڑی قسمت بھی مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ولیمہ کادن پوری آب و تاب سے نکل چکا تھا۔ پوری حویلی میں ہر طرف چہل پہل تھی۔ ولیمہ کا سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔ جو کہ بہت وسیع و عریض رقبہ پہ پھیلا ہوا تھا۔ حویلی اس طرز پہ بنائی گئی تھی کہ ہر کمرے کی کھڑکی لان کے کسی ناکسی حصے میں کھلتی تھی۔

رائیل نے آج کے لئے تیج اور گولڈن لہنگا لیا تھا۔ ہر چیز اور ہر رنگ اپنے حساب سے مکمل تھا اور اس کے حسن کو چار چاند لگا رہا تھا۔ وسام نے سفید شلوار قمیض اور ساتھ رائیل کے لہنگے کے حساب کے ساتھ ویسی ہی واسکٹ بنوائی تھی۔ ایک مکمل اور حسین جوڑا۔

آج کی دعوت میں پورا گاؤں اور سب دور نزدیک کے رشتے دار مدعو تھے۔ اس طرح رائیل کے پورے خاندان کو بھی بلایا گیا تھا۔ شام سات بجے مہمان آنا شروع ہو چکے تھے۔ رات کے وقت وہ حویلی نہایت شاندار لگ رہی تھی۔ رائیل کے سارے رشتے دار بھی آئے تھے۔ وہ جو اس بات پہ اعتراض کر رہے تھے کہ اتنی پڑھی لکھی لڑکی گاؤں میں بیاہ دی ان کا منہ یہ حویلی اور بخش داد کا جاہ و جلال دیکھ کر بند ہو چکا تھا۔ اس طرح وسام کے وہ رشتے دار جنکو شہر سے خالی ہاتھ بھولانے پہ مسئلہ تھا رائیل کا جہیز اور اس کے رشتے دار دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے۔ لیکن ایک چیز جو تھی اس کا فرق نمایاں تھا وسام کی اکثر ننھیالی رشتے دار کمزور جو کہ اس کی امیدوار بھی تھیں خوب صورت لگنے کے چکر میں اب اوور لگ رہی تھیں۔ اور باسط اور بلال دونوں ان نمونوں کو دیکھ کر لطف اٹھا رہے تھے۔ کئی ایک لڑکیاں ان کے بھی ارد گرد منڈلا رہی تھیں جن میں وسام کی بہن نازیہ بھی تھی۔

ابھی یہی سب جاری تھا وسام رائیل کا ہاتھ تھامے اس راہ داری سے آیا جو کہ خاص طور پہ دادا صاحب نے تاکید کر کے سجانے کا کہا تھا۔ سچی سنوری اور خوش رائیل کو دیکھ کر جیسے رفعت بیگم کے تمام خدشے دور ہو گئے تھے۔ وہ

Posted On Kitab Nagri

جو تب سے سلطانہ بیگم کے تیور دیکھ رہی تھیں اب بالکل مطمئن تھیں۔ حیات صاحب بھی بیٹی کو خوش دیکھ کر خوش تھے۔ دادا صاحب نے آج رات سب کے رکنے کا انتظام بھی حویلی میں ہی کیا تھا۔ کیونکہ رات کو ایسے راستوں سے واپس جانا تھوڑا مشکل تھا۔ باسط تو بلال کے ساتھ ہی رہا تھا اور پورا گاؤں دیکھا تھا۔ دادا صاحب، راحیل صاحب اور حیات صاحب کی آپس میں خوب جمی تھی۔ جب کہ رفعت بیگم رانیل سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھتی رہی تھیں تاکہ اپنے سب خدشوں کو دائمی نیند سلا سکیں۔ سلطانہ بیگم ان کی سیٹیاں اور باقی میکہ والے سب کے تیور کافی عجیب سے تھے جیسے ان کے حق پہ کسی نے قبضہ کیا ہو۔

سجّل اور نرمین دونوں کے خاندان والے بھی موجود تھے اور وہ دونوں جیسے کی ازلی سوتنوں کی طرح نہیں تھیں اس لئے وہ دونوں خاندان بہت اچھے سے آپس میں ملے تھے۔

باسط تو مسلسل وسام کو چھیڑتا ہی رہا تھا۔ اور رانیل کو بھی بار بار یہی بول کی تنگ کرتا رہا کہ اچھا ہوا تم گئی ہمارے گھر سے اب راشن دیر سے ختم ہو گا۔ اسی طرح کبھی کچھ تو کبھی کچھ۔

اسے رونق میلے میں وہ دن کیسے گزرے گیا۔ کسی کو پتا نہیں چلا کہ وہ سب اپنی پیاری کو ان لوگوں میں جب کی آنکھوں سے ہی خطرناک عظام جھلکتے تھے چھوڑ کر چلے گئے۔

میں گُن جو عشق کے گانے لگا ہوں

جنوں کا فیض اب پانے لگا ہوں

Posted On Kitab Nagri

بڑا مضبوط ہوں اندر سے لیکن
تمہیں دیکھا تو گھبرانے لگا ہوں

کسی کی یاد کے گھنگرو پہن کر
ابھی میں رقص فرمانے لگا ہوں

مجھے محسوس ہوتا جا رہا ہے
تمہیں تھوڑا سا یاد آنے لگا ہوں

ارے! اتنے خفا کیوں ہو رہے ہو
ابھی آیا تھا، بس جانے لگا ہوں

پرے ہٹ جا غم دنیا کہ اب میں
مکمل طیش میں آنے لگا ہوں

کسی روٹھے ہوئے کو پھر منانے
میں خود سے روٹھ کر جانے لگا ہوں



Posted On Kitab Nagri

مجھے کیوں چھوڑ کر جاتے نہیں ہو؟
تمہیں، لگتا ہے اس آنے لگا ہوں!

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

غموں! آؤ سواگت کے لیے سب
یہاں میں خود کو بلوانے لگا ہوں

سمجھ سے ماورا ہے عشق و الفت
یہی میں خود کو سمجھانے لگا ہوں

نگاہیں عرش کی جانب لگی ہیں
زمین کو وجد میں لانے لگا ہوں



وسام اس شرارتی حسینہ کو پائے جیسے دنیا کی تمام نعمتیں حاصل کر چکا تھا لیکن اس ماحول میں جہاں شریک اور بھی بہت سے حاسد نظریں مسلسل ان کی خوشیوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں۔
سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے اور اب دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ لیکن کچھ چیزیں جس سے رابیل کو کوفت تھی اور اس نے محسوس کی تھیں کہ جس کے بھی گھر دعوت ہوتی پوری کے پورے گھر کی ہوتی۔ وہ دونوں اب بالکل اکیلے کسی کے بھی گھر نہیں گئے تھے۔ وسام کی شادی شدہ بہن فائزہ بھی ہر وقت یہی دھمکی رہتی تھی اور اس کی بیٹی بھی۔ جب بھی رابیل اور وسام دن میں کمرے میں اکیلے ہوتے تھے وہ تیسرا وجود بنی کر وقت اپنے پاس اٹھوانے میں مصروف رہتی۔ رابیل کو اب معلوم ہوا تھا کہ سبیلہ بھی شادی شدہ ہی تھی اور اس کے دو عدد بیٹے بھی تھے لیکن وہ اپنی ساس کے ذمے ڈالے میکہ میں ہر وقت رعب جھاڑتی نظر آتی تھی۔ سبیل اور

Posted On Kitab Nagri

نرمین دونوں اس گھر کے سب سے بے ضرر وجود تھے۔ جو ڈھیروں نوکروں کے ہوتے ہوئے بھی ہر وقت کسی نا کسی کام میں لگی رہتی تھیں۔ عطیہ بیگم کی جو کی وسام کی دادی تھیں انہیں دانستہ طور پر ایک کونے میں لگا دیا گیا تھا۔ رائیل ایک دودنوں میں ہی اس گھر کی سیاست سمجھ چکی تھی۔ اور اس نے سلطانہ بیگم کو اپنی بہن سے بھی کہتے سنا تھا کہ تین چار مہینوں میں وسام کی شادی ان کی بیٹی سے بھی کر دیں گی۔

رائیل کو ادراک ہو گیا تھا کہ اس گھر میں اپنی ایک مستحکم جگہ بنانا کس قدر مشکل ہے جہاں پہلے ہی سوتن نام کی تلوار لٹکی ہو اور پہلے ہی دو بہویں کسمپرسی کی زندگی گزار رہی ہوں۔ لیکن رائیل نے فیصلہ کیا تھا کہ اسے ابھی اپنی زبان نہیں کھولنی اور جیسا چلتا ہے چلنے دینا ہے جب تک کے دوسری طرف سے کوئی سنگین قدم نا اٹھایا جائے۔ کیونکہ یہ تو طے تھا کہ اسے ویسی زندگی نہیں گزارنی تھی جیسی وہاں کی سب بہویں گزارے تھیں۔ رائیل اپنی شادی پہ آئے وسام کے باقی رشتے دار بھی دیکھ چکی تھی وہاں بھی سب بہوؤں کی اہمیت اس سے زیادہ نہیں تھی۔ اور کئی مردوں نے دودو شادیاں کی ہوئی تھیں۔

رائیل اس طرح کی زندگی نہیں چاہتی تھی۔ لیکن اس کی امی کی نصیحت تھی کہ رائیل خاموش رہنا۔ وسام بھی اسے سمجھا چکا تھا کہ وہ پورے خاندان کے خلاف گیا ہے اس لئے اب رائیل جو بھی تھوڑا سا صبر کرنا ہو گا اور کچھ قربانیاں دے کر سب کے دلوں میں اپنی جگہ بنانی ہو گی۔ وسام بھول گیا تھا کہ رائیل کو وہ یہاں لایا تھا۔ وہی سب کے دلوں میں اس کا مقام بنا سکتا تھا۔ ہمارے معاشرے کے بہت سے مرد یہی کرتے ہیں۔ پہلی من چاہی بیوی لاتے ہیں اور پھر اسے باقیوں کا دل جیتنے کے لئے انہی کے رحم و کرم پہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پھر وہ لڑکی یا تو وہ سب سہتے سہتے اپنا آپ مار دیتی ہیں یا پھر اپنی محبت کو چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ لیکن یہاں رائیل تھی۔ رائیل حیات اپنے بابا کی شیرنی۔ یہاں جو ہونے والا تھا نارائیل نے سوچا تھا اور نا کی کسی اور نے۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی تو دونوں پرندے محبت میں ڈھلے تھے اور آگے آنے والے واقعے سے انجان تھے۔۔۔

شام، دریا، ندی، کنارے، تم

مجھ کو لگتے ہو کتنے پیارے تم

اور اک ہم کہ بس تمہارے ہی

اور اک تم کہ بس ہمارے تم

کیوں مری آنکھ سن نہیں پائی

کیوں نہیں آنکھ سے پکارے تم

میں تمہیں بھول ہی نہیں پاتا

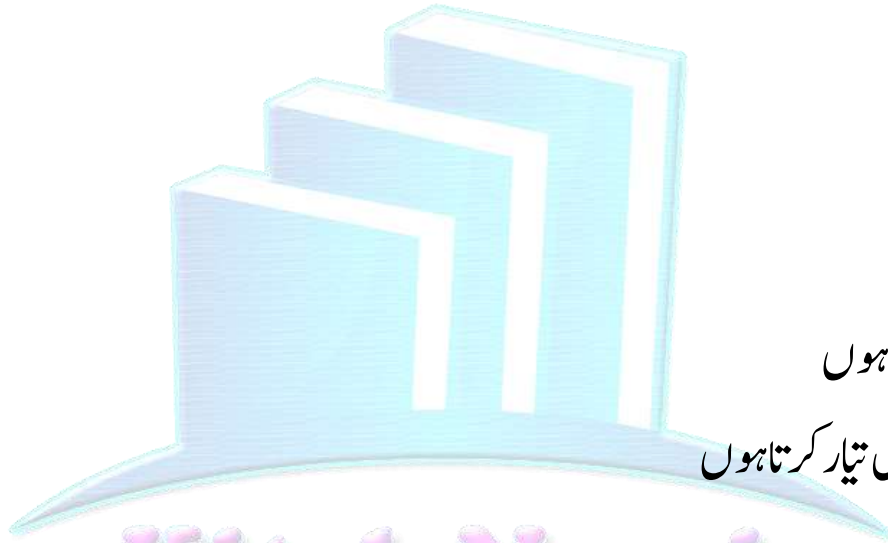


Posted On Kitab Nagri

ہو گئے یاد مجھ کو سارے تم

مجھ کو یو نہی حسین لگتے ہیں

چاندنی شب، اُداس تارے، تم



کبھی دو تو کبھی چار کرتا ہوں
میں محبت بھری غزلیں تیار کرتا ہوں

دنیا میں میرا کوئی دوست نہیں ہے
اسی لیے سبھی سے پیار کرتا ہوں

میرا یار مجھ سے بچھڑ گیا ہے
میں اسے یاد شام و سحر کرتا ہوں

Posted On Kitab Nagri

پیار میں کئی بار دھوکے ملے ہیں
نہ جانے یہ خطا کیوں بار بار کرتا ہوں

کون جانے وہ کس حال میں ہوگا
جس کی خاطر آنکھیں اشکبار کرتا ہوں

میرے دل کی نند اس تک ضرور پہنچے گی
جسے میں یاد بار بار کرتا ہوں

وہ ملے تو اسے فقط اتنا ہی کہنا
میں اسے پیار بے شمار کرتا ہوں



وسام کو پہلے لگتا تھا کہ شادی سے پہلے محبت کا جو چارم ہوتا ہے وہ شادی کے بعد ختم ہونے لگتا ہے لیکن اب اس پہ
آشکار ہو رہا تھا کہ یہ پری وش تو اسے خود سے جنون کی حد تک عشق کروانے کے لئے نازل ہوئی ہے۔ وہ بالکل
بچوں جیسی تھی اس ہر عادت ہر بات اور پھر ایک دم وہ اسے کسی گہری جھیل کی مانند لگتی تھی۔ اس کا ایک روپ
نہیں تھا۔ وہ ایک پل میں بچی ہوتی تھی جو اس سے لاڈاٹھواتی تھی دوسرے پل محبوبہ لگتی تھی جو اس کے ساتھ
پیار سے باتیں بھارتی تھی مناتی تھی اور تیسرے ہی لمحے ایک شکی بیوی کا روپ دھار لیتی تھی۔ وسام کی وارفتگی

Posted On Kitab Nagri

دیکھ سلطانہ بیگم نے بھی دماغ کے گھوڑے دوڑانا شروع کیا تھا۔ اور انہیں سارے معاملے کا یہی حل نظر آیا کہ رائیل بد ظن ہو کر جھگڑا کرے گی اور وسام اس کی نہیں سنے گا تو بس معاملہ ختم۔۔۔ انہوں نے خالی سوچا ہی نہیں تھا اس پہ عمل درآمد بھی کرنا شروع کر دیا تھا۔ رائیل کا جتنا بھی جہیز آیا تھا جب رائیل نے اسے سیٹ کرنے کی کوشش کی تو سلطانہ بیگم آڑے آگئیں تھیں۔



"وسام!!! یہ صوفہ ہٹائیں یہاں سے یہاں پر سنگھار میز آئے گا"

رائیل نے وسام کو ترتیب سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ والا فریج اس سائیڈ رکھنا ہے کونے میں اور پھر آپ نے میرے ساتھ سٹور روم میں انا ہے وہاں لہنگے وغیرہ پیٹی میں رکھنے ہیں اور یہ ڈنر سیٹ بھی"

رائیل نے کاموں کی ایک لمبی لسٹ بنا رکھی تھی جسے سب کرو سام چکرایا تھا۔

تبھی سلطانہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اور ایک طائرانہ نظر سے ہر چیز کا جائزہ لیا۔ اور پھر کہا۔

www.kitabnagri.com

"یہ کیا ہو رہا ہے بھلا؟"

اس بات پہ وسام تو خاموش رہا تھا لیکن رائیل بولی۔

"مما ہم سیٹنگ کر رہے ہیں پرانی والی کو ہٹا کر سب نیا"

اس کے جواب پہ سلطانہ بیگم نے تیوری چڑھائی اور کہا

"کس سے پوچھا تم نے؟"

Posted On Kitab Nagri

اب جھٹکارا نیل کو لگا تھا۔ وہ ان کے اندرونی معاملات میں بھی اپنی چلا رہی تھیں۔
فوراً کہا۔

"اس میں کسی اور سے پوچھنے والی کیا بات بھلا؟ میں اور وسام ہی ہیں ناجہاں مرضی کریں اب اپنے کمرے کے لئے بھی کسی غیر سے پوچھنا پڑے گا کیا؟"
رائیل نے کہتے کندھے اچکائے تھے۔

"یہ کے وسام تیری شہر سے آئی بیوی اب ہمیں غیر کہے گی"
ہائے میری ماڑی قسمت !!!

سلطانہ بیگم نے ٹھنڈے سانس بھرتے کہا تھا لیکن وسام نے اس بات کا کوئی بھی جواب نادیا۔ اور پھر کہا۔
"یہ فریج اٹھاؤ اور سٹور میں رکھو کچن میں جو ہے سب وہی استعمال کرتے ہیں یہ مہارانی بھی وہی کرے گی۔ میری بیٹیوں کے سسرال میں بھی الگ فریج نہیں ہے نابھوؤں کے کمروں میں۔ اور بی بی دروازے کی نیل اپنے لہنگے، بڑا والا سیٹ اور کنگن ادھر دو مجھے۔"
رائیل کو تو اس بات پہ پتنگے لگ چکے تھے۔
"کیوں دوں بھلا"

وسام اس سب صورتحال میں خاموش کھڑا تھا۔

"کیونکہ یہ سب اب نازیہ کی جہیز میں جائے گا تم نے کیا کرنا ہے"
اس بات پہ رائیل نے ایک نظر وسام کو دیکھا۔ وہ خاموش کھڑا تھا۔
پھر کہنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کسی کے کمرے میں نہیں ہے کیونکہ کسی کے جہیز میں نہیں گئی۔ مجھے جو جو دیا گیا ہے وہ میرے لئے ہے ناکہ کسی اور کے لئے۔ لہنگے زیور جب نازیہ کی شادی آئے گی دیکھیں جائیں گے ماما جو میرا ہے وہ میں کسی کو نہیں دے رہی"

"وسام اب آپ وہاں سے صوفہ اٹھائیں گے یا نہیں؟؟؟"

اپنی اختتام رائیل نے وسام کو سناتے ہوئے کیا تھا اور سلطانہ بیگم پیچ و تاب کھاتے کمرے سے چلی گئیں۔

ان کے جاتے ہی رائیل نے دروازہ بند کیا اور کہا۔

"مٹی کے مادھو ہو کیا تم؟"

"میرا زیور لیں یا کچھ بھی یا کوئی بھی زیادتی کو جائے ایسے ہی خاموش رہو گے کیا؟"

"یہ ہے وہ عزت محبت مان جو تم نے مجھے دینا تھا؟"

رائیل کے سوال پہ وسام نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"ماں ہیں یا وہ اب انہیں کیا کہوں کہ میری بیوی سے تمیز سے بات کریں اور ایسا سب؟ خود سوچو لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ پسند کی شادی کبھی کسی کی نہیں ہوئی یہاں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ بات سچ ہو کہ شادی کے بعد بیٹا بدل جاتا ہے"

وسام کی اس دلیل پہ رائیل نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔ اور کہا۔

"بلکل۔۔۔ ماں کچھ بھی کرے کچھ بھی ہو جائے بیٹا نہیں بدلنا چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے"

یہ کہتی وہ کمرے میں رکی نہیں تھی۔ اور پیچھے وسام کھڑا رہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل کا آج کل ایک ہی کام تھا وہ جب فارغ ہوتی عطیہ بیگم کے پاس جا کر بیٹھ جاتی ان کے بال بناتی تیل لگاتی اور جو وہی کئی باتیں کئے جاتی تھی۔ جس کے جواب میں اس جھلی کودیکھ عطیہ بیگم کروقت مسکراتی رہتی تھیں۔ اب بھی رائیل انہی کے پاس آگئی تھی اور وسام کی شکایتیں لگا رہی تھی اور عطیہ بیگم مسکرا کر سب سن رہی تھیں۔ وہ بھی اپنی بہو کو بہت اچھے سے جانتی تھیں اس لڑکی کا جینا حرام کرنے کے لیے وہ کس حد تک جاسکتی تھی سب پتا تھا۔ اور بس اسی وقت سے وہ ڈر بھی رہی تھیں کہ یہ پیاری سی لڑکی کہیں کوئی دائمی دکھ نالے بیٹھے۔

نرمین چاول بنا رہی تھی تبھی سبجل اس کے پاس آئی اور کہا۔

"امی نے تاریخ دہرائی شروع کر دی ہے نرمین"

اس کی آواز میں دکھ واضح تھا۔

"یاد ہے ہم سے بھی ایسے ہی سامان وغیرہ کیا تھا اور پھر صرف ابھی چیزیں سجدہ کودی تھی۔ باقی سامان یہاں

وہاں بانٹ دیا۔ میکہ جا کچھ بھی نہیں رہا پاس۔۔۔ اتنا کھاتے پیتے گھر کے کونے کے باوجود یہ"

"لیکن اب سامنے سبجل یا نرمین تھوڑی ہیں!! رائیل ہے اب دیکھو کیا ہوتا ہے اس نے اپنی ایک بھی چیز ہلانے

سے انکار کر دیا ہے"

نرمین نے ڈھارس بندھانے والا انداز میں کہا تھا۔

جسے سن کر سبجل ہلکا سا مسکرائی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

وسام نے یہ بات بلال کو بتائی تاکہ مشورہ لے سکے لیکن اب اسے دو گھنٹے کی جھاڑ پڑچکی تھی۔ بلال سلطانہ بیگم کے ہتھکنڈوں سے واقف تھا اس لئے وسام کی کوئی دلیل بھی سمجھ نہیں آتی تھی۔ اب بھی اسے ہزار باتیں سنا بناتا تھا اور وسام اب تک شرمندہ ہو رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ رابیل کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گا۔ یہ ارادہ کرتا وہ اٹھا تھا اور رابیل کو منانے چلا گیا تھا۔ اور رابیل سبیل اور زمین کے ساتھ بیٹھی پالک صاف کروا کر رہی تھی۔ پاس زلیخا صفائی کر رہی تھی نازیہ اور سنجیدہ کوئی ٹی وی ڈرامے دیکھ رہی تھیں۔ وسام آیا اور تختے پہ رابیل کے ساتھ بیٹھ گیا تھا لیکن رابیل نے اسے مسلسل نظر انداز کیا تھا۔ اس بات پہ سبیل زمین دونوں ہنسی تھی۔ اور ایک ہنکارا بھرا تھا۔ وسام تھوڑا سا نجل ہوا تھا لیکن پھر سوچا اپنی ہی بیوی ہے۔ یہ سوچتے ہی رابیل کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ کی میں پکڑی پالک کی ڈنڈی پر ات میں واپس رکھی۔ رابیل نے دوبارہ پکڑ لی اور پھر یہ کھیل دو تین بار ہوا۔ سبیل زمین کی مسکراہٹ گہری ہو رہی تھی جبکہ نازیہ سنجیدہ خار کھاتی نظروں سے گھور رہی تھیں۔ وسام نے کسی کی بھی نظروں کی پرواہ کئے بنا رابیل کو اٹھایا تھا اور کمرے کی جانب لے گیا۔ یہ منظر گھر کے سب نوکروں نے بھی دیکھا تھا۔ رابیل وسام کی بانہوں میں حیران پریشان تھی۔ کمرے میں جا کر اسے اتار اور دروازہ بند کیا۔ اور اس سے پہلے کے رابیل کچھ کہتی۔

www.kitabnagri.com

وسام اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ اور کان پکڑے نادام ساتھ۔

"سوری بیلا!!! میری جان اب نہیں ہو گا کبھی بلکل بھی نہیں لڑوں گا ناڈانٹوں گا جو کہوں گی وہ مانوں گا سب پکا"

اس کے اس طرح کرنے پہ رابیل نے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔ اور سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

پکامانو گے؟؟؟؟

وسام نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو ٹھیک ہے کل پورا گاؤں گھومنا ہے ٹریکٹر پہ بھی بیٹھنا ہے"

اس فرمائش پہ وسام نے گھورا تھا۔ کیونکہ یہاں کا ماحول ایسا نہیں تھا۔ لیکن خیر مرتا کیا نا کرتا کی مصداق ماننا پڑا تھا۔

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا اور وسام نے دادا صاحب سے اجازت بھی لے لی تھی۔ لیکن سلطانہ بیگم یہاں بھی

آڑے آئی تھیں اور کہا کہ "آج تک کوئی بھی لڑکی گاؤں گھومنے نہیں گئی یہ کیوں جائے گی"

اس اعتراض پہ دادا صاحب نے کہا

"آج تک نہیں گئی کیونکہ کسی نے کہا نہیں۔۔ جائیں سب جس جس نے جانا ہے"

سلطانہ بیگم نے اپنی بہن کی بیٹی عافیہ کو بھی بلا لیا تھا اور سب عورتیں گاؤں اور فصیلیں دیکھنے گئی تھیں۔

رائیل نے جینز ساتھ لانگ بلو کلر کافراک اور ویسا ہی حجاب کے رکھا تھا۔ وسام کے ساتھ پھر پورا اعتماد کے ساتھ

قدم سے قدم ملا کر چل رہی تھی۔ ہر چیز کا مزہ لے رہی تھی۔ کر کوئی گہری نگاہ سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کئی گاؤں کی

عورتوں سے بھی ملی تھی اور انہیں یہ لڑکی بخش داد حویلی کی باقی عورتوں کی طرح نخریلی نہیں لگی تھی۔ اور حد تو

تب ہوئی تھی جب وسام نے ٹریکٹر لانے کا کہا۔

اور پھر اس کے ساتھ رائیل بھی بیٹھ گئی۔ پورے گاؤں کے سامنے ایک اعتماد اور مان کے ساتھ اپنے محرم کے

روبرو بیٹھی تھی۔ رائیل نے بہت سی تصویریں بنائی تھیں۔ اور باقی سب نے بس اس کا منہ دیکھنا تھا۔ سلطانہ بیگم

اور ان کی بیٹیوں کی حالت دیکھ سب سے زیادہ لطف زمین اور سبیل نے اٹھایا تھا۔ اس اعتماد پہ رائیل وسام کی شکر

گزار تھی۔ اور وسام اسے خوش دیکھ کر نہال ہوا جا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرادل تیری محبت کی امانت ٹھہرا
میں ازل سے ہی تراحق وراثت ٹھہرا

پاؤں اٹھتے ہی نہیں ہیں کسی رستے کی طرف
میں بھٹکنے کو بھی مرہونِ قیادت ٹھہرا

تو بھٹکتا نہ پھرے، اس لئے جانے کب تک
میں دیالے کے سرِ عرصہ ظلمت ٹھہرا

تیرا میرا جو تعلق ہے، سمجھنے کا ہے
تیرا ہونا میرے ہونے کی وضاحت ٹھہرا

کچھ نہ کہہ کر بھی میں کہہ جاتا ہوں، جانے کیا کیا
میری خاموشی مراطرزِ خطابت ٹھہرا



Posted On Kitab Nagri

عشق بس ایک کرشمہ ہے، فسوں ہے، یوں ہے
یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں، یوں ہے، یوں ہے
جیسے کوئی دردِ دل پر ہوتا وہ کب سے

ایک سایہ نہ دروں ہے، نہ بروں ہے، یوں ہے
تم محبت میں کہاں سود و زیاں لے آئے

عشق کا نام خرد ہے نہ جنوں ہے، یوں ہے
اب تم آئے ہو میری جان تماشا کرنے

اب تو دریا میں تلاطم نہ سکوں ہے، یوں ہے
تو نے دیکھی ہی نہیں دشتِ وفا کی تصویر

نوکِ ہر خار پے اک قطرہٴ خوں ہے، یوں ہے

ناصرِ تجھ کو خبر کیا کہ محبت کیا ہے

روز آجاتا ہے سمجھاتا ہے یوں ہے، یوں ہے

شاعری تازہ زمانوں کی ہے معمارِ فراز

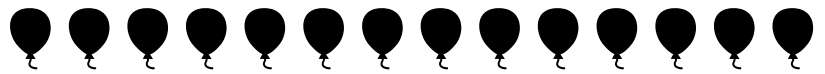
یہ بھی اک سلسلہٴ کن فیکوں ہے، یوں ہے



Posted On Kitab Nagri

آپ کی محبت آپ کو معتبر مانے اور آپ کو مان دے اس سے بڑھ کر کسی کی بھی خواہش نہیں ہوتی۔ ہمیں لگتا ہے جیسے ہم نے دنیا پالی۔ اور ایسا ہی رابیل کو بھی لگ رہا تھا۔ وسام جب اسے بیلا کہہ کر بلاتا تو اسے لگتا جیسے ہر شے بس اسی کا نام پکار رہی ہے۔ لیکن جہاں محبت ہو وہاں حاسدین بھی ہوتے ہیں۔

گھر آتے ہی سلطانہ بیگم نے دماغ کے گھوڑے دوڑانے شروع کیے تھے۔



رابیل صحن میں رکھے تختے پہ زمین کے ساتھ بیٹھی چاول چن رہی تھی۔ کہ پیچھے سے ایک پاٹ دار آواز نے اسے ایک سیکنڈ کو چونکا یا تھا۔

رابیل۔۔۔۔۔ زمین

(دونوں نے یک مشت پیچھے کودیکھا تھا)

"اور کتنی دیر باتیں بگھارنی ہیں ذرا یہ بھی بتادو۔ کام چور کہیں کی"

سلطانہ بیگم کی بات پہ زمین تو ہڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی لیکن رابیل اطمینان سے وہی بیٹھی رہی۔

لیکن اگلی بات پہ حیرانی کا جھٹکا زمین جو لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

"زمین تم بیٹھو آج تمہارے آرام کا دن ہے۔ آج کھانا تم نہیں بناؤ گی بلکہ تم تو باورچی خانے میں قدم بھی نہیں رکھو گی"

اب زمین بے چاری کو کہاں عادت تھی اس سب کی۔ وہ تو ہکا بکا کھڑی رہی کہ تبھی اگلا فرمان جاری ہوا۔

"جاؤ رابیل آج کا دوپہر کا کھانا تم بناؤ گی۔ چاول والا کچھ ساتھ بیٹھا اور ایک سالن بنا لینا بس باقی جو دل کرے اب

تم کب تک ہاتھ پے ہاتھ رکھ کر بیٹھو گی ہے نا"

Posted On Kitab Nagri

اس بات پہ رابیل نے انہیں دیکھا تھا جو طنزیہ ہنسی ہنس رہی تھیں۔ رابیل کو سمجھنے میں ذرا دیر نہیں لگی کہ وہ کرنا چاہ رہی ہیں۔

سب کے سامنے یہ ظاہر کہ اسے تو کچھ نہیں آتا اور اس کا کام خراب تاکہ سب کے سامنے نچا دکھا سکیں۔ اور یہ آخری کوشش بالکل بھی ناہوتی راہیل یہ بھی جانتی تھی۔ لیکن جو راہیل سوچ رہی تھی وہ تو کوئی نہیں جانتا تھا۔

رائیل کچن میں آئی اور سب چیزوں کا جائزہ لیا تھا۔ اور سب سے پہلے چاول اور گوشت نکالا تھا لیکن اس نے محسوس کیا کہ جو ملازمہ ساتھ مدد کے لیے سلطانہ بیگم نے کچن میں بھیجی تھی وہ بہت عجیب تھی اور ہر معاملے میں ٹانگ اڑا رہی تھی۔ رائیل نے چکن میرینیٹ کیا تھا اس میں بھی وہ اپنی مرضی کے مصالحے ڈال رہی تھی۔ یہ سب دیکھتے ہوئے رائیل ایک سیکنڈ میں بھانپ گئی تھی کہ اسے بھیج کے اتنی فراخ دلی کیوں دکھائی گئی تھی۔ بات سمجھ میں آتے ہی رائیل نے اس ملازمہ کو کچن سے روانہ کر دیا تھا۔ اور خود کام میں جت گئی تھی۔

000

www.kitabnagri.com

"امی جی"

سجیدہ نے سلطانہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"دو گھنٹے ہو گئے اب تک شہری کبوتری باہر نہیں آئی پتا نہیں کیا بنا رہی ہے"

اس بات پہ سلطانہ بیگم نے زوردار قہقہہ لگایا تھا اور کہا:

Posted On Kitab Nagri

"کچھ بنے گا تولائے گی نہ۔ پھیکے ڈھیلے چاول تیز مرچ کا سالن کچھ تو بنے گا ہی۔۔۔۔۔"

ابھی ان کی بات بچ میں ہی تھی کہ رابیل مسکراتی ہوئی کچن سے باہر نکلی تھی۔ اور نرمین کو سب کو بلانے کا کہہ کر واپس کچن میں۔ جا چکی تھی۔ اور پھر کھانا لگاتے ہوئے بھی مسلسل مسکرا دیں تھی۔

وہ لوگ جو اس اسے پھینکی بریانی بد مزہ کھیر تیز مرچ کے سالن کے امید رکھ رہے تھے۔ ان کی حالت تب دیکھنے والی تھی جب ڈش پر سے ڈھکن اٹھا۔ رابیل نے چائیز رائس، چکن منچورین اور براؤنیز بنائی تھیں۔

سلطانہ بیگم جو جب سے ٹھانے بیٹھی تھیں کہ خوب نکتہ چینی کریں گی اپنے سامنے یہ کھانے دیکھ حیران رہ گئی تھیں۔ اب وہ کیسے ان چیزوں پہ تجزیہ دیتیں جو وہ کھا ہی پہلی بار رہی تھیں۔ وسام جو کہ شہر میں رہنے کی وجہ سے ہر چیز سے آشنا تھا اور دادا صاحب بھی لیکن باقی عورتیں جن کا مینو بریانی سے لے کر بس نہاری تک تھا وہ کچھ تذبذب کا شکار تھیں۔

رابیل عطیہ بیگم کو بلانے گئی تھی کہ سلطانہ بیگم نے کہا۔

"اے لو میں تو منہ بنا کے بیٹھی تھی کہ بہو کھیر لائے گی پہلی پہلی بار کھانا ہے یہ تو سفید چاول لا کے رکھ دیے"

ان کے اس تجزیے پہ وسام زیر لب مسکرایا تھا۔ اور رابیل نے بھی داد طلب نظروں سے سب کی جانب دیکھا تھا۔ اور واقعی دل ہی دل میں سبجل اور نرمین دونوں ہی اسے داد دے رہی تھیں اور اپنا وقت یاد کر رہی تھیں جب پہلی بار انہوں نے کھانا بنایا تھا۔ تو سب نے ایک ایک چیز پہ تنقید کی تھی۔

لیکن اب سامنے رابیل تھی جو اپنے بابا کی شیرینی تھی۔ ابھی یہ لوگ اس سے ایک فیصد بھی واقف نہیں ہوئے تھے۔



Posted On Kitab Nagri

کمرے میں آتے رابیل نے کمرے تبدیل کیے اور اپنا حلیہ درست کیا تھا کہ تبھی وسام اندر آیا اور وہ جو اپنے بال سب لچھا رہی تھی اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔ رابیل زیر لب مسکرائی تھی۔ اور پھر اس کی طرف رخ کیا۔ وسام نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ میری بیوی کے ہاتھ میں جادو ہے۔ دادا صاحب تو حیران ہی رہ گئے تھے۔ اتنا ذائقہ مجھے تو لگ رہا ہے کسی ریسٹورنٹ سے آرڈر کیا تھا تم نے"

اتنی تعریف جس پہ رابیل خوشی سے شرمناک تھی اس کے آخر میں بات سن کر رابیل نے وسام کو گھورا تھا۔ اور اس کے پیٹ میں کہانی ماری اور دور ہوئی تھی۔

"حد ہو گئی وسام کچن میں کھڑی کھڑی میں پگھل گئی اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آرڈر کیا۔ میں بتا دوں کہ میں نے کورس کیا ہوا ہے کوکنگ کا۔ بہت کمال نہیں لیکن کھانا بنا لیتی ہوں اور یہ جو تین چیزیں بنائی بس یہی سب سے ابھی آتی تھیں۔ اور آپ آگے سے یہ بول رہے۔ کمال نہیں ہو گیا بھلا یہ۔ آپ کہیں یہ بات تاکہ باقی سب کو واقعی لگے حد ہے"

رابیل کو ناراض ہوتے دیکھ وسام نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا وہ جو ناراض سے بیڑ پہ بیٹھی تھی وسام اسے کے پاس زمین پہ دو زانوں بیٹھ گیا اور رابیل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"بیلا!! میری جان میں نے مذاق میں کہا ہے۔ دیکھو تعریف ہوئی ناکتنی ساری آپ کی۔ دادا صاحب نے انعام بھی دیا پھر یہ سب باتیں دل پہ کیوں لینی ہاں"

یہ کہتے وسام نے اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگایا تھا۔ اور رابیل اس پیار کو دیکھ مسکرا دی تھی لیکن کوئی تدبیر کرتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

کبھی جو خواب دیکھے تھے
انہیں تعبیر کرتے ہیں
کوئی رخصت ہوا تھا
لوٹ کر واپس نہیں آیا
جو باقی ہیں، وفاؤں سے
انہیں زنجیر کرتے ہیں



چلو پھر سے شرارت کر کے
خود کو آزماتے ہیں
چلو پھر سے نگاہوں میں
اسے تصویر کرتے ہیں
ہم اب تک کہہ نہیں پائے
کہ ہم کو بھی محبت ہے
چلو اظہار کرتے ہیں
چلو تحریر کرتے ہیں



Posted On Kitab Nagri

رائیل صحن میں بیٹھی زمین کے ساتھ لڈو کھیل رہی تھی جبکہ سچل صحن کے ایک کونے میں گرم کھولتا ہوا پانی لے کر بیٹھی مٹی کے تیل کے داغ اتار رہی تھی۔ جو کہ بالکل جم چکے تھے۔ تبھی نازیہ اندر آئی تو زمین کو ایسے رائیل کے ساتھ کھیلتے دیکھ تیوری چڑھائی تھی اور واپس سلطانہ بیگم کے کمرے میں گئی جہاں فائزہ اپنی ساس کی برائیاں کر رہی تھی۔

نازیہ نے جاتے ہی سلطانہ بیگم کو پکارا تھا اور کہا

"یہ گھٹیا لڑکی خود تو اپنی من مانی کر رہی ہے اور جو پہلی دوہیں انہیں بھی اوقات سے باہر کر رہی ہے۔ آئیں ذرا باہر"

اور سلطانہ بیگم نے جب باہر کا منظر دیکھا تو طیش سے ان کی آنکھیں باہر آگئی تھیں۔ غصے سے آگے بڑھی تھیں اور پھر زمین کو بالوں سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔ کوئی بھی اس افتاد کے لئے تیار نہیں تھا۔

"اتنی تیری اوقات ہاں۔ تو ہے کیا تجھے تو میں بتاتی ہوں"

ابھی وہ جانے کیا کرتیں کہ رائیل بیچ میں آئی تھی۔ اسے دھکا دیتے واپس زمین کی طرف آئی تھی لیکن دھکا اتنی زور کا تھا کہ رائیل اس پانی کی بالٹی پہ گری تھی جس میں گرم پانی تھا اور ایک زوردار چنچ تھی جس نے اندر کمرے میں بیٹھے حساب کتاب کرتے مردوں کو الرٹ کیا تھا۔

اور آگے کا منظر دیکھ وسام کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلی تھی۔ جہاں رائیل زمین پہ گری ہوئی تھی اور زمین کے بال سلطانہ بیگم کے ہاتھ میں تھے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ منظر دیکھ وسام کے تو پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی۔ تبھی دادا صاحب نے اپنی رعب دار آواز میں کہا۔
"کیا جہالت ہے یہ؟"

دادا صاحب کی آواز پہ سلطانہ بیگم کا ہاتھ رکا تھا۔ جو بھی تھا اس گھر میں اب بھی دادا صاحب کا حکم چلتا تھا۔
وسام آگے بڑھا تھا جہاں پہلے ہی سبیل راہیل کو اٹھا رہی تھی۔ وہ جو درد سے تڑپ رہی تھی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔ وسام نے اس کے بازو سے قمیض اوپر کی تو چھالے بن چکے تھے۔ سیدھا بازو کندھے سے لے کر کہنا تک زخمی تھا چھالوں کے ساتھ خون بھی رس رہا تھا۔

وسام نے ایک بھی لمحے کی تاخیر کیے بنا اسے اٹھایا تھا اور کمرے میں لے کر گیا اور دادا صاحب نے ڈاکٹر کو کال کی تھی اور جتنے غصے میں وہ تھے۔ ڈاکٹر پندرہ منٹ میں حویلی پہنچ گئی تھی۔

دادا صاحب مسلسل سلطانہ بیگم کو گھور رہے تھے لیکن خاموش تھے راہیل صاحب بھی طیش سے سلطانہ بیگم کو دیکھ رہے تھے جیسے نظروں ہی نظروں میں دھمکی دے رہے ہوں۔ فیض بالکل نارمل تھا اور اب کھیتوں پہ چکر لگانے کا چکا تھا۔ جبکہ وسام اس کی جان پہ بنی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر نے ان زخموں کا جائزہ لیا تھا۔ چھالے جن میں پانی پر چکا تھا ان سے پانی نکالا تھا اور پھر وہ چھالوں والی جلد اتاری تھی اس کے بعد زخم صاف کر کے دوائی لگانے تک وسام وہی سر پہ کھڑا رہا تھا۔ راہیل جو مسلسل درد کی شدت سے رو رہی تھی اس دردناک دورانیے میں اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔ اور اسے دیکھ وسام کا دل کٹ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ شکر تھا فوراً علاج میسر آ گیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر نے ایک ہفتے تک مکمل آرام کا کہا تھا کہ زخموں پہ بالکل پانی ناپڑے۔ بہت ساری دوائیاں اور ٹیوب لکھ کر دی تھی۔ ہر تین سے چار گھنٹے میں پیٹی بدلتی تھی اور بھی کئی ساری ہدایات جو کہ سب نے وہاں سنی تھیں۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی دادا صاحب نے سلطانہ بیگم کی جانب رخ کیا اور وہ غصہ جو تب سے دبائے کھڑے تھے اب ایک دم آگ کی صورت باہر آیا تھا۔
"کوئی خدا کا خوف ہے تجھے سلطانہ؟؟؟ اپنی بیٹیوں کے نصیبوں سے نہیں ڈرتی کیا ہاں۔ بچی کا حال دیکھا ہے۔ یہ پولیس کیس ہے ابھی پولیس آجائے تو تجھے کون بچائے گا۔ اب تیری بہت ہو گئی ہے۔ بڑا کر لیا برداشت بس۔۔۔۔۔ چل راحیل تین حرف بول اور فارغ کر اسے ورنہ تجھے عاق میں کروں گا۔"
دادا صاحب کی اس بات پہ سلطانہ بیگم تو جیسے امحواس کھو بیٹھی تھی آج تک جو بھی ہوا تھا کبھی اس بات تک نوبت نہیں آئی تھی وہی رابیل کو بیڈ پہ لیٹی خاموش بس جائزہ لے رہی تھی اور کچھ بہت گہرہ بھی سوچ رہی تھی اس نے دیکھا تھا کہ یہ عورت اب کیا درانی کرتی ہے۔
www.kitabnagri.com
تبھی سلطانہ بیگم دادا صاحب کے قدموں میں گری تھیں۔

"اباجی غلطی ہو گئی میں تو بس ہاتھ پکڑا تھا وہ خود گر گئی۔ اباجی غلطی ہو گئی۔۔"

سلطانہ بیگم تو اب منتوں پہ آگئی تھیں۔ دادا صاحب انہیں کراہت سے دیکھتے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔ اور وسام اس نے جا کر اپنی ماں کو اٹھایا اور کہا تھا کہ "دادا صاحب سے میں بات کروں گا امی انہیں یہ زیادتی نہیں کرنے دوں گا"

Posted On Kitab Nagri

اس بات پہ رابیل کے چہرے پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

سب کے کمرے سے باہر جاتے ہی وسام نے گہری سانس لی تھی اور رابیل کے پاس آیا۔ اور کہا۔

"زیادہ درد تو نہیں ہے میری جان؟"

یہ کہتے ابھی وہ اس کا ہاتھ پکڑا بھی نہیں تھا کہ رابیل نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا۔ اور تیز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"مجھے چھونے کی بھی کوشش مت کرنا وسام!!! جاؤ اور دادا صاحب سے بات کرو اور اپنی امی پہ ہوتا نادیدہ ظلم رکواؤ تمہیں اس بات سے مسئلہ نہیں ہونا چاہیے کہ مجھے درد ہے یا نہیں ہے یا جو بھی ہے کیونکہ ایک بزدل مرد کیا میرے درد کی مرہم بنے گا جو اپنی بیوی کے حق میں ایک لفظ نہیں بول سکتا اور میں تو اب بہت اچھے سے سوچ رہی ہوں کہ مجھے تمہارے ساتھ رہنا بھی ہے یا نہیں۔ میرے گھر والوں نے انسانوں کے گھر بیاہا تھا جانوروں کے نہیں۔ اور ایسے پیار کا کیا کرنا جو بند کمرے میں کو اور سب کے سامنے گیڈر بھبکی کی طرح ہوا میں اڑ جائے۔"

رابیل کے الفاظ تھے یا تھوڑا لیکن بات تو سچ تھی۔ وہ بات ختم کرتے ہی لیٹ چکی تھی۔ اور وسام کو گہری سوچ میں ڈال گئی تھی۔

اسے سوتا دیکھ وسام مسلسل اسی سوچ میں تھا کہ اگر رابیل نے اسے چھوڑ دیا تو وہ کیا کرے گا۔

مجھے تم سے یہ کہنا ہے

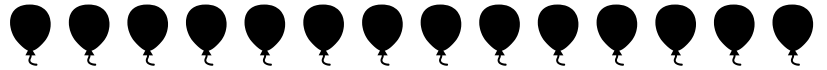
مجھے پرچھائیوں' تنہائیوں سے خوف آتا ہے

Posted On Kitab Nagri

مجھے تنہا نہیں کرنا ..
مجھے تم کو بتانا ہے.....!!
میری سوچوں کے جنگل میں
تمہارے نام کے جگنو مجھے رستہ دکھاتے ہیں
انہیں بجھنے نہیں دینا
مری نیندوں کے صحرا
میں تمہارے خواب کا سایہ
بہت ضروری ہے اسے گھٹنے نہیں دینا
یہ تم بھی جانتے ہو ناں.....!
مری ساری تمنائیں تمہارے بن ادھوری ہیں
مری بے ربط جملوں کو تمہی مصرعے بناتے ہو
مری سب شاعری.....تمہارے بن ادھوری ہے
مری تکمیل تم سے ہے مجھے آدھا نہیں کرنا ..
مجھے آدھی ' ادھوری زندگی سے خوف آتا ہے
کمی جیسی بھی ہو مجھ کو کمی سے خوف آتا ہے
مجھے تم سے یہ کہنا ہے !
کبھی ایسا نہیں کرنا
مجھے تنہا نہیں کرنا
مجھے پرچھائیوں ' تنہائیوں سے خوف آتا ہے
حقیقت آشنا میرے !

Posted On Kitab Nagri

کبھی ایسا نہیں کرنا
...مجھے تنہا نہیں کرنا



وسام نے سوچ سوچ کے تھک کر بلال کو فون ملا یا تھا۔ جہاں اس کی مشکلوں کا حل دستیاب تھا۔ اور بلال وہ تو اس کے بات سن کر ہتھاقا ہی رہ گیا تھا اور کہا۔

"وسام وہ لڑکی پورے ملک کے لوگوں کو مقابلے میں ہرا کر جیتی تھی وہ تجھ پہ مر گئی۔ تیرے عشق میں سب چھوڑ چھاڑ اپنا گھر، کیر رُ سب یہاں اس گاؤں میں آ گئی۔ اور صلہ کیا ملا؟؟؟ طنز، باتیں، دکھ، چوٹ، درد؟؟؟!"
افسوس ہے تجھ پہ!! تو اس کی حفاظت نا کر سکا۔ باقی دنیا سے کیا کرنی تو نے تو اپنے گھر میں ہی اسے لاوارث کی طرح رکھ چھوڑا ہے!! افسوس ہے وسام!!! اب وہ جو بھی کرے حق بجانب ہے"
بلال نے تو فون رکھ دیا تھا لیکن وسام اب پچھتا رہا تھا۔

ایک ایک لفظ سچ تھا یہ دونوں۔ بہن بھائی بولتے بہت کڑوا تھے۔

www.kitabnagri.com

دودن میں رائیل کی طبیعت کچھ حد تک سنبھل چکی تھی کہ اب وہ کم از کم بازو ہلا سکتی تھی لیکن وسام نے اسے ہتھیلی کے چھالے کی طرح رکھا تھا بلکہ خالی وسام نے ہی نہیں سب نے دادا صاحب سبیل نزمین عطیہ بیگم سب بہت خیال کر رہے تھے۔ سبیل نزمین تو ہر کچھ گھنٹے بعد خود اس کی پٹی بدل رہی تھیں جب وہ درد کی شدت سے روتی تو دونوں بہت حوصلہ دیتی تھیں۔ عطیہ بیگم خود سے کوئی لیپ بنا کر لائی تھیں جو کی ٹھنڈک دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بہت خوش آئیند بات تھی کیونکہ عرصے سے عطیہ بیگم نے تو جیسے اس گھر کی خوشی غمی میں حصہ لینا ہی چھوڑ دیا تھا۔ کچھ بھی ہو جاتا لیکن وہ اس ایک کمرے سے باہر نہیں آئی تھیں۔ لیکن اب رائیل کے لئے مختلف قسم کی چیزیں بنا رہی تھیں۔ اس لڑکی نے کچھ ہی دن میں ان کے دل کا پتھر توڑ دیا تھا۔ ابھی وہ گھر والوں سے نہیں بولتی تھیں نازیادہ بات کرتی تھیں لیکن وہ گوشہ نشینی جو انہوں نے اختیار کی ہوئی تھی اب وہ بھی نہیں۔ رہی تھی۔ دادا صاحب بھی دن میں کئی بار آکر رائیل کا حال احوال دریافت کرتے تھے اور سب کو سخت ہدایات دے رہے تھے۔ بچا و سام۔۔۔ تو وہ دو دن سے سویا نہیں تھا۔ رات میں رائیل جب جب سائیڈ بدلتی وہ ساتھ سہارا دیتا تھا۔ پہلی رات و سام سو رہا تھا اور رائیل نے نیند میں ہی جب رخ بدلنے کی کوشش کی تو وہ تڑپ کر رہ گئی تھی اور ایک چیخ نکلی تھی اور کتنی ہی دیر روتی رہی۔ تب سے و سام ٹھیک سے نہیں سویا تھا۔ اس کے نیچے ٹھیک سے تکیہ رکھتا لیکن پھر بھی جاگتا تھا کہ پھر سے وہی تکلیف ناہو۔ وہ ابھی بھی اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔ اور نا اس کی کسی پیار بھری بات کا جواب دے رہی تھی لیکن و سام اب بس اسے منانے کے لئے دن رات ایک کیے ہوئے تھا۔ رائیل کے گھر سے فون آیا تھا تو انہیں رائیل نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا اور بہت اچھے سے بات کی تھی تاکہ کوئی پریشان ناہو۔ لیکن جو وہ سوچ رہی تھی وہ تو کسی کے بھی ذہن میں نہیں تھا۔

دوپہر کا وقت تھا اور و سام صوفے پہ سو رہا تھا کیونکہ کافی دن سے وہ سو نہیں پایا تھا۔ رائیل نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جہاں پیار ہی پیار تھا۔ وہ کئی بار معافی مانگ چکا تھا۔ لیکن اسے احساس دلانا لازمی تھا آخر ایسا ساری زندگی تو نہیں چل سکتا تھا۔

آپ کا اعتبار کون کرے

روز کا انتظار کون کرے

Posted On Kitab Nagri

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمہیں شر مسار کون کرے

ہو جو اس چشم مست سے بے خود
پھر اسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی
جان تم پر نثار کون کرے

آفت روزگار جب تم ہو
شکوہ روزگار کون کرے

اپنی تسبیح رہنے دے زاہد
دانہ دانہ شمار کون کرے

ہجر میں زہر کھا کے مر جاؤں



Posted On Kitab Nagri

موت کا انتظار کون کرے

آنکھ ہے ترک زلف ہے صیاد
دیکھیں دل کا شکار کون کرے

وعدہ کرتے نہیں یہ کہتے ہیں
تجھ کو امیدوار کون کرے

داغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے



www.kitabnagri.com

دادا صاحب رائیل کا حال پوچھنے آئے تھے۔ وہ اب کافی بہتر تھی سب لوگ وہی موجود تھے۔ کہ رائیل نے کہا۔
"مجھے وسام سے علیحدگی چاہیے دادا صاحب"

اس بات پہ دادا صاحب کے مڑتے قدم پلٹے تھے اور وسام نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا وہ جواتنے دن سے
خاموش تھی وسام کو لگا تھا کہ وہ اسے منالے گا لیکن آج یہ بات۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل کی اس بات پہ سلطانہ بیگم کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری تھی جسے وسام اور رائیل نے نوٹ کیا تھا۔ ان کا مقصد تو یہی تھا۔

"کیوں؟؟ اتنا بڑا فیصلہ بیٹا"

دادا صاحب نے حیرانی سے کہا تھا۔

"دادا صاحب بات بھی تو بڑی ہے۔۔۔ یہاں یہ پہلی بار ہوا تو نہیں لگ رہا۔۔۔ سب نے ایکشن لیا کیونکہ چوٹ تھی زیادہ بس اور بات میری تھی لیکن نہیں بات میری نہیں زمین بھا بھی کی تھی۔ میں تو غلطی سے امی کی زد میں آ گئی۔ کسی نے بھا بھی سے پوچھا کی سر میں درد کم ہے یا نہیں ہے؟؟ جو خون تھا ہونٹ سے کسی نے وہ دیکھا؟؟؟ کیا اس گھر کی بہویں جانور ہیں؟؟ یا یہاں کے مکین جانور ہیں دادا صاحب؟ کب تک چلے گا یہ مار کھانا رونادھونا؟ یہاں تو کسی کا شوہر بھی اس کے حق میں نہیں بولتا۔ میں نہیں رہ سکتی اس جنجال پورے میں جہاں کسی کی بیٹی کی عزت ناہو۔ جہاں یہ روز کا کام ہو وہاں کوئی کیسے رہے؟ جہاں صرف اپکو اپنانے کے لیے شوہر بے تاب ہو اور اس کے بعد مٹی کا مادھو!!!!!"

رائیل کی بات ابھی جاری تھی وسام جو تب سے خاموش کھڑا تھا اس پاس آیا اور ہاتھ تھامتا تھا۔

"بیلا!!!! اب نہیں ہو گا یہ سب کسی کے بھی ساتھ... کسی کے بھی ساتھ نہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

رائیل نے شرمندہ سے وسام اور پھر سلطانہ بیگم جو دیکھا تھا جو کہ وسام کو قہر آلود نظروں سے گھور رہی تھیں۔ جو ان کا اچھا خاصا ہوتا ہوا کام خراب کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کسے کل کے وعدے پہ بہلا رہے ہو
ہمیں آج دکھ ہے کہ تم جارہے ہو

نظر آنے والے تو تھے ہی نہیں تم
مجھے ہر جگہ کیوں نظر آرہے ہو

نشہ مجھ سے پوچھے کوئی گفتگو کا
سمجھتا نہیں ہوں کہ کہہ کیا رہے ہو



بڑی دیر پچھتاؤ گے اب تو شاید
بڑی دیر کے بعد پچھتا رہے ہو

کرید و نہ پھر زخم پوچھو نہ کچھ بھی
کوئی دن تو تم بھی مسیحا رہے ہو

نہ ہو گی نہ شکوے کا موقع ملے گا

Posted On Kitab Nagri

ملاقات کا وعدہ فرما رہے ہو

یہی تو ہے راحیل منزل جنوں کی

پتا کھور ہے ہو خبر پار ہے ہو

سلطانہ بیگم کی ہر گھوری کو وسام مسلسل نظر انداز کئے ہوئے تھے یہ بات تو اچھی تھی لیکن جو تب سے خاموش تھا وہ اگے کچھ بولتا اس بات کی گارنٹی ابھی بھی نہیں ہوئی تھی۔

رائیل وسام کی بات کو اب بھی کوئی خاص متاثر کن جواب نہیں دیا تھا۔ اور خاموشی سے ہونٹ سی لئے تھے۔ اس کی گہری خاموشی وہ بھی سب کے درمیان۔۔۔ وسام کو سسکی محسوس ہوئی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے اس صورت پہ پیار آ گیا تھا۔

"بیلا!!! وعدہ کر رہا ہوں نا میں میری جان!!! وہ بھی آخری بار..... اب نہیں ہوگا"

"ٹھیک ہے" (رائیل نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔
www.kitabnagri.com

"اب اگر اس گھر میں کسی بھی بہو پر ہاتھ اٹھایا گیا تو تم یا تو مجھے اسی وقت طلاق دو گے یا یہاں سے لے کر الگ ہو جاؤ گے نہیں تو میں تمہیں بتائے بنا چکی جاؤں گی۔ ڈن ہے؟؟؟"

رائیل کی اس بات پہ سلطانہ بیگم نے اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔

"مان لیا سب!!! اب یہ ضد بس کرو۔۔۔۔۔"

ابھی بات بیچ میں تھی کہ سلطانہ بیگم بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"الگ ہو جاؤں گی؟؟ یہ دھمکی کسے لگا رہی ہے ماں باپ بھی مار ہی دیتے ہیں میں نے کچھ کہہ دیا تو اتنا رولا کیوں
ڈال دیا؟؟؟"

"امی جی!! ماں باپ نے کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا ہو گا اپنی بچی کو بے وجہ۔ آپ بھی تو اپنی کسی بیٹی جو نہیں مارتی
نا!!! کوئی جانور نہیں ہوتا جو ایسے مارے۔ اور نا میں اس ماحول میں رہ سکتی ہوں۔ یہ جب بھی ہو گا روکا تو ڈلے گا
نا"

رائیل کہاں خاموش رہنے والی تھی فوراً جواب دیا۔ آگے سلطانہ بیگم جانے کیا کہتی۔
کہ دادا صاحب نے کہا:

"جو بات ہو گئی اب وہ سب سن لیں ورنہ اب کی بار انجام کچھ اچھا نہیں ہو گا۔"



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں تو کس کو ستا کے لوٹ آئے
تم بہت دور جا کے لوٹ آئے

راہ ہموار پا کے لوٹ آئے
چلے اور لڑکھڑا کے لوٹ آئے

Posted On Kitab Nagri

سبھی شکوے بھلا کے لوٹ آئے
خود کو خود ہی منا کے لوٹ آئے

پینے والوں کا کیا ٹھکانا ہے
ڈگمگاڈمگا کے لوٹ آئے

کوئی دستار ہے کوئی دستار
سر پھرے سر جھکا کے لوٹ آئے

تنگ آ کے گئے تھے کس کس سے
تنگ کس کس سے آ کے لوٹ آئے

اتنے ڈنکے بچے تھے جانے کے
اس قدر چھپ چھپا کے لوٹ آئے

جو خدا بن گئے تھے ہجراں میں
تو وہ بندے خدا کے لوٹ آئے



Posted On Kitab Nagri

زخم ایسے بھی کیا ضروری تھے
ٹھوکریں کیوں نہ کھا کے لوٹ آئے

ساتھ چل لیتے دو قدم راہیلؔ
تم تو رستہ بتا کے لوٹ آئے

وسام راہیل کو مسلسل خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ جو تب سے فون پہ کوئی ٹیکسی فلم دیکھ رہی تھی لیکن اس کا دھیان
وسام کی ہی طرف تھا۔ لیکن پھر بھی اسے مسلسل اسے نظر انداز کر رہی تھی۔
بالآخر کمرے میں چھائی اس خاموشی سے تنگ آکر وسام اٹھا تھا اور راہیل کے پاس جا کر بیڈ پے بیڈ گیا۔ لیکن
راہیل نے تب بھی اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔
وسام نے اس ناراض حسن کو دیکھا تھا۔

www.kitabnagri.com

مجھ سے ناراض ہو تو ہو جاؤ
خود سے لیکن خفا خفا نہ رہو
مجھ سے تم دور جاؤ تو جاؤ
آپ اپنے سے تم جدا نہ رہو

Posted On Kitab Nagri

مجھ پہ چاہے یقیں کرو نہ کرو
تم کو خود پر مگر یقین رہے
سر پہ ہو آسمان یا کہ نہ ہو
پیر کے نیچے یہ زمین رہے

مجھ کو تم بے وفا کہو تو کہو
تم مگر خود سے بے وفانہ رہو

آؤ اک بات میں کہوں تم سے
جانے پھر کوئی یہ کہے نہ کہے
تم کو اپنی تلاش کرنی ہے
ہمسفر کوئی بھی رہے نہ رہے

تم کو اپنے سہارے جینا ہے
ڈھونڈتی کوئی آسرا نہ رہو

مجھ سے ناراض ہو تو ہو جاؤ



Posted On Kitab Nagri

خود سے لیکن خفا خفا نہ رہو
مجھ سے تم دور جاؤ تو جاؤ
آپ اپنے سے تم جدا نہ رہو

وسام نے رائیل کا ہاتھ پکڑا تھا اور پھر چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا۔ پھر اس کے قریب ہو کر اسے آہستگی سے اپنے سینے سے لگایا اور دھیمے سے کہا تھا۔
"بیلا بس کرو لڑائی میری جان!"

اور وہ جو تب سے خود کو پتھر کئے بیٹھی تھی اب اور کتنے دن ناراض رہتی۔ وہی پگھل گئی۔
کچھ آنسو وسام کے سینے میں پیوست ہوئے تھے۔ وسام نے نرمی سے آنسو صاف کئے اور اسے اپنے ساتھ لگائے رکھا تھا۔ یہ رات ان کے ملن کی رات تھی۔

جب آمدنیند کی مرگان کو بھاری کرے ہے۔۔
وہ کر کے نیم وا آنکھیں اداکاری کرے ہے
www.kitabnagri.com

ترے بارے میں خاص وعام کی رائے یہی ہے
پرانی چھوڑ دیوے ہے نئی یاری کرے ہے

دل۔ عشاق پر اس کی ذرا سی دلربائی

Posted On Kitab Nagri

کرے ہے کام جو ایندھن پہ چنگاری کرے ہے

جو سچ پوچھو نہیں بنتی طبیبوں سے شکایت
کمی بیشی اگر نسخے میں پنساری کرے ہے

وہ اس انداز سے دیوے ہے جنبش پیرہن کو
ہو امیں اس کی خوشبو اور گلکاری کرے ہے

وہ پاپی ہم سے تھوڑی دیر تو نظریں ملاوے
پتہ چل جاوے گا پھر کون فنکاری کرے ہے



www.kitabnagri.com

پپ
نکلتا ہوں میں مثلِ تعزیہ جب غم سجا کر
گلی کو چوں میں ویرانی عزاداری کرے ہے

حسن ناراض یاروں کو بھلا کیسے بتاویں

محبت بھول جانے والی بیماری کرے ہے



Posted On Kitab Nagri

اس دن کے بعد سے حویلی میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔ بہت کچھ نیا آ گیا تھا۔

رائیل اور وسام کی محبت کو جیسے چار چاند لگ گئے تھے۔ سبیل زمین بھی خوش تھی کیونکہ اب ان دونوں کے حالات میں بھی بہتری رائیل کی وجہ سے آئی تھی۔ حویلی کے باہر سے عورتوں کو اندر آنے اور کوئی بھی مدد لینے کی رسائی ملی تھی اور بھی بہت کچھ۔ لیکن سلطانہ بیگم اور ان کی بیٹیوں کی سلطنت اب کمزور پڑ گئی تھی۔ اور ان کی بہن بھی رشتے کے لئے پرزور تھیں۔ سلطانہ بیگم نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے شروع کئے تھے لیکن کوئی موقع نہیں مل رہا تھا۔ اسے دوران وسام کی سالگرہ قریب تھی رائیل نے کچھ اچھا کرنے کا سوچا تھا لیکن قسمت کبھی کبھی ہو کر جاتی ہے جو ہمارے وہم و گماں میں بھی نہیں ہوتا۔ قسمت کا سکا جب چلتا ہے تو اچھے اچھے چالبازوں کو انہی کی دھن پہ نہ چا دیتا ہے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

تین دن بعد وسام کی سالگرہ تھی اور رابیل نے بہت کچھ سوچا تھا۔ بہت کچھ اس کے ذہن میں تھا جو اسے کرنا تھا تاکہ ان کی شادی کے بعد یہ پہلا موقع جو تھا اسے یادگار بنا سکے۔ لیکن قدرت نے اس کے لئے کچھ ایک منصوبہ بنا رکھا تھا جو رابیل کی ساری پلیننگ پہ بھاری تھا۔

سجّل صبح سے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی اور سلطانہ بیگم قہر سے لال پیلی ہو رہی تھیں۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے چٹیا سے پکڑ کر باہر نکالتیں لیکن اب وسام نے ان کے ہاتھ باندھ دیے تھے۔ وہ کسی بھی بہو کے ساتھ سختی سے بولتیں تو وہ فوراً روک دیتا۔ وہ اب وسام کو اور اپنے خلاف نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ اس لئے کسی مناسب وقت کا انتظار کرنے لگی تھیں جب وہ رابیل کا پتا صاف کر سکیں۔

صبح میں انہیں مسلسل بکر کا ٹاڈیکھ رابیل کو اپنی ہنسی روکنا مشکل لگا تھا اور پھر اس نے سجّل کے کمرے کی طرف رخ کیا تھا۔

سجّل بیڈ پہ دراز تھی اس کے معدے میں درد تھا وہ بھی دو دن سے اور سلطانہ بیگم نے کہا تھا پودینے کا پانی پیو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے وہ کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی... اُٹھیں آپ ابھی فوراً ڈاکٹر کے پاس جانا ہے"

رائیل نے کمرے میں وارد ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"رائیل میں ٹھیک ہوں پودینے کا پانی پی۔۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کہ رائیل نے بات کاٹی اور کہا۔

"بھاڑ میں گیا یہ پودینے کا پانی دو دن کو نسا کوئی اثر ہوا ہے اب اٹھیں ورنہ اگلے لمحے دادا صاحب یہاں ہوں گے"

رائیل کے لہجے میں ایک حکم تھا۔ تبھی سب کو اٹھنا پڑا۔ لیکن ایک معمولی سا احتجاج کیا تھا۔

"امی کو پتالگانا دیکھنا تم"

اس بات پہ رائیل مسکرائی تھی۔

"میں ہی دیکھوں گی آپ فکرنا کریں چلیں اب"

اور پھر وہ اسے ساتھ لئے ڈرائیور کے ساتھ ہو اسپتال جا چکی تھی تب سلطانہ بیگم کو معلوم ہوا تھا اور پھر وہ بس پیچ و

تاب کھاتی رہ گئیں۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی رائیل نے وسام کو میسج کیا تھا۔

"جان! میں سب بھابھی کو لے کر ہو اسپتال جا رہی ہوں شہر والے۔ ڈرائیور کے ساتھ ہی۔ ان کی طبیعت نہیں

ٹھیک آپ امی کو سنبھال لینا اوکے"

اور وسام کا جواب بھی فوراً موصول ہوا تھا

"اوکے ے ے ے تھینک یو"

Posted On Kitab Nagri

وسام کو افسوس بھی ہوا تھا اس کا بھائی کیسے دو عورتوں کی زندگی کو تباہ کر رہا تھا کہ انہیں اپنا علاج کروانے کی بھی آزادی نہیں تھی۔

ڈاکٹر نے سبیل کا مکمل چیک اپ کیا تھا۔ اور پھر کئی دوائیاں لکھ کر دی تھیں۔
اسے معمولی سامعدے کا انفیکشن تھا جو کہ وقت پر علاج نہ ملنے کی وجہ سے بڑھ گیا تھا۔
رائیل دوائیوں کی لسٹ پکڑتے کھڑی ہوئی تھی کہ یک دم اس کا سر گھوما تھا اور زوروں سے چکرائی تھی۔
ڈاکٹر نے اسے سہارا دے کر بٹھایا تھا اور پانی کا گلاس دیا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔ سبیل بھی پریشان سی ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر جس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی اس نے بغور رائیل کا چہرہ دیکھا تھا۔ اور پھر جب رائیل اٹھنے لگی تو اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی رکو بیٹی کچھ ٹیسٹ کرنے ہیں تمہارے"
اور اس کے بعد جو بات ڈاکٹر نے بتائی تھی رائیل ہل کر رہ گئی تھی۔
www.kitabnagri.com

سارا راستہ رائیل ڈاکٹر کی بات کو ہی سوچتے ہوئے گئی تھی۔ وہ امید سے تھی اور خود اسی بات سے انجان تھی۔ یہ کیفیت اس کے لئے بالکل انوکھی سی تھی۔ بالکل نیا احساس کے اب اس کی کھوکھ بھی ایک نئی زندگی کی آماجگاہ بن گئی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ماشاء اللہ رابیل میں اتنی خوش ہوں کہ کہا بتاؤ بھلا میں پہلے ہو سپٹل آجاتی تو ہمیں یہ پہلے پتا لگ جاتا۔ افففف
وسام تو قسم سے پاگل کو جائے گا خوشی سے"

سجل نے خوشی سے بت بنی بیٹھی رابیل کو کہا تھا۔ تبھی وہ ہوش میں آئی ہو بولی۔
"بھابھی ابھی نہیں۔ ہم گھر میں کسی کو نہیں بتائیں گے"
اس بات پہ سجل نے جھٹکے سے رابیل کو دیکھا تھا اور کہا۔

"یہ اس کا حق ہے رابیل"
رابیل مسکرائی تھی اور پھر کہا۔

"بھابھی آج نہیں ہم تین دن بعد اسے بتائیں گے۔ میں پریشان تھی کہ اسے ایسا کیا تحفہ دوں کہ وہ دن اس کے
لئے یادگار بن جائے اور دیکھیں قدرت نے میری جھولی میں کیا دے دیا۔ دنیا جہاں کی نعمت جو کہ خود میرے
لئے بھی انعام ہے۔ ابھی ہم کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے اوکے نا؟"

ایک ٹرانس میں بولتی رابیل نے سجل سے آخر میں تصدیق کی تھی۔
اور پھر واپس سیٹ کے ساتھ سر ٹکالیا۔
www.kitabnagri.com

گھر آتے ایک نیامیدان تیار تھا۔ سلطانہ بیگم غصے سے آگ بگولہ ہوتی سامنے کھڑی تھیں۔ اور انہیں اندر آتا دیکھ
اپنی توپوں کا رخ جواب تک بے چاری زمین کی طرف تھا ان کی طرف موڑا تھا۔
"آگئی دونوں مہارائیاں سیر سپاٹا کر کے۔ مل گیا سکون"

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے ان بات پہ اتنا دھیان نہیں دیا تھا اور کہا۔

"بھابھی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی انہیں کے کرگئی تھی ڈاکٹر کے پاس"

اس بات پہ سلطانہ بیگم کو پتنگے لگے تھے اور کہا۔

"ہاں وہ تو مر رہی تھی نا جیسے کس سے پوچھا تھا اسے لے جانے سے پہلے ہاں؟"

اس سے پہلے کے رائیل کوئی جواب دیتی وسام آیا تھا اور کہا۔

"میں نے کہا تھا اسے امی!! میری اجازت تھی اور میری بیوی آزاد ہے جہاں چاہے بنا اجازت بھی جاسکتی ہے۔ یہ

روک ٹوک آپ آپالوگوں پہ لگائیں جتنی لگانی۔۔۔ چلو رائیل تم کمرے میں بھابھی کو لے کر آرام سے"

وسام کے اس طرح کھل کر رائیل کے لئے بولنے پر سلطانہ بیگم کا خون میں جیسے بجلیاں بھر گئی تھیں۔ یہ کل کی

آئی لڑکی اب ان کے بیٹے کو تگنی کا ناچ نچا رہی تھی۔ انہوں سے سوچا تھا اب جلد سے جلد ابھی بھانجی کو بہو بنا کے

لائیں گی تاکہ رائیل سیدھی کو سکے۔ لیکن ابھی تو سلطانہ بیگم اس بات سے انجان تھیں کہ وہی کل ہی آئی لڑکی

ایک بار بھرا نہیں شہ مات دینے والی ہے وہ بھی بنا میدان میں آئے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تین دن بہت خاموشی سے گزرے تھے۔ رائیل نے خود وسام کے لئے کیک بیک کیا تھا۔ سلطانہ بیگم اور ان کی

شیطانہ ٹیم سلطانہ بیگم کی بہن کے گھر گئی تھی اس لئے سب بہت مزے سے کام کر رہے تھے۔

رائیل سبیل اور نرمین نے ہنستے کھیلنے سارا کام کیا تھا وہ دونوں بھی اسے بہن کی طرح عزیز رکھتی تھیں۔ اس لئے

اس کی خوشی میں بے تحاشہ خوش تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اسے کام کم کرنے کا بول رہی تھیں لیکن وہ بس لگی ہوئی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ یہ دن وسام کے لیے یادگار بنا دے اسے یہ خوشی کسی خاص طریقے سے دے۔

سب کام مکمل کو گیا تھا اور وہ تینوں اب تیار تھیں۔ گھر کے ملازمین بھی ان تینوں کو خوش دیکھ کر خوش تھے کیونکہ عرصے یہاں سوائے آنسوؤں اور سازشوں کے کچھ نہیں دیکھا تھا۔

جب سلطانہ بیگم نے حویلی میں قدم رکھا انہیں ایک انوکھی سے خوشبو آئی تھی جو بہت اشتہا انگیز بھی تھی۔ فوراً اندر گئی تو دیکھا اندر تو مکمل سجاوٹ ہوئی تھی۔

ابھی وہ کچھ کہہ بھی نہیں پائی تھی کہ سب مرد حضرات آگئے۔ وہ بھی کچھ حیران تھے۔
تبھی رائیل کچن سے ٹرائی لے کر باہر آئی۔ جس پہ اس بیک کیا ہوا کیک تھا۔

"ہیپی برتھڈے وسام"

اس تینوں سے اسے کہا تھا۔

اور پھر وسام کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ آئی تھی۔ دادا صاحب بھی ہنستے ہوئے وسام کے گلے لگے تھے اور تب ہی بتایا کہ وہ بھی اس پلین میں سب بہوؤں کے ساتھ تھے۔

تبھی تو سب کو آج اتنا مصروف رکھا۔

سلطانہ بیگم اور ان کی سیٹیاں کچھ زیادہ اچھے سے بات نہیں کر رہی تھیں۔

کیک کاٹنے کے بعد سب نے کھانا کھایا تھا جو کہ بہت بہترین بنا تھا۔ اس کے دادا صاحب نے وسام کو گفٹ دیا اس میں کسی بیڈ کی چابیاں اور کاغذ تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جب کھولا تو اس میں اسلام آباد میں ایک فلیٹ کا ذکر تھا جو انہوں نے وسام کے نام کر دیا تھا۔ فیض نے ایک دم دادا صاحب کی طرف دیکھا تھا۔

جب سب اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے تو رانیل نے کہا میرا تحفہ تو ابھی باقی ہے۔ اور ایک بیگ وسام کو دیا تھا۔ اس میں ایک ڈبہ تھا جس میں بہت سارے کاغذ تھے۔ ان کاغذوں کے درمیان وسام کو ایک خاکی لفافہ دکھا تھا۔

اسے کھول کے پڑھتے وسام کی آنکھوں میں جیسے آنسو آ گئے تھے۔ بنا کچھ کہے وہ رانیل کی جانب مڑا تھا اور پھر اسے سینے سے لگالیا تھا اور کہا۔
"شکریہ بیلا!!! بہت بہت شکریہ"

سب تو ایک دم حیران رہ گئے اور پھر جب وسام نے شرماتی ہوئی رانیل کو دیکھتے ہوئے وجہ بتائی تو دادا صاحب بھی خوشی سے جھوم اٹھے اور عطیہ بیگم جو تب سے خاموش تماشا بنی ہوئی تھیں وہ بھی آگے بڑھ کر رانیل کو گلے لگائی تھیں۔

دادا صاحب نے کئی ہزار فور رانیل پر سے وار کے نوکروں کو دیے تھے۔

وہاں سب خوش تھے سوائے کچھ لوگوں کے۔ دادی بننے کی خبر خوشی والی تھی لیکن سلطانہ بیگم خوش نہیں ہوئی تھی۔ وہ اب بھی ایک جھٹکے میں تھی وہ بھی جو اچانک ملا تھا

وسام کو تو جیسے اس کی کل کائنات مل گئی تھی۔ وہ تو جیسے خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا اور رانیل کو بار بار والہانہ انداز میں دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فیض کا چہرہ یک دم تاریک ہوا تھا شاید ایک اور محرومی ابھری تھی اور سامنے موجود اپنی دونوں بیویوں کو دیکھا تھا جب کے چہرے پہ رتی بھر بھی ملال نہیں تھا۔ دونوں ہی خوشی خوشی رانیل کو ساتھ لگائے کھڑی تھیں۔ عطیہ بیگم بھی آگے بڑھ کر اسے خود سے بھینچ کر آنسو بہا چکی تھیں۔ ایک عرصے بعد گھر والوں نے ان کے آواز سنی تھی۔

"اب وہ شہر ن اس گھر کو وارث دے گی کمال نہیں ہو گیا اماں اور دادا صاحب دادی اماں کو دیکھا آپ نے کیسے صدقے واری جا رہے تھے۔ وہ دونوں پیر کی جتیاں (سجل زمین) وہ بھی ایسے کھڑی تھیں جیسے پتا نہیں کونسا معرکہ مارا ہے"

فاخرہ مسلسل اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔ اور سلطانہ بیگم کو مزید کچھ سوچنے پی مجبور کر رہی تھی۔
"وہ مہارانی تو پہلے ہی کسی کو بندہ نہیں سمجھتی تھی اب تو سب کے سروں پہ ناچے گی وہ"
سجیلہ بھی اپنا حصہ ڈال چکی تھی۔

"ناچے بھی کیوں ناب پہلا وارث دینے والی ہے اب تو سرخاب کے پر لگیں گے اسے۔ ہمارا بھائی تو پہلے بھی جو رو کا غلام ہے"

نازیہ کی بات پہ فاخرہ سجیلہ یک زبان بولی تھیں۔
"اے اکلوتا وارث کیسے ہمارے بچے مر گئے گیا؟"
نازیہ دونوں بہنوں کی بات پہ ہنسی تھی اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مر نہیں گئے لیکن وہ اس کے گھر ہے ہی کہاں؟؟؟ فاخرہ باجی کی ہے بیٹی جو کہ وارث نہیں اور سبیلہ باجی آپ نے کبھی بچوں کو اپنا مانا بھی ہے جو یہاں کوئی مانے۔ انہیں وہاں چھوڑ خود یہاں بیٹھی رہتی ہو"

ہنسی ہنسی میں ہی نازیہ دونوں بہنوں کو ان کی حقیقت واضح کروا گئی تھی۔ ابھی یہ لڑائی طول پکڑتی اس سے پہلے سلطانہ بیگم بولی تھیں۔

"بکو اس بند کرو تم لوگ تو!!! بچے کا کیا ہے اچھل لینے دو اسے زیادہ سرچڑھی تو کبھی گولیاں سلطانہ بیگم نے بھی نہیں کھیلی۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب اس گھر میں مضبوط ہو گئی ہے وہ اب عافیہ کی جگہ کیسے بنے گی یہاں"

سلطانہ بیگم کے لہجے میں ایک تاسف تھا۔

"اوپر سے وہ دونوں بانجھ کلموہیاں انہیں کل لے کے جاتی ہوں بابا عالم کے پاس"

سلطانہ بیگم کی آواز میں کچھ پراسرار سا تھا جانے وہ کیا ٹھانے بیٹھی تھیں۔

وسام کمرے میں آیا تو رابیل اپنے گیلے بال سکھار ہی تھی۔ آئینے کے آگے کھڑی وہ اسے پہلے سے دلکش لگی تھی۔

وسام نے پیچھے سے جا کر اس کے گرد ہالہ بنایا تھا اور شیشے میں دیکھا تھا۔ دونوں کا چہرہ ہی خوشی سے متمار ہا تھا۔

وسام نے اسے بیڈ پر اپنے سامنے بٹھایا تھا۔ اور پوچھا۔

"کب پتا چلا تمہیں؟"

رابیل اس کا اشارہ سمجھ چکی تھی۔

"تین دن پہلے جب بھابھی کے ساتھ ہو سپٹل گئی تھی"

Posted On Kitab Nagri

اس بات پہ وسام چونکا تھا اور کہا:

"مجھے کیوں نہیں بتایا بیلا؟" اس کی آواز میں دکھ سا تھا۔ رائیل نے پلکیں اٹھا کر دیکھا تھا پھر کہا۔

"سرپر اُزدینا تھا آپ کو آپکا دن بہترین بنانا تھا ورنہ میں خود بے تاب رہی آپ کو بتانے کے لئے۔ بہت انتظار تھا کہ جب آپ کو بتاؤں گی آپ کیسے ریکٹ کرو گے"

وسام کو پاگل کو دیکھا تھا جو اس کی خوشی کے لئے کرحد سے گزرنے کو تیار تھی۔



اس طرح سے مجھے سناتی ہے
شعر سے شعروہ بناتی ہے

مجھ کو لگتا ہے کاٹ کھائے گی
ایسے آنکھیں مجھے دکھاتی ہے

لڑکے آتی ہے گھر میں بہنوں سے
اور باتیں مجھے سناتی ہے

جان لیتی ہے دل کی باتیں وہ
میرے دل میں وہ آتی جاتی ہے

Posted On Kitab Nagri

تتلیاں پھول پیڑ پودوں کو
اک کلک سے حسیں بناتی ہے

چاند اتر اہو جیسے دریا میں
اتناد لکش وہ مسکراتی ہے

سارے عالم کی بات کرتی ہے
دل کی باتیں نہیں بتاتی ہے



"اور میرا دن اچھا بنانے کے لئے تم اتنا کام کرتی رہی ہے نا؟"
وسام نے تھوڑے رعب سے کہا تھا جس پہ رابیل کھلکھائی تھی۔
www.kitabnagri.com

"نہیں تو بھابھیاں دونوں بالکل زیادہ کام کرنے نہیں دیا انہوں نے بالکل اماں کی طرح سر پہ کھڑی حکم دیتی رہی
دونوں"

رابیل کی آواز میں ان دونوں کے لئے پیار ہی پیار تھا۔

وسام اس کے سامنے دوزانوں ہوا تھا اور رابیل کا ہاتھ تھا ما اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر یہ رائیل ہر چیز کے لئے بہت بہت شکر یہ میرے گھر کو اپنی روشنی سے اجالا دینے کے لئے۔ تم نے بھابیوں کو اعتماد دیا تھا دادی جو واپس دنیا سے ملا یا جیسے۔ اس گھر میں اب ہنسی گونجتی ہے ہر وقت سب کے چہرے دھمکتے ہیں۔ یہ حویلی میں تو کبھی کوئی کھل کے ہنسا بھی نہیں تھا"

بولتے بولتے وسام کی آنکھیں جھلمائی تھیں۔ اور پھر تشکر سے رائیل کے گود میں سر رکھ دیا تھا۔ اور رائیل وہ تو رب کے آگے جتنا شکر ادا کرتی وہ کم تھا۔

وسام نے تو رائیل کو ہتھیلی کا چھالا بنا لیا تھا۔ صبح وہ جب سوتی سختی سے۔ نع تھا کہ کوئی تب تک نا اٹھائے جب تک وہ خود نہیں اٹھتی ہر دن خوبصورتی سے بھرپور تھا۔

وسام تو وسام دادا صاحب اسے چائے کا کپ کے کر آتے دیکھ لیتے تو ملازموں کو کلاس گادیتے تھے دونوں بھابھیاں کچن میں آنے بھی نہیں دیتی تھیں۔

عطیہ بیگم کوئی نا کوئی ٹوٹکہ بتاتی رہتی تھیں۔ وہاں رفعت بیگم بھی اسے بیت کچھ بتاتی تھیں باسط تو مانوں بننے کا سن کرا بھی سے اسماں میں تھا۔ بلال اور باسط نے مل کر بہت سارا سامان بھی خریدا تھا جھولا چھوٹے چھوٹے کپڑے جوتے گیڈر اور بھی بہت کچھ۔ رائیل بہت سارے لوگوں کی خوشیوں کا مرکز تھی۔ دادا صاحب تو ہر ہفتے ایک کالا بکرا دار کر در گاہ بھجواتے تھے۔

سحبیلہ نے اعتراض کیا تھا کہ "بچے تو ہم نے بھی پیدا کئے اور ہماری اماں نے بھی سارے کام بھی کئے یہ انوکھی ہے"

Posted On Kitab Nagri

اس کے لہجے کی نخوت ایسی تھی کہ دادا صاحب تو سن کر تلملا کر رہ گئے۔ اور غصے سے ہنکارا بھرا تھا پھر کہا "کس وقت کام اور کون سے کام ذرا ہمارے سامنے روشنی ڈالنا پسند کریں گی؟؟ سسرال آپ مہمان کے طور پرہ گئیں جب گئیں یہاں آپ سازشوں میں مشغول رہتی ہیں تو کام کب کتنے بیٹاجی؟؟؟ اور آپ کی اماں کی بات ہے تو بتادوں اس حویلی میں ڈھیروں ملازم رہے ہیں شروع سے بہوؤں سے جانوروں کی طرح کام کروانے والی روایت اب آئی ہے اس زمانے میں نہیں تھی اور آگے سے ہماری بیٹی کے بارے زبان سنبھال نے بات کرنا انوکھی ہی سمجھو اسے"

یہ کہتے دادا صاحب رکے نہیں تھے۔ رائیل کی آنکھوں میں تشکر سے آنسو آئے تھے کہ اسے ایسے اچھے لوگ ملے تھے۔ ہماری بیٹی لفظ پر ہی وہ سارا دن اٹکی رہی۔ خوشی جیسے اس نے پور پور سے جھلک رہی تھی۔

وسام کو بھی بڑے فخر سے بتایا تھا دادا صاحب نے مجھے ہماری بیٹی کہا اور وسام اس کی معصومیت پر فدا ہو گیا تھا جو اب بھی یہ بتاتے رو رہی تھی۔

رفعت بیگم سے بات کرتے وقت بھی رانیل آبدیدہ تھی۔ رانیل نے کبھی ان سے اپنے سسرال کی کوئی بات بھی ڈسکس نہیں کی تھی۔ لیکن یہ بات بہت فخر سے بتائی تھی جس کی وجہ سے رفعت کے دل کا اطمینان بہت حد تک بڑھا تھا۔



وسام کے کسی دور پار کے کزن کی شادی تھی اور وہ لوگ خصوصی طور پر آکر دعوت دے گئے تھے۔ رائیل نے کبھی بھی گاؤں کی شادیاں اڈینڈ نہیں کی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس لئے وہ بہت پر جوش تھی اور وسام سے شاپنگ کروانے کا کہا ہے۔
جس دن وہ دونوں شاپنگ پی جانے والے تھے رائیل سے پہلے ہی سلطانہ بیگم اور تینوں سیٹیاں تیار ہو چکی تھیں۔
ساتھ ان کے بچے بھی تھے اب ایسے میں رائیل ساتھ کیسے جاتی۔ اتنے سارے لوگوں کے ساتھ بہت دیر لگ
جاتی اور رائیل اتنی دیر بازار نہیں گھوم سکتی تھی۔ اس کا چوتھا مہینہ تھا اور اب جسم بھی ہلکا ہلکا بھرا بھرا ہونے لگا
تھا۔

وہ وسام کو موڈ دکھاتی واپس کمرے میں جا چکی تھی۔ حویلی میں آج صرف نوکر چاکر ہی تھے کیونکہ سب نرین
دونوں ابھی ان صبح ہی ایک دن کے لئے اپنے میکہ گئی تھیں۔ ایک دن سے زیادہ کی انہیں اجازت بھی نہیں تھی۔
لیکن آج پتا نہیں کیسے مل گئی تھی دادا صاحب شہر گئے تھے اور باقی سب شاپنگ پر۔
رات کے نو بج رہے تھے اور رائیل کو اب کافی بھوک محسوس ہو رہی تھی لیکن اب تک کوئی بھی ملازمہ نہیں آئی
تھی۔ جب سے رائیل امید سے ہوئی تھی ملازموں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا تھا۔
لیکن آج کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ عطیہ بیگم سو رہی تھیں۔ رائیل نے ساری حویلی چھان ماری لیکن کوئی ملازمہ
نہیں تھی۔ آخر چوکیدار سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سلطانہ بیگم نے سب کو آج کی چھٹی دی تھی۔ فیض بھائی نے آج
ڈیرے پر رہنا تھا۔

رائیل نے وسام کو کال کی تھی لیکن کاٹ دی گئی دوبار کی اور پھر سے یہی۔ کچھ عجیب سا احساس رائیل جو محسوس
ہوا تھا۔

تبھی رائیل کا فون بجا بلال کی کال تھی۔ اور اس نے جو کہا وہ ان کر رائیل کو دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔
"ہیلو اسلام علیکم بھابھی آپ ٹھیک ہیں نا؟؟؟"

Posted On Kitab Nagri

اس کے اس اچانک استفسار پہ رابیل چونکہ تھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں کیوں؟"

"ابھی مجھے وسام کے نمبر سے کال آئی آپکی ساس بول رہی تھیں کہ رابیل گھرا کیلی ہے ہم باہر ہیں اور کوئی نہیں ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ اس لیے میں فوراً آپ کو کال کی"

بلال کی اس بات پر رابیل ایک لمحے میں سارا کھیل سمجھ چکی تھی۔ وسام کا فون کسی طرح ان سب کے ہاتھ میں تھا تو اس لیے کال کاٹی گئی تھی۔ بلال کو لے کر رابیل کے لئے شک پیدا کرنا سب کا مقصد تھا۔

"بھائی میں تو ٹھیک ہوں کوئی مسئلہ نہیں آپ نا آئیں بلکل بلکہ اپنے گھر رہیں یا کسی ایسے دوست کے ساتھ جسے وسام بھی جانتا ہو اور دیر تک رہنا آپ"

رابیل نے پر سوچ انداز میں اپنا فون اٹھایا تھا اور پھر نوڈ پانڈا سے اپنے لیے کافی سارا کھانا آرڈر کیا تھا کیونکہ اسے ضرورت پڑنے والی تھی۔ اس علاقے میں عام طور پر نوڈ پانڈا زیادہ عام نہیں تھا لیکن اس کے لئے کھانا گیا تھا۔ کھانا آتے ہی رابیل نے چوکیدار کو چھٹی دے دی تھی۔ اور اس کے بعد ساری حویلی اندر سے بند کر کے آرام سے اپنے کمرے میں اگئی تھی۔ آنے سے پہلے عطیہ بیگم کے کمرے میں کھانا رکھ آئی تھی کہ اگر بھوک لگے تو زیادہ مسئلہ ناہو۔



رات کے ڈیڑھ بجے جب گاڑی حویلی کے گیٹ کے قریب آئی تھی سلطانہ بیگم ایک تماشے کے لئے تیار تھی کہ جب رات کے اس پہر بلال کو حویلی میں دیکھے گا تو وسام کیا سوچے گا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن گیٹ پر کوئی موجود نہیں تھا وسام نے ہارن دیا لیکن کوئی بھی نہ آیا۔ کتنی ہی دیر وہ لوگ گیٹ کھٹکھٹاتے رہے۔ باہر کھڑے تھکن سے واپس آئے ایک گاڑی میں اور جنتی دیر انتظار کرتے۔ وسام نے رائیل کو کالز کی تھیں جو اس نے نہیں اٹھائیں۔ گھر کے نمبر پر بھی کال ملائی لیکن کوئی ہوتا تو دروازہ کھولتا۔ کوئی با بھی موجود نہیں تھی اور سب گیٹس بند تھے۔ چار ونا چار وہی انتظار کرتے رہے۔

صبح کے چار بجے جب عطیہ بیگم کی دوائیوں کا اثر ختم ہوا اور وہ نماز کے لیے اٹھیں تب انہوں نے آواز سنی کہ کوئی زوروں سے دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ اور پھر دیکھا تو وہ ساری پلٹن باہر برے حال میں کھڑی تھی۔ اور جب سب اندر آئے اور کمروں کا رخ کیا تو ایک اور جھٹکا لگا تھا کوئی بھی دروازہ کھولا ہوا نہیں تھا اور نا ہی کوئی چابی مل رہی تھی۔

سلطانہ بیگم اور سجدہ اپنے بچوں نے ساتھ عطیہ بیگم کے کمرے میں دراز ہو گئی جہاں وہ قدم رکھنا بھی گوارہ نہ کرتی تھیں اور باقی سب وہی لاؤنج میں۔ وسام نے کئی بار دروازہ کھٹکھٹایا لیکن رائیل نے دروازہ میں کھولا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رائیل صبح اٹھی تو دس بج رہے تھے دادا صاحب بھی آگئے تھے۔ اور باہر شائد کھانا لگ رہا تھا سب ابھی بھی کل جیسے حلیے میں تھے۔ سب اور زمین بھی اچکی تھیں کیونکہ ان کی عیاشی ایک ہی دن کی تھی۔ جیسے ہی رائیل کھانے کی میز پر آئی سلطانہ بیگم پھری ہوئی اس کی طرف بڑھیں اور کہا۔ "اس نے کل جان کے کیا سب... سارے دروازے بند کر دیے تاکہ ہمیں مسئلہ ہو"

وہ اسے ہاتھ نالگا پائی تھیں کہ رائیل نے ان سے فاصلہ بڑھایا اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"گھر سے سب کو آپ نے بھیجا تھا امی میں نے نہیں میں تو وسام کے ساتھ جا رہی تھی۔ ایک مرد ملازم اکیلا گھر میں کیوں ہوتا میں نے اسے بھی بھیج دیا۔ وسام کو کال کی تھی اٹھائی ہی نہیں اب میری موجودگی میں گھر میں کوئی آجاتا تو میں کیا کر لیتی۔ کچھ چوری نا ہو جائے بس اس لئے سب بند کر دیا وسام کو کال کی یہی پرانے کے لئے کہ باہر بڑے گملے کی مٹی میں سب چابیاں ہیں لیکن اٹھائی ہی نہیں بس۔ اور صبح تو میں سو رہی تھی پتا نہیں لگا۔ اب یہ گھر میرا بھی ہے ناعورت اپنے شوہر کے گھر کی محافظ ہوتی ہے میرا فرض تھا نا"

رائیل نے انتہائی معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے جواب دیا تھا۔ سلطانہ بیگم بس اس کی مکاری دیکھتی رہ گئی تھیں اور سبجل زمین جوان سب کی حالت دیکھ چکی تھی ان کے لیے اب ہنسی روک مشکل تھا۔ وسام کمرے میں جا کر سوچا تھا اور باقی سب بھی اب اسی کی تیاری کر رہے تھے۔ دادا صاحب نے رائیل نی سمجھ داری کی بہت تعریف کی تھی کہ اکیلی عورت کو خیال رکھنا چاہیے بلکل ایسے ہی۔

وسام سو کر اٹھا تو رائیل کو کپڑوں کی الماری کے سامنے پایا تھا۔ وہ اپنے بھرے بھرے وجود کے ساتھ کسی ناراض ٹیڈی بیئر کی طرح لگ رہی تھی جو منہ پھلائے کھڑا تھا۔ وسام نے اپنی پینسی روکی تھی۔ اور پھر اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اسے قریب دیکھ کر رائیل نے بنا دیکھے کئی کپڑے باہر نکال کر غصے میں بیڈ پر پٹختے شروع کئے۔ اس کے غصے کا یہ انداز دیکھ وسام کے لیے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہوا تھا۔
دل کش اور پیارا ہے مگر اتنا غصہ ٹھیک نہیں

Posted On Kitab Nagri

عصّے پہ مرنے والے پر اتنا غصّہ ٹھیک نہیں

...

ہلکا سا ہی عتابی رنگ ایسے بدن پر کھلتا ہے

تو ہے محبت کا پیکر اتنا غصّہ ٹھیک نہیں

...



دیکھا ہے کیا آئینہ کیسا ہو جاتا ہے روپ

اتنے سندر مکھڑے پر اتنا غصّہ ٹھیک نہیں

...

اتنی سی ہی بات پہ وہ، آگ بگولا ہو بیٹھے

Posted On Kitab Nagri

بھیجا تھا اتنا لکھ کر "اتنا غصہ ٹھیک نہیں"

...

غصہ ٹھنڈا ہونے پر روئے گا پچھتائے گا

مجھ پر یوں الزام نہ دھر اتنا غصہ ٹھیک نہیں

...



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

قصرِ رغبتِ راغب میں اک بھونچال سا آیا ہے

لرزاں ہیں دیوار و در اتنا غصہ ٹھیک نہیں

Posted On Kitab Nagri

وسام نے مسکراتے ہوئے اپنے بھالو کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور پھر اس کا منہ اپنی طرف کیا جو کہ رائیل نے فوراً موڑ لیا تھا۔ وسام نے اس کا چہرہ دوبارہ اپنے سامنے کیا اور بے ساختہ اس کے پھولے ہوئے گالوں کو زور سے دونوں ہاتھوں پکڑ کر کھینچا تھا۔

رائیل نے حیرانی سے اس پاگل کو دیکھا اور کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ وسام؟"

اس کی آواز سے صاف ظاہر تھا کہ اس وقت وہ کتنی تپتی ہوئی ہے اور جو الاکھی کبھی بھی زوروں سے پھٹ سکتا ہے۔

"کیچو کیچو کر رہا ہوں نامیری جان"

وسام نے معصومیت سے کہا تھا جس پر رائیل کے چہرے پر ایک اور شکن ابھری تھی۔ اور وسام اس کا دل اس ناز و ادھر ہی آگیا تھا۔ غصے میں رائیل کی چھوٹی سی ناک لال ہو رہی تھی۔ اور مسلسل پھول رہی تھی اب وسام کی نظر وہاں تھی۔ اب وہ بیڈ پر بیٹھی رائیل کے پاس گیا اور دوبار اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔ اور رائیل نے فوراً اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھا تھا۔ اس حرکت پر وسام کا قہقہہ بلند ہوا تھا اور پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے رائیل کی ناک کھینچی تھی۔ اور پھر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"میری لیڈی ڈیانا! اس انداز پر کون نامر جائے لڑ رہی ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں"

وسام کی بات پر رائیل نے اپنے اس پاگل کو دیکھا تھا جو اس کے غصے کو بھی ادا سمجھ رہا تھا۔ اُن کو آتی ہے ہنسی یا مرے غصے پر

Posted On Kitab Nagri

چلتی رہتی ہے یہ تلوار مرے غصے پر

اُن کے غصے پہ مجھے بھی کبھی آجائے ہنسی

وہ بھی غصہ کریں اک بار مرے غصے پر

جو ستم ڈھایے گئے ان کا کہیں ذکر نہیں

اور برہم ہیں سب اخبار مرے غصے پر

میں ادھر آگ بگولا وہ ادھر رشکِ گلاب

اُن کا کھل اٹھتا ہے رخسار مرے غصے پر

کیا کروں یوں ہی میں ہو جاتا ہوں غصہ راغب

اُن کو آتا ہے بہت پیار مرے غصے پر

Posted On Kitab Nagri

اسے مسلسل مسکراتا دیکھ رابیل ذرا دھیمی پڑی تھی لیکن فوراً یاد آیا اور اٹھنے لگی تھی کہ وسام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا اور اس کے سامنے دو زانوں بیٹھ کر اپنے دونوں کان پکڑ لئے۔ اس کی شکل دیکھ رابیل کے لئے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا تھا۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ ہاتھوں میں لیے کہنا شروع کیا۔

"یہ تو صرف کپڑے تھے وسام جن کی مجھے کوئی چاہ نہیں لیکن خود میں کوئی بھی فیصلہ خود سے کرنے کی اور اس پر ٹکنے کی طاقت لاؤ ورنہ شاید آپ کچھ غلط کر بیٹھو"

رابیل نے دھیماسا مسکرا کر کہا تھا۔

وسام نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا اور کہا۔

"آج چلو شاپنگ پر تم۔۔۔"

رابیل نے اپنا فون پکڑا اور وسام کی آنکھوں کے سامنے کیا۔ وسام نے تاریخ پر نظر دوڑائی تھی۔ دو دن بعد انہیں

شادی پر جانا تھا۔ آج کپڑے آتے تو ایک دن میں کیسے بنتے۔ اب وسام بھی تھوڑا سا پریشان ہوا تھا۔

"یار مجھے کل تک یاد تھا لیکن امی نے کہا کہ اس کے پاس بری کے بھی کپڑے ہیں تو کام چل سکتا ہے"

وسام نے اپنی تینے شرمندگی چھپانے کے لئے کہا تھا لیکن رابیل کو اس بات پر یکدم غصہ آیا تھا۔

"ہماری شادی والے کپڑے تو باقیوں کے بھی پڑے ہیں۔ لیکن یہاں بس بہوؤں کے لئے ہی یہ قانون ہے کہ

کفایت شعاری کریں"

رابیل کی بات پر وسام نے اپنے لب کاٹے تھے۔ اور اس سے پہلے وہ کچھ کہتا رابیل نے کہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے آن لائن کپڑے آرڈر کر لئے تھے اپنے اے ٹی ایم سے پے کر دینا اور آج شام تک کوریئر آجائے گا۔
دونوں بھابیوں اور دادی جان کے لیے بھی کپڑے ہیں وہ انہیں اپنے نام سے دے دینا"

اس کی بات پر وسام کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"تم نے کب آرڈر کیا یہ سب؟ اگر پہلے کر لیا تھا تو کل کیا لینا تھا؟"

رائیل نے ٹھنڈا سانس خارج کیا تھا اور کہا۔

"میں اماں اور باقی سب کی تمہارے ساتھ جانے والے پلیننگ سن چکی تھی پہلے ہی"

وسام نے اوپر کی جانب دیکھا تھا اور بڑبڑایا تھا۔

"اتنی سمجھدار بیوی میرے لئے ہی رہ گئی تھی جو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتی ہے۔ واہ رے وسام تیری قسمت"

رائیل نے اسے بڑبڑسن کر اسے گھورا تھا اور پھر دونوں ہنس پڑے تھے۔

رائیل کے کپڑے بھی آچکے تھے اور باقیوں کے بھی۔ سلطانہ بیگم کو نہیں پتا تھا کہ وہ کیا پہننے والی ہے لیکن رائیل کا

اطمینان دیکھ وہ کچھ گڈمڈ ہوئی تھیں۔ جس گاؤں جانا ہے وہ تین سے چار گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ باقی سب ایک

گاڑی میں تھے جب دادا صاحب اور راحیل صاحب الگ گئے تھے۔ عطیہ بیگم بھی ان کے ساتھ تھیں۔ جبکہ باقی

سب عورتوں کو اکٹھا بڑی گاڑی میں جانا تھا۔ لیکن رائیل اور وسام الگ جانے لگے تو سلطانہ بیگم طیش میں آئی تھیں

اور وسام سے استفسار کیا۔

"جب سب ایک گاڑی میں جا رہے ہیں تو اس شہری کبوتری کو کیا مسئلہ ہے؟"

وسام شہری کبوتری والے لقب پر تھوڑا حیران ہوا تھا اور سوالیہ انداز میں اپنی ماں کو دیکھا اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسے اپنے ساتھ کے کر جانا چاہتا ہوں میں اور دوسری گاڑی میں بچے بھی ہیں۔ اچھلتے رہیں گے اور بس اس لئے احتیاط کے طور پر۔ اور ہماری گاڑی آپکے بالکل ساتھ ہی رہے گی" وہ تو جواب دے کر گیا ہی تھا لیکن سلطانہ بیگم تن فن کرتی رہی گئیں تھیں۔

اور پھر سارا راستہ ان کی نظر ساتھ والی گاڑی پر ہی رہی تھی۔ جہاں رابیل کبھی کچھ اور کبھی کچھ کھاتی نظر آرہی تھی۔ مسلسل اٹھکیلیاں کرتی وہ سلطانہ بیگم کو کچھ اور سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔ تبھی فائزہ نے اپنے ماں کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا اور پھر اپنی ماں کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ سارا مسئلہ وہ سمجھ چکی تھی۔ اور پھر اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا تھا۔ جسکے ذہن میں آتے ہی وہ شیطانی ہنسی ہنسی تھی۔

سلطانہ بیگم نے اپنی بیٹی کو ایسے ہنستے دیکھا تو پوچھا۔

"تیرا دماغ ٹھیک اے؟ یا کوئی خاص مسئلہ اے؟"

ان کی اس بات پر فائزہ نے کان میں کوئی سرگوشی کی تھی۔ جس کے بعد سلطانہ بیگم بھی مطمئن سی بیٹھ گئی تھیں۔

سجل زرین نے یہ سب ہوتے دیکھا تھا اور کسی انہونی کا احساس ہوا تھا لیکن خاموش ہو گئی تھیں۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽

www.kitabnagri.com

سب لوگ گاؤں پہنچ چکے تھے۔ اور یہ نئی لڑکی سب کو حیران سا کر رہی تھی۔ کئی عورتوں نے سلطانہ بیگم سے پوچھا تھا کہ ان کی بیوی تو عافیہ کو بننا تھا نا یہ کون ہے۔

اس سوال پر رابیل ہنسی تھی اور خود ہی جواب دیا۔

"بننا تھا نا نئی جی!! اب تو میں ہوں نا ان کی بہو اور وسام کی اکلوتی بیوی"

Posted On Kitab Nagri

یہ کہتے رائیل کی مسکراہٹ کاٹ دار تھی۔ سب نے اس پر اعتماد لڑکی کو دیکھا تھا جو اپنی ساس کے سامنے بنا جھجک کے بول رہی تھی۔ کیونکہ یہاں کی بہویں پہلے اپنی ساس سے پوچھتی اور پھر ہی کچھ بولنے کی اجازت تھی۔ یہ لڑکی تو ویسی نہیں تھی۔ بلکل الگ تھی جو سب کے سامنے اپنے میاں کو بھی بلارہی تھی۔

یہاں پر کوئی لڑکی اپنے میاں سے سب کے سامنے بات تو اس کا نام تک نہیں لے سکتی تھی۔ لیکن وہ رائیل تھی جو سب نہیں تھی۔ وہ سب سے الگ تھی۔ وسام کچھ کچھ دیر بعد آکر اس سے خود ہی پوچھ رہا تھا کہ کچھ چاہیے تو نہیں سب ٹھیک ہے نا۔

اور اس کے اس انداز پر سلطانہ بیگم کو پر لگ رہے تھے۔ لیکن وہ جو سوچے بیٹھی تھیں وہ بہت تحمل کا کام تھا۔ یہ ساری ناز برداری ہوا میں اڑانے کی تیاری وہ کر چکی تھیں۔



رات کو مہندی تھی وہاں سب نے پیلے رنگ کی شلوار قمیض یا لہنگے پہنے تھے۔ رائیل نے گولڈن اور سبز رنگ کا اونچا فراق اور ساتھ ٹراؤزر پہنا تھا جس پر کام ہوا ہوا تھا۔ بالوں کو باندھے اس نے آج حجاب کیا تھا۔ وہ صبح سے ایک نظر اپنے آپ پر محسوس کر رہی تھی جو ٹھیک نہیں تھی۔ ان رشک بھری، حسد والی نظروں کے بیچ ایک نظر ایسی بھی تھی جو رائیل کو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ سبیل زمین بھی اسے بتا چکی تھیں کہ کچھ گڑبڑ تو ہے لیکن کوئی نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔

وسام نے سفید شلوار قمیض پر رائیل کے کپڑوں کے ہم رنگ ہی واسکٹ پہنی تھی جو کہ رائیل نے ہی منگوائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دادا صاحب اور عطیہ بیگم تو ان دونوں کے صدقے واری جا رہے تھے۔ صدقہ دینے کے بعد بھی دادا صاحب مطمئن نہیں تھے جیسے اس خوبصورت جوڑے کو کسی کی نظر لگ جائے گی۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کالی نظر وہ ساتھ لائے تھے۔

رائیل نے پہلی بار اتنی خالص دیہاتی شادی دیکھی تھی۔ وہ بہت جوش میں تھی۔ وہ حویلی بھی بہت خوبصورت تھی جہاں وہ ٹھہرے تھے۔ یہ حویلی دادا صاحب کی تھی لیکن اب کھلوائی گئی تھی تاکہ سب کو سہولت رہے۔

مہندی کے بعد بارات کا دن بھی آگیا اور گزر بھی چکا تھا لیکن اب تک کچھ بھی نہیں ہوا تھا نا ہی سلطانہ بیگم نے کوئی کڑوی بات کی تھی۔ رائیل اپنی عمر کی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ جہاں کئی لڑکیاں جو خود خاندان سے باہر سے بیاہ کر لائی گئیں تھیں وہ بھی تھیں۔ سب بہت اشتیاق سے اس گڑیا کو دیکھ رہے تھے جو جب سے آئی تھی سب کی نگاہوں کا مرکز تھی۔ تبھی کسی نے پوچھا۔

"ہم بھی غیر خاندان سے بیاہ کر آئی ہیں لیکن آج بھی ساس کے سامنے ایسے آزاد کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں ہے۔ یہاں تک کے کھانا بھی پوچھ کر کھانا پڑتا ہے۔ تم نے کونسا جادو کیا ہے؟" اس کی بات پر رائیل کھلا کھلائی تھی اور کہا۔

"جادو نہیں پیار۔۔۔ وسام ہے وہ جادو جس نے ساری ہمت دی ہے ورنہ میں تو شاید یہاں ٹک ہی ناپاتی۔ وسام کی محبت نے مجھے اتنی طاقت دی کے مجھے ساری دنیا اپنی سامنے جھکی ہوئی لگتی ہے۔ اس کا بھروسہ اعتماد جو اس نے مجھے دیا ہے جادو تو وہ ہے"

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اور جہاں کئی آنکھوں میں رشک در آیا تھا وہیں کئی نظروں میں حسد ابھرا تھا۔

رائیل کی اس ہنسی پر وہ سارا اعتماد اور بھروسہ سا کھڑا ہنس رہا تھا جو رائیل کی طاقت تھا۔

رائیل کی باتیں وہاں سے گزرتی سجدہ نے سن تھیں اور من و عن اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں گوش گزار کی تھیں۔ لیکن حیرت انگیز طور پر سلطانہ بیگم نے کچھ رد عمل نہیں دیا تھا۔ جس پر سجدہ بھی حیران ہوئی تھی۔ رائیل بیڈ پر بیٹھی ہاتھوں پر مساج کر رہی تھی۔ جب وسام کمرے میں آیا اس کے سامنے بیٹھا ہی تھا۔ ایک پر اسرار مسکراہٹ۔ رائیل بھی جواب میں ہنسی تھی "ہی ہی ہی ہی"

تبھی وسام نے ہاتھ آگے بڑھا کر رائیل کے گال کھینچ کئے تھے۔

آج کل یہ وہ واحد چیز تھی جس سے رائیل کو ڈر لگتا تھا۔ اب وہ رائیل کو بیلا نہیں ٹیڈی بیئر کہتا تھا جس پر رائیل چڑ جاتی تھی۔ وسام کا پسندیدہ مشغلہ اب بس بیلا کو چھیڑنا ہی تھا۔ اتے جاتے اس کے گالوں کو کھینچنا اسے اچھا لگتا تھا۔ رائیل رد عمل میں ذرا سا مسکرائی تھی جس پر وسام نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کیونکہ رائیل کو تو چڑ جانا چاہیے تھا۔

"بیلا کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا؟"

وسام نے استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کوئی انہونی جب محسوس ہوتی ہے ناوسام!! تب دکھنے میں تو سب ٹھیک رہتا ہے لیکن دل جانتا ہے کہ کچھ پراسرار ہے۔ کوئی آندھی ہے جو چلنے والی ہے۔ جانے وہ طوفان کیا کیا اڑا کر لے جائے"

رائیل نے ٹھنڈے سانس لیتے کہا تھا۔ اور وسام نے سامنے بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھا تھا اور سوچا تھا۔

"یہ لڑکی بھی عجیب ہے کبھی روتے ہوئے ہنستی کے اور کبھی ہنستے ہوئے پراسرار ہو جاتی ہے۔ کبھی دھوپ جیسی تو کبھی چھاؤں جیسی لیکن بالکل شفاف"

کوئی وسام سے پوچھتا تو وہ بتاتا کہ رائیل حیات کا یہ دھوپ چھاؤں جیسا ہونا ہی تو اسے عاشق بنا گیا تھا۔ وہ دھوپ چھاؤں جیسی لڑکی اب وہ طوطا تھی جس میں وسام کی جان تھی۔ لیکن کبھی کبھی ہوتا ہے ناکہ ہم بہت زیادہ چاہت دے کر بھی اپنی محبت کی حفاظت نہیں کر پاتے۔ ایسا ہی تھا وسام کے ساتھ بھی۔



آج ولیمہ تھا اور سب لوگ تیار ہو رہے تھے اور آج رائیل نے فرمائش کی تھی کہ وہ سب عورتوں کے ساتھ آئے گی سب مزے کریں گے۔ وسام تو اسے خوش دیکھ کر خوش تھا۔

ولیمہ کا انتظام حویلی سے فاصلے پر تھا جہاں کھلے میں سب سجاوٹ کی گئی تھی۔ سب تیار ہو رہے تھے اور وسام فیض بھائی نے ساتھ جانے والا تھا کہ یکدم اسے یاد آیا کہ اس کی گھڑی تو کمرے میں ہی رہ گئی تھی۔ وہ کمرے میں گیا تو وہاں رائیل تیار ہو رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے وہ رکا تھا۔

واقعی اس لڑکی میں وہ سب ڈھنگ تھے جو کسی کو بھی فریفتہ کر لیتے۔ اس کے پاس حسن تھا تو وہ اسلوب بھی تھا کہ اپنی خوبصورتی کو چاند لگا لیتی۔ وہ رائیل وسام بھٹی تھی جو ہر اس ہتھیار سے لیس تھی جس سے وسام دن بدن گھائل ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اس کے پاس گیا اور پیچھے سے کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کے گرد گھیرا بنایا تھا۔ اور شیشے میں دیکھا تھا۔ تبھی رائیل نے کہا۔

"میں موٹی ہو رہی ہوں نا بھالو جیسی۔ آپ کسی اور نادیکھ لینا چھا"

رائیل نے تو ایسے ہی کہا تھا لیکن وسام نے اس رخ اپنی طرف موڑا اور کہا۔

"میری جان تم تو وہ گلاب ہو جو پہلے ایک کو نیل تھی اور اب کھل رہا تھا۔ اور آہستہ آہستہ پھولوں کی پنکھڑیاں اسے چاند لگا رہی ہیں۔"

وسام کی بات وہ کھلکھلا کر اسے کے سینے سے لگی تھی۔ اور پھر وسام کا صدقہ دیا تھا۔

"میرا نام دل گھبرا رہا ہے آپ بس اپنا خیال رکھنا اور ہاں ہمیشہ مجھ پر بھروسہ کرنا"

ابھی رائیل نے یہی کہا تھا کہ کوئی بچہ آیا کہ وسام کو فیض بھائی بلارہے ہیں۔ اور وسام رائیل کو پیار کرتا نیچے چلا گیا۔



شام کے سات بجنے کے قریب تھے سب عورتیں تیار ہو چکی تھیں اور سب کو ایک بس میں اکٹھے ہی پنڈال تک جانا تھا۔ سب لوگ بس میں سوار ہو چکے تھے کہ سلطانہ بیگم نے رائیل کو اوپر سے ان کی شال لانے کا کہا۔ رائیل اوپر گئی اور اسے جاتے عطیہ بیگم نے دیکھا تھا۔ لیکن اسے شال نامی۔ ادھر دو منٹ بعد بس چلنے کو تھی۔ تبھی سب نے کہا رائیل نہیں ہے۔

اس بات پر سلطانہ بیگم سٹیٹائی تھیں اور فوراً کہا "وہ وسام آگیا ہے اس کے ساتھ آئے گی پتا تو ہے اس کے نخرے" یہ سن کر سب کو تسلی تو نا ہوئی لیکن خاموش رہی۔ اور پھر بس چل پڑی۔

Posted On Kitab Nagri

دس منٹ تک مسلسل رائیل نے شال تلاش کی مگر ناپی۔ تبھی اس نے ٹائم دیکھا تو دس منٹ ہو چکے تھے۔ وہ تیزی سے نیچے کی جانب گئی تو دیکھا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ دروازے سے باہر نکلی تو وہاں بس کا نام و نشان بھی نا تھا۔

ایک لمحے کو اس کا دماغ ماؤف ہوا تھا کہ یہ کیا ہے۔ آخر اسے یہاں چھوڑ جانے کا مقصد کیا تھا۔ ابھی وہ اسی سوچ میں مستغرق تھی کہ اسے مین گیٹ جو لوہے کا تھا وہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔ کچھ عجیب تھا۔ ابھی وہ وسام کو کال کرنے والی ہی تھی کہ اس نے کسی مرد کو اندر آتے دیکھا۔

وہ کچھ اور سوچ ہی ناسکی تھی اس کی چھٹی حس جو اشارہ کر رہی تھی وہ کچھ ٹھیک نہیں تھا۔

عورت چاہے کسی بھی مشکل میں ہو کوئی بھی غلط حس فوراً پہچان لیتی ہے۔ عورت کا جسم، کان، ناک، آنکھ سب جان لیتے ہیں کہ کون کس نیت سے قدم بڑھا رہا ہے۔

آنے والے کی آہٹ کا تعین کرتی وہ کچن کی طرف لپکی تھی۔ وہاں جاتے ہی کچن کا دروازہ بند کیا جو کہ جالی دار تھا اس سے آر پار دیکھا جاسکتا تھا۔ اس کے بعد دوہیں کے کران میں پانی بھرا اور فوراً بیلنے کے لئے رکھ دیا۔ اس کے بعد کیمین کھنگالنے شروع کئے اور مرچیں باہر نکالی۔ اس سارے مرحلے کے دوران۔ اس کی نظر باہر ہی تھی جہاں سے اب آوازیں بھی آرہی تھیں۔ اس کے بعد لوہے کے بڑے چمچ جیسے کفگیر وغیرہ نکال کر آگ کے پاس رکھے۔

ابھی وہ مڑی ہی تھی کہ دروازے پر ایک شخص نظر آیا۔ یہ تو حولی کا چوکیدار تھا۔ اور رائیل کو یاد آیا کہ اب تو وہ صرف اکیلا ہی ہو گا یہاں۔

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھ تھوڑا ڈر بیٹھا تھا کہ یہ تو چوکیدار ہے۔ وہ سلطانہ بیگم کی اس بہن کا بیٹا بھی تھا جس سے وہ وسام کی شادی کرنا چاہتی تھیں۔ لیکن تبھی اس کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود رسی پر پڑی۔ لیکن ہمت کر کے کہا۔
"بھائی باقی سب کہاں گئے؟"

اس کا بھائی کہنا تھا کہ وہ ہنسا۔

"سالی!!! بھائی کی تیری تو....."

اس کے انداز پر رابیل کے سارے خدشے درست ثابت ہو چکے تھے۔
وہ مسلسل اسے گندی گالیاں نکال رہا تھا۔

"تیرے جیسی عورتیں اسی لائق ہیں گند ہوتی ہو۔۔۔ تم لوگ شہری لڑکیاں سہی کیا فائزہ باجی نے تمہارے ساتھ بھی"

رابیل اس نام پر ٹھٹکی تھی لیکن اس کے پاس ابھی وقت نہیں تھا کہ وہ کچھ اور کرتی۔

بس پہنچ چکی تھی لیکن وسام کو رابیل کہیں بھی نظر نہ آئی۔ اس۔ گ۔ سبج بھابی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ
"امی کہہ رہی تھی۔ وہ آپکے ساتھ آئے گی"

وسام امی سے کوئی بات کرتا اس سے پہلے کی بلال اس کے پاس آیا اور بولا۔

"مجنوں پریشان لگ رہا ہے بھئی"

وسام نے اسے ساری بتائی ہی تھی کہ اس کا فون بجا۔

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے وسام کو ویڈیو کال لگا کر ایک میسج لکھ دیا تھا۔ اور پھر فون سامنے برتنوں والے سٹینڈ پر لگا دیا تھا جہاں سے سارا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔

"وسام کال اٹھاتے کی سکرین ریکارڈنگ شروع کریں بنا وقت ضائع کیے۔ یہاں آئیں"

وسام نے میسج پڑھتے ہی ریکارڈنگ شروع کی اور بلال کو لے کر حویلی کی جانب بڑھا۔

نظریں مسلسل سکرین پر تھیں جہاں کا ماحول اسے بہت کچھ بتا رہا تھا۔

چوکیدار دروازہ توڑنے کی کوشش میں تھا اور ساتھ اس کی بڑبڑاہٹ بھی نمایاں تھی۔

"میری بہن کا حق کے اڑیں" (گالی) تجھے تو آج میں بتاؤں گا"

اور بھی کافی باتیں۔ تبھی دروازہ ٹوٹا تھا اور وہ ایک ہی جھٹکے میں اندر آیا تھا۔

رائیل نے بنا وقت ضائع کیے قریب آتے شخص پر مڑ چوں سے بھری مٹھی کا وار کیا تھا۔

اس کے ہاتھ میں موجود رسی گری تھی۔ ابھی وہ سنبھلنے ناپایا تھا کہ رائیل نے کھولتا ہوا پانی اس پر انڈھیل دیا۔

سکندر (چوکیدار) کی تو جیسے روح کی فنا ہو گئی تھی۔ زمین پر لیٹ کر وہ تڑپنے لگا تھا لیکن وہ بھی رائیل تھی اسے

بخوبی اندازہ تھا کہ مرد اگر کسی کی عزت تار تار کرنے کی ٹھان لے تو چاہے وہ کتنا ہی زخمی کیوں نہ ہو جائے شیطان

کی طاقت اسے ہار ماننے نہیں دیتی۔

رائیل نے دوسرا پین بھی آدھا اس پر انڈھیل دیا تھا۔ سکندر کے تڑپنے میں طاقت آگئی تھی۔ تبھی ایک اور لین رائیل

نے چو لہے پر چڑھایا تھا۔ اس کے بعد انہی کھولتے زخموں پر مڑ چیں ڈالی تھیں۔ اب اس کی حالت آدھ موے

جیسی تھی۔ فوراً اسی کی لائی رسی سے اس کے ہاتھ پاؤں باندھے تھے۔ اب وہ محفوظ تھی لیکن ابھی بھی وہ چوکس

Posted On Kitab Nagri

کھڑی تھی۔ اس دوران گرم پانی اس پر بھی گرا تھا لیکن وہ کمزور نہیں پڑی تھی۔ تبھی گیٹ پر وسام کی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔

وسام بھاگتا ہوا اندر آیا تھا اور اندر رانیل بکھری حالت میں مضبوط کھڑی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف لپکی اور پھر اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

عورت چاہے جتنی بھی مضبوط بن جائے لیکن اپنے محافظ کو سامنے لا کر سارے ضبط ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ بھی روئی تھی اور وسام اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے موجود شخص کو جان سے مار دے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وسام سب کچھ آنکھوں سے دیکھ چکا تھا لیکن خاموش کھڑا بس دیکھ رہا تھا۔ بنا کوئی بھی لفظ کہے بس خاموش۔۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر سکندر کو کھولنے یا کچھ کہنے تک کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ بس رائیل کو ساتھ لگائے کھڑا تھا۔ تبھی بلال اندر آیا اور فوراً سکندر کے پاس گیا اور اسے لات سے مارنا شروع کیا۔

"کمینے میری بہن کو ہاتھ لگائے گا ہاں تیری اتنی ہمت۔۔۔ رک اج تو گیا تو"

وسام یکدم ہوش میں آیا تھا اور بلال سے کہا۔

"ابھی چھوڑ دیکھتے ہیں رک جا"

وسام کے اس شانت سے رویے کو دیکھ بلال بھی حیران ہوا تھا۔

وسام رائیل کو لے کر باہر آیا تھا اور بالکل سپاٹ چہرے کے ساتھ ہی فرسٹ ایڈ باکس کے کراس کے سامنے بیٹھا تھا۔ اور اس کے زخم صاف کرنے شروع کیے۔ تب تک باقی سب بھی آچکے تھے کیونکہ کھانا تو پہلے ہی لگ چکا تھا اس کے بعد بلال نے وہاں کال کر کے کچھ کچھ بات بتادی تھی۔

کچھ ہی منٹوں میں سب اندر آئے تھے لیکن وسام غائب تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نزمین نے آگے بڑھ کر رانیل کو اپنے ساتھ لگاتا تھا اور بلال کچن سے سکندر کو لے کر آیا تھا۔ اس کی حالت دیکھ تو سب حیران ہو گئے تھے۔ سلطانہ بیگم کا تو وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ سب کچھ سب کے سامنے تھا۔ وسام بھی آچکا تھا تبھی سلطانہ بیگم نے کہا۔

"تمہیں ضرورت ہی کیا تھی ہاں یہاں رکنے کی جب سب جا رہے تھے تمہیں بھی جانا چاہیے تھا"

اس بات پر رانیل نے انہیں حیرانی سے دیکھا تھا اور کہا۔

"امی آپ نے ہی تو کہا تھا میری شال لے آؤ"

رانیل کا یہ کہنا تھا کہ سجدہ ایک دن پھری تھی۔

"کم ظرف الزام لگاتی ہے ہاں میری ماں پر۔ تو ہی بند ہے خود کا الزام ہم پر ڈال رہی ہے۔"

ابھی یہ سب جاری تھا کہ سلطانہ بیگم کی بہن (رخسانہ) اندر کو آئی اور اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھتے ہی رونے لگی۔

صورتحال تو بالکل ہی الگ تھی۔ سب لوگ رانیل کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ ہی مجرم ہو۔ آنٹی رخسانہ نے بھی اسے ہی کو سننے دینے شروع کر دیے تھے۔ "اسی نے میرے بیٹے کو روکا ہو گا یہاں ورنہ وہ تو کسی کو دیکھتا بھی نہیں۔ بعد میں الزام بھی ہمارے سر"

رانیل کے رونے میں تیزی اچکی تھی اور حیرت انگیز طور پر وسام بالکل خاموشی سے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں کوئی رنگ نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس بڑھتے شور کی شہ لے کر سلطانہ بیگم آگے بڑھی اور رابیل کو موٹی سی گالی دی۔ اس سے پہلے کے وہ اس پر ہاتھ اٹھاتی ان کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا تھا۔

عطیہ بیگم اور دادا صاحب جانے کب سے سب کچھ سن رہے تھے۔ لیکن اب عطیہ بیگم کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔ آگے بڑھ کر فوراً ان کا ہاتھ پکڑا اور سب کے سامنے کہا۔

"رابیل کی گواہ میں ہوں اس نے میرے سامنے اسے اوپر بھیجا تھا جس نے گالی دینی ہے مجھے دو۔ یہی کھڑی ہے عطیہ بخش داد بھٹی۔ اب بولو"

ان کی اس بات پر جیسے سب خاموش ہو چکے تھے اور ہر کسی کی زبان کو تالا لگ گیا تھا۔

"کتنے افسوس کا مقام ہے سلطانہ۔ بیٹیاں تو سب کی سانجھی ہوتی ہیں ساس بنی ہے یا خدا؟؟ کسی کی بیٹی کو ذلیل کرنے سے پہلے اپنی کوکھ میں نہیں جھانکا کیا تو نے؟؟"

عطیہ بیگم کی آواز میں تاسف تھا۔ لیکن وہ بھول گئی تھیں کہ ہر ساس ماں نہیں بن سکتی۔

ہمارے معاشرے میں لفظ عزت صرف اپنی بیٹی، ماں اور بہن تک مفقود کر دیا گیا۔ ہماری بہو یا کوئی اور لڑکی اس عزت لفظ کے معیار پر پورا نہیں اترتیں۔ کیونکہ وقار تو صرف اپنی اولاد کا نظر آتا ہے۔ اگر اپنی بیٹی کو کوئی چھیڑ بھی جائے تو دل پر ہاتھ پڑتا ہے لیکن جب وہاں آپکی بہو ہو تو سب ایک نائک۔۔۔۔۔

عطیہ بیگم کا یہ روپ دیکھ سب انگشت بدنداں تھے۔ ان کی آواز تو کیا وہ بھی عرصے سے کسی کو نظر نہیں آئی تھیں۔

ابھی یہ سب جاری تھا کہ باہر سے کچھ آوازیں آنا شروع ہوئی۔ دادا صاحب نے فیض کو دیکھنے کا کہا ابھی وہ جانے ہی والا تھا کہ باوردی آفیسر اندر داخل ہوا۔ اور کہا

Posted On Kitab Nagri

"سکندر کون ہے؟"

اس بات پے سب حیران ہوئے تھے اور پھر اس آدھ موے شخص کی طرف اشارہ کیا۔
آفیسر نے اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا کہ رخصانہ بیگم نے کہا۔

"آپ کو کس نے بلایا ہے اور آپ میرے بیٹے کو کیوں کے جارہے ہیں دیکھتے نہیں اس کی حالت اس ڈائن نے کیا
بنادی ہے"

ان کی بات ابھی مکمل ہی ہوئی تھی کہ وسام نے کہا۔

"میں نے بلایا ہے انہیں۔ اس بھیڑیے نے میری بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ یہ حالت کا شکر کریں آپ کہ
زندہ ہے ورنہ اس کی سزا تو موت تھی"

وسام کے لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔ سلطانہ بیگم جو اس کی خاموشی کو اب تک اپنے حق میں سمجھ رہی تھیں اب کا پلٹنے
پر پریشان تھیں۔

وسام آگے بڑھا اور سکندر کو زوردار لات رسید کی تھی۔

"کیا ثبوت ہے کہ اس نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تھی ہو سکتا ہے یہ خود سے ایسا کر رہی ہو"

عافیہ نے کہا تھا۔ اس کی بات سن کر ایک تلخ مسکراہٹ وسام کے چہرے پر ابھری تھی۔

"ثبوت بھی مل جائے گا سب کو۔ آفیسر آپ اس کو لے جائیں۔ آفیسر آپ کو تو سب ثبوت مل چکے ہیں نا؟"

وسام نے اپنی ماں کی تمام تنبیہی نظروں کو نظر انداز کرتے ہوئے تھا۔

ان کے جاتے ہی وسام نے بلال کے کان میں کچھ کہا۔ اور وہ ایک لیڈ کے کر آیا تھا۔ وسام نے اپنا فون وہاں موجود

ایل ای ڈی کے ساتھ کنکٹ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ٹی وی پر ایک منظر چلنے لگا تھا۔ جہاں رائیل گھبرائی ہوئی نظر آرہی تھی۔ جالی دار دروازے سے سکندر کو بھی دیکھا جاسکتا تھا۔ اس کی گالیاں اور باتیں واضح تھیں کہ وہ کس نیت سے یہاں ہیں اور کس کی وجہ سے ہے۔ یہ وہ ریکارڈنگ تھی جو رائیل نے وسام کو کرنے کے لئے کہا تھا۔ اب جاکی وسام سمجھا تھا کہ رائیل نے کیوں کہا تھا۔ جیسے جیسے ویڈیو آگے بڑھ رہی تھی تب اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے جو دیکھنے میں کمزور سی تھی لیکن ایک بھیڑیے کے آگے ڈٹ گئی تھی۔

لڑکیوں کو ناایسا ہی ہونا چاہیے شیرنی کی طرح جو ہاتھ ڈالے اس کا ہاتھ چبا جائیں اس دور میں نازک تتلیاں کچلی جاتی ہیں۔

ویڈیو ختم ہوتے ہی وسام رائیل کے پاس گیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اور کہا۔
"لوگوں کی غلط فہمی دور ہو چکی ہوگی اب تک۔ یہ رائیل ہے وسام کا غرور جو انمول ہے اور جس کی عزت بھی انمول ہے کوئی بھی کتا اتنی ہمت نہیں کر سکتا کہ اسے ہاتھ بھی لگائے"

www.kitabnagri.com

لوگ لڑکیوں کو اس لئے تشدد کا نشانہ بنا جاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو کمزور ہیں۔ لیکن لڑکیاں کمزور نہیں ہے اگر وہ ہمت کریں تو۔۔۔

وسام کے الفاظ نہیں تھے جیسے اب حیات تھا جو رائیل کو ملتا تھا۔ وہ جو تب سے وسام کی خاموشی دیکھ رہی تھی اب یکدم تازہ کلی کی طرح مسکرا اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اس کے بعد رکائیں تھالکہ دادا صاحب سے کہا تھا کہ ہمیں ابھی گھر جانا ہے۔ سب کے کہنے کے باوجود کے رات ہو چکی ہے۔ وہ رکائیں تھالکہ۔ وہ رائیل کو لئے چلا گیا تھا دادا صاحب بھی عطیہ بیگم کے ساتھ واپس روانہ ہو گئے تھے۔ باقی سب کو کل آنا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی وسام نے رائیل کی چپ محسوس کی تھی۔

"بیلا کہیں درد ہو رہا ہے کیا میری جان؟"

اس کی بات کر رائیل نے سر نامیں ہلایا تھا۔

"پھر؟؟؟"

وسام کے لہجے میں پریشانی واضح تھی۔

"امی نے مجھے شال لینے خود بھیجا تھا وسام"

رائیل اس سے زیادہ کچھ نا کہہ سکی تھی۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔۔ مجھے تم پر کبھی شک تھا ہی نہیں۔ اور دادی کے بولنے کے بعد تو کسی کو بھی نہیں رہا ہوگا

کیونکہ سب جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بول سکتیں انہی کوئی نہیں جھٹلا سکتا یہاں تم فکر نہیں کرو میں تمہارے

ساتھ ہوں ہمیشہ"

وسام نے وثوق سے کہا تھا لیکن اسے نہیں معلوم تھا کہ حالات کا دھارا تو کبھی بھی بدلا جاسکتا ہے۔

...

Posted On Kitab Nagri

میرے ہونے میں کسی طور تو شامل ہو جاؤ
تم مسیحا نہیں ہوتے ہو تو قاتل ہو جاؤ

دشت سے دُور بھی کیا رنگ دکھاتا ہے جنوں
دیکھنا ہے تو کسی شہر میں داخل ہو جاؤ

جس پہ ہوتا ہی نہیں خونِ دو عالم ثابت
بڑھ کے اک دن اسی گردن میں جمائل ہو جاؤ



وہ ستم گر تمھیں تسخیر کیا چاہتا ہے
خاک بن جاؤ اور اس شخص کو حاصل ہو جاؤ

www.kitabnagri.com

عشق کیا کارِ ہوس بھی کوئی آسان نہیں
خیر سے پہلے اسی کام کے قابل ہو جاؤ

ابھی پیکر ہی جلا ہے تو یہ عالم ہے میاں

Posted On Kitab Nagri

آگ یہ روح میں لگ جائے تو کامل ہو جاؤ

میں ہوں یا موجِ فنا اور یہاں کوئی نہیں

تم اگر ہو تو ذرا راہ میں حائل ہو جاؤ

گھر جا کر رابیل سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ وسام کچھ دیر باہر لاونچ میں بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔ اس نے رابیل کو تحفظ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ ناکام تھا۔ محبت، عشق اور چاہت سب دے رہا تھا لیکن اس کی حفاظت نہیں کر پا رہا تھا۔

خاندانی مردوں کا المیہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے محبت تو بہت کرتے ہیں لیکن اس کی حفاظت اپنے ہی گھر والوں سے نہیں کر پاتے۔ اس پر آنے والی کسی انگلی کو توڑ نہیں سکتے۔

وسام بھی اسی کشمکش میں تھا اسے سب دکھ رہا تھا لیکن ابھی وہ خاموش تھا۔ ایک طرف ماں تھی بہنیں تھیں تو دوسری طرف بیوی اور ساتھ وہ اولاد جو ابھی دنیا میں آئی بھی نہیں تھی لیکن جان سے عزیز تھی۔

ماں کو سخت لہجے میں کچھ کہتا تب بھی دل میں کسک رہتی اور یہ سب اگر رابیل سہتی رہتی تب بھی چین نا آتا۔ لوگ کہتے ہیں مرد بہت سخت ہوتا ہے۔ اس لئے بیوی کے احساس نہیں سمجھتا۔ لیکن نہیں مرد تو موم سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے تبھی تو وہ پھنس کر رہ جاتا ہے اپنی ماں اور بیوی میں۔ وہ دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کر پاتا اس لئے مٹی کا مادھو کہلایا جاتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اپنی ہی سوچوں سے تھک کر کچن میں گیا اور وہاں سے دودھ لے کر کمرے میں واپس آیا تھا۔ رائیل کپڑے تبدیل کر چکی تھی۔ اور اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی۔ وسام اس کے قریب گیا اور اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پر موجود زخم دیکھ کر اسے ناجانے کیا کیا یاد آیا تھا۔ لیکن آج اس کے پاس لفظ نہیں تھے کہ اپنی بیوی جو کچھ کوئی دلا سادے سکتا۔ کیونکہ اب کی بار حرف رائیل کی عزت پر اٹھا تھا۔ کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں وہ اسے زمانے کے سرد و غم سے بچا سکتا تھا۔ معاشرے میں اس پر اٹھنے والی ہر انگلی توڑ سکتا تھا لیکن اپنے گھر میں اپنی ماں بہنوں کو کیا کہتا کہ اس کی عزت کو عزت دیں؟۔

رائیل کی آنکھوں میں ایک انتظار تھا کہ شاید اب وہ کچھ بولے اور یا کسی کے بارے کچھ۔ لیکن وہ بالکل خاموش رہا تھا۔ بولا تو بس اتنا۔۔

"دودھ پی کر سونا بیلا"

رائیل اور وسام ساری رات اپنی اپنی جگہ پر کروٹ لیے الگ الگ سوچوں میں ڈوبے رہے تھے۔



سب لوگ گھر آچکے تھے اور اس واقعے کا ذکر بھی کسی نے نہیں کیا تھا لیکن اب رائیل کسی کو چاہ کر بھی ویسا مان، عزت اور پیار نہیں دے پارہی تھی۔ وہ سلطانہ بیگم کو دیکھتی تو اسے وہ بھیڑیا نظر آتا تھا۔

سلطانہ بیگم نے ایک دو دن انتظار کیا اور حالات دیکھے تھے لیکن۔ سب کو خاموش پا کر وہ واپس اپنی جون میں لوٹ آئیں تھیں۔ وسام بھی نارمل تھا بس بولتا کم تھا۔ سبیل، نرمین، رائیل اور عطیہ بیگم لاونج میں بیٹھی تھیں وہیں وہ رائیل کو احتیاط کے بارے میں بتا رہیں تھیں۔ بیچ بیچ میں تینوں میں سے کوئی شرارتی جملہ چھوڑ دیتا اور سب ہنس

Posted On Kitab Nagri

دیتے۔ سلطانہ بیگم نے یہ منظر دیکھا تھا اور انہیں جیسے آگ سی لگ گئی تھی۔ فوراً لاونج میں آئیں اور بنا کچھ کہے
نرین کو چٹیا سے پکڑ لیا تھا۔

"بانجھ کہیں کی خود دونوں نے میرے بیٹے کو بے اولاد رکھا ہے اور یہاں چسکے لے رہی ہیں۔"
ابھی وہ جانے اور کیا کیا بولتیں کی رائیل آگے آئی اور نرین کو ایک طرف کیا تھا۔

"امی جی اولاد مرد کے نصیب سے ہوتی ہے اور دولت عورت کے۔ کبھی سوچا نہیں ہے کیا کہ دونوں بیویاں ہی
بانجھ کیسے ہو سکتی ہیں؟؟؟ چاہے پچاس بیویاں لے آئیں یا پورے ملک کے بابوں کے پاس ان دونوں کو لے جائیں
لیکن اتنا بتادوں کے پوتا چاہیے تو اپنے بیٹے کو لے کر جائیں بابوں کے پاس ان دونوں کو بھیڑ بکری سمجھنا چھوڑ
دیں"

سلطانہ بیگم تو اس کی بات پر حیران ہی رہ گئیں تھیں آج تک جو بھی ہوا یا جو بھی کیا رائیل کی کبھی آواز تک نہیں
نکل تھی لیکن آج وہ بولی تو انہیں آئینہ دکھا گئی تھی۔

لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جو اتنے ہڈ دھرم ہوتے ہیں کہ سب جان کر بھی اسے تسلیم کرنے کے بجائے
اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہتے ہیں۔
www.kitabnagri.com

ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا سلطانہ بیگم نے اس بات کو اپنی انا پر لیا تھا۔ لیکن دل ہی دل میں وہ رائیل کی باتوں کو مان چکی
تھیں۔ ان کی انا کو اب یہ گوارا نہیں کر رہا تھا کہ ایک لڑکی ان کے بیٹے کے بارے کچھ ایسا کہہ گئی وہ سکھی ہو۔ اب
وہ ٹھان چکی تھیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"رائیل بیٹا تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا"

عطیہ بیگم نے کہا تھا۔

رائیل نے ان کی طرف تاسف سے دیکھا اور بولی۔

"دادی!!! یہ کب تک چلے گا؟؟؟ امی کارویہ ایسا؟ پہلے آپکے ساتھ اپنی من مرضی پھر سب بھابھی پھر نرین بھابھی اور اب میرے ساتھ۔۔۔ کسی کی بھی بیٹی کو ایسے جانوروں کی طرح مارنا ٹھیک ہے کیا؟؟؟ ہر وقت ایک ہی چیز بانجھ بانجھ۔۔۔ کبھی کوئی فقیر کبھی کوئی جعلی بابا کبھی کوئی جادو۔ دادی اب انہیں ہوش کے ناخن لینے ہونگے۔ اس دن انہوں نے جو کیا وہ ہے کیا بھلانے لائق جب تک خاموشی سے برداشت کریں"

عطیہ بیگم نے اس معصوم لڑکی کو دیکھا تھا جو بس بولے جارہی تھی۔ اسے ابھی خاندانی سیاست کا علم نہیں تھا۔ جو کہ سلطانہ بیگم رچانے والی تھیں۔

رائیل اب تک سلطانہ بیگم کے تپی ہوئی تھی اور کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی تبھی وسام اندر آیا اور اس کے پاس بیٹھا تھا۔

www.kitabnagri.com

"بیلا امی سے کوئی بات ہوئی ہے کیا تمہاری؟"

بنابات گھمائے اس نے پوچھا تھا۔ کوئی غصہ نہیں تھا بس لہجے میں استفسار تھا۔

"کوئی بات کیا ہوگی وسام کیا آپ مجھے نہیں جانتے یا اپنی امی کو نہیں جانتے؟ دادا صاحب نے صاف کہا تھا کہ اب انہوں نے کسی بہوپر ہاتھ اٹھایا تو وہ انہیں طلاق دلوادیں گے۔ اس کے باوجود بھی وہ مسلسل بھابھیوں کو مارتی ہیں بانجھ بانجھ کہتی ہیں کیا یہ انسانیت ہے؟"

Posted On Kitab Nagri

رائیل کی آواز میں ایک تاسف تھا۔

"تو اب میرے بھائی کو نامرد کہو گی تم؟؟ یا میری ماں کو طلاق دلو اوگی؟"

وسام نے اس کی طرف بنا دیکھے بولا تھا۔ لہجہ اب بھی دھیمہ تھا۔ رائیل تو اس کی اس بات پر حیران ہی رہ گئی تھی۔

"میں نے ایسے لفظ کسی کے بارے استعمال نہیں کیے ہاں البتہ تم سن کر آئے ہو تو میرا کوئی گناہ نہیں اس

میں۔ کیونکہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا"

رائیل جو پہلے ہی تپتی ہوئی تھی اب اس کے غصے کو مزید ہوا ملی تھی۔ تبھی وسام نے کہا۔

"باقی سب جھوٹ بول رہے ہیں کیا؟"

اس کا اتنا ہی کہنا تھا کہ رائیل جھٹکے سے اٹھی۔ اور چلائی تھی۔

"تمہارے وہ جو نام نہاد باقی ہیں نا وہاں ان میں سے کوئی موجود نہیں تھا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہاں کسی کی بات

سن کر مجھ سے ایسے سوال کرنے کی؟؟ مسٹر وسام نکلو تم میرے کمرے سے اور رہو وہیں جن پر تمہیں بھروسہ

ہے مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا"

یہ کہتے ہی رائیل نے وسام کو کمرے سے باہر نکال دیا تھا اور خود دروازہ بند کر کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ چند آنسو آنکھ سے

نکلے تھے لیکن انہیں بے دردی سے صاف کیا اور خود سے کہا۔

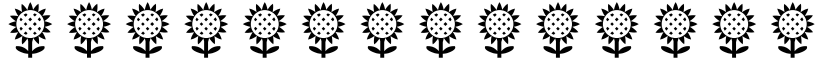
"تم رائیل حیات ہو۔ اپنے بابا کی شیرینی تم ان خاندانی جھگڑوں میں خود کو برباد نہیں کر سکتی سمجھی۔۔۔ تم باقیوں

جیسی نہیں ہو۔ تم ظلم نہیں سہو گی"

خود کو دلاسا دیتے اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔ اور بڑبڑائی۔

"تمہاری ماں کمزور نہیں ہے کہ ان سب کے آگے جھک جائے۔ تم شیرینی کی اولاد ہو اپنے بابا جیسے بزدل مت بننا"

Posted On Kitab Nagri



شام سے اب رات ہو رہی تھی لیکن رائیل اب تک کمرے سے باہر نہیں آئی تھی نادر وازہ کھولا تھا۔ رات کے کھانے پر سبجل اسے بلانے گئی تو کہہ دیا کہ کچن میں رکھ دیں بعد میں کھاؤں گی۔

وسام لاونج میں بیٹھا انتظار کر رہا کہ اب وہ کچن میں جائے تو اس کے پیچھے جا کر معافی مانگ لے۔ لیکن اسے نا آنا تھا اور نا وہ آئی۔ بالآخر تھک کر وہ خود کمرے میں گیا تھا اور سامنے وہ صوفے پر سو رہی تھی۔ وسام کو یک دم تشویش ہوئی تھی۔ بھوکے وہ بھی صوفے پر سونا ایسے۔ لیکن کیا کرتا اس کا منہ اب بھی لال تھا بال بکھرے سے کچھ آنسو چہرے پر جمے تھے جو شاید نیند میں نکل آئے تھے۔

ٹھنڈی سانس لے کر اسے دیکھتا رہا تھا۔ آخر کیا کہتا اسے۔ وہ جانتا تو سب تھا لیکن وہ دو فریقوں میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے اپنی ماں کی مرضی کے خلاف نکاح کیا تھا پہلے ہی نافرمانی کر چکا تھا اب اس کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔ یہ مرد بھی عجیب ہوتے ہیں ایک عمر عشق کے وعدوں میں گزار دیتے ہیں اور پھر گھر والوں کی نافرمانی کی تلافیوں میں۔۔۔

وہ اسے کتنی ہی دیر دیکھتا رہا تھا۔ سکون سے وہ پریوں جیسے ملکوتی حسن والی شاید نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے حسین لگتی تھی۔

محبت یہ نہیں کہ چاند کو تم توڑ کے لاو
محبت یہ نہیں کہ تم ستارے مانگ میں بھر دو
محبت یہ نہیں کہ وعدے کر لو سات جنموں کے
محبت یہ نہیں کہ پھول راہوں میں بچھا دو تم
محبت ہے !

Posted On Kitab Nagri

کہ تم جو ہاتھ تھامو چھوڑ نہ دینا !

محبت ہے !

کہ قلبِ جان کو تم توڑ نہ دینا

محبت ہے !

کہ تم محبوب سے منہ موڑ نہ لینا

محبت ہے !

کہ تم جھگڑو لڑو اور روٹھ بھی جاو

ستا کر مسکرا کر پھر منا لینا بھی آتا ہو !

کسی کے عارض و رخسار !

جب شرم و حیا سے سرخ ہو جائیں

یہ کہہ دو !

میں وہ سب کر نہیں سکتا کہ ممکن نہیں جو کچھ

مگر میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک سانس باقی ہے

تمہاری زندگی میں الفتوں کا سایہ کر دوں گا

تمہارے لاڈ ناز و نخرے سب کچھ میں اٹھاؤں گا

زمانے بھر کی نفرت سے تمہیں ہر پل چھپاؤں گا

مجھے تم سے محبت ہے کہوں یا نہ کہوں لیکن

مجھے کتنی محبت ہے میں وہ کر کے دکھاؤں گا...



Posted On Kitab Nagri

رات کے کسی پہر وسام کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ اب تک سو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر کچھ بال مسلسل آرہے تھے۔ وسام اٹھا اور آگے بڑھ کر ان بالوں کو پیچھے کو ہٹایا تبھی اس کا ہاتھ رائیل کے ماتھے کو لگا تھا۔ اسے ایک دم احساس ہوا کہ وہ بخار میں تپ رہی تھی دسمبر کی سردی اور بخار۔۔۔ وسام نے اسے بیڈ پے لٹایا تھا اسی دوران رائیل کی آنکھ کھلی تھی۔ اس کے بعد وسام نیچے گیا اور اس کے لئے کھانا لے کر لایا تھا۔ رائیل نے انکار کرنے کے منہ کھولا ہی تھا کہ ایک سخت نظر اس نے رائیل پر ڈالی تھی۔ اور پھر اسے دوائی کھلا کر سلا چکا تھا۔ شائد بخار کی کمزوری تھی جو وہ فوراً دوبارہ سو گئی۔

صبح اٹھتے ہی وسام نے اس کا بخار چیک کیا تھا جو کہ اب بہت ہلکا سا تھا۔ رائیل بھی اٹھ گئی تھی اور باہر جانے لگی تھی تبھی وسام نے کہا۔

"کچھ بھی ہو جائے اب باہر مت جانا آج کے دن کم از کم طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ابھی تو دادا صاحب کے ساتھ

جانا ہے لازمی رات میں کوشش کروں گا کہ جلدی آؤں تیار رہنا ڈاکٹر کے پاس جانا ہے"

وسام نے تیز تیز بولتے کہا تھا۔ رائیل پھر اٹھنے لگی تھی تو وہ دوبارہ بولا۔

"بیلا کچھ کہا ہے میں نے؟؟؟ سمجھ نہیں آ رہا کیا؟؟؟ کسی بھی صورت میں ہلنا مت بھابھی کو میں کہہ دوں گا کہ وہ

کھانا خود کھلا کے جائیں اور دادی تمہارے ساتھ کمرے میں رہیں گی"

وہ فٹافٹ تیار ہوتا اسے ہدایات دے رہا تھا۔ اگر اسے علم ہوتا کہ اس کی غیر موجودگی سے کیا ہو جائے گا تو وہ

شائد کبھی نا جاتا۔۔۔۔۔



Posted On Kitab Nagri

وسام، دادا صاحب، راحیل صاحب اور فیض جاحکے تھے۔ وہ دوسرے گاؤں گئے تھے کیونکہ انہیں زمینوں کا بڑا سودا کرنا تھا۔ آج فائزہ کی بیٹی کی سالگرہ تھی۔ کوئی گھر نہیں تھا تو شاید نامنائی جاتی لیکن اس نے دماغ میں کچھ اچھوتا سا خیال آیا تھا۔ جو اس نے اپنی ماں کے کان میں ڈالا تھا۔

عطیہ بیگم رابیل کے پاس تھیں۔ اسے دوبارہ بخار ہو رہا تھا اور اب سونے کا سوچ رہی تھی تبھی سلطانہ بیگم اپنی پلٹن کے ساتھ اندر آئیں تھیں۔ اور آتے ہی کہا۔

"آج گڑیا کی سالگرہ ہے جیسا کیک وسام کے لیے بنایا تھا آج پھر بناؤ"

ایک بے نیازی سے کہا گیا تھا۔

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں"

جواب عطیہ بیگم نے دیا تھا۔ جس کا مقابل پر کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔ دوبارہ کہا۔

"اٹھو اور کوکھا وہ کرو"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب عطیہ بیگم سے پہلے رابیل نے کہا تھا۔

"مجھے وسام نے منع کیا ہے باہر جانے سے آپ ان سے بات کر لیں یا خود بنالیں۔"

یہی وہ بات تھی جو وہ سننا چاہتی تھیں اور بس خاموشی سے باہر نکل گئیں۔ رابیل کو یہ چیز کچھ خاص راس نہیں آئی تھی۔ کہ پہلے ایسے آنا اور پھر بنا کچھ بولے چلے جانا۔ لیکن وہ جلد ہی سو گئی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

بارش والا موسم تھا اور ابھی کچھ قانونی کاروائی باقی تھی لیکن اس لئے دادا صاحب نے کہا تھا کہ آج سب یہیں رکیں گے۔ وسام نے سوچا کہ رائیل کو کہہ کر آیا تھا آج کا۔ اس کا دل بھی کچھ بیٹھ رہا تھا۔ اس لیے وہ نکل گیا کہ کل آجائے گا۔

گھر پہنچا تو کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔ اور پھر کچھ رونے کی آواز آئی۔ سلطانہ بیگم کے کمرے میں گیا تو وہ اپنے ہاتھ پر پٹی باندھے رونے میں مصروف تھیں۔ ایک دن ایسے دیکھ کر وسام حیران ہوا تھا۔ ان سے وجہ پوچھی تو کہا۔ "کیا بتاؤں کونسا یقین آنا ہے تمہیں"

سلطانہ بیگم نے درد بھری آواز میں کہا تھا اور رونے میں تیزی آئی تھی اس کے ساتھ ہی ان کی سیٹیاں بھی آبدیدہ تھیں۔ وسام کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا۔ اب کی بار مزید بے صبری سے پوچھا۔ "بتائیں نامی کیا ہوا ہے؟"

اس کی بے صبری پر انہوں نے کہا۔

"بس بیٹا میری ہی غلطی تھی جو رائیل بیٹی کو کہہ دیا کہ اپنی گڑیا کی سالگرہ ہے کیک بنادو۔ نہیں دل ہوگا بہو کا کہہ دیتی ہاتھ جلادیا میرا سارا تنے چھالے پڑ گئے۔ لیکن بہو ٹھہری میری کہاں مجال کے۔۔۔۔۔"

ابھی بات سنی ہی تھی کہ وسام تیزی سے اٹھا تھا اور اپنے کمرے کی طرف گیا۔ اس کے اٹھنے کی ایک مسکراہٹ مسکراہٹ تمام نفوس کے چہروں پر در آئی تھی۔

وسام کمرے میں آیا تو رائیل ابھی کپڑے تبدیل کر کے کمرے میں آئی تھی۔ اسے دیکھ کہا۔ "میں تیار ہوں بس پانچ منٹ لگیں گے"

Posted On Kitab Nagri

ابھی بات منہ میں ہی تھی کہ وسام آگے بڑھا اور اسے بالوں سے پکڑ لیا۔

"کوئی کچھ کرتا ہے تو بدلا نہیں لیتے وسام ہاں؟؟؟ میری ماں نے کیا کیا تھا تمہارا نے ساتھ گاؤں میں ذرا سے غلطی ہو گئی، شاپنگ پے چکی گئی ذرا سادہ کا لگ گیا بس؟؟ اب تم بدلے لو گی ہاں۔۔۔ امی کا ہاتھ جلادیا منہ سے منع کر دیتی کے نہیں دل کام کا۔۔۔ بچی کا ہی کام تھا۔ کم ظرف عورت یہ کرنا لازمی تھا کیا"

وسام کی باتیں سن کر تورابیل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن وہ کہاں تیار تھا کچھ سننے کو۔

تبھی بھا بھی نے یہ سب دیکھا تو دادی کو بلالائیں۔ لیکن وسام پر شاید کوئی بھوت سوار تھا۔ ان کے کمرے کی جو کھڑکی باہر باغیچے کی طرف کھلتی تھی وہ کھولی اور رابیل کو باہر کو دھک دیا تھا۔ وہ اکیلی عورتیں اتنے اونچے لمبے مرد کو کیسے روک لیتیں۔

رابیل نے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ وہ بولا۔

"مجھ سے کبھی محبت کی ہے تو اس کی قسم تمہیں میری قسم۔۔۔ جب تک میں ناکہوں یہاں سے ہلو گی نہیں"

الفاظ تھے یازنجیر رابیل کے قدم رک گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے تالا لگا کر چابی اپنے پاس رکھی تھی۔ اور پھر وسام اپنی امی کے کمرے میں گیا۔ اور پھر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ناجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ اور وہیں سو گیا۔ بارش جو ہلکی ہلکی تھی اب موسلا دھار ہو رہی تھی۔ سبیل، زمین اور سلطانہ بیگم شیشے کے پار سے اسے دیکھ مسلسل رو رہی تھیں۔ لاک کھولنے کی ہزار کوششیں کی۔ لیکن رابیل وہ تو پتھر کی بنی کھڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

رات قطرہ قطرہ بیت رہی تھی۔ لیکن رانیل کے لئے تو جیسے رک سی گئی تھی۔ عطیہ بیگم نے دادا صاحب کو کال لگانے کا کہا تھا۔ وہ لوگ اکیلے تو کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ سبیل زمین کے ساتھ اپنے کمرے میں گئیں تھیں تبھی پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ سجدہ اپنی کارکردگی دکھا کر اب جا چکی تھی۔ بے بسی سے عطیہ بیگم کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی۔

"سلطانہ خدا تجھے کبھی معاف نہ کرے۔۔۔۔۔"

بس یہی ایک جملہ بار بار وہ بول رہی تھیں۔ ان تینوں کے دل پر جیسے ایک قیامت برپا تھی۔ اور وہیں سلطانہ بیگم کے دل میں جیسے بہار آچکی تھی۔ ان کے عظام نندی پاس لگ چکے تھے۔ اب صاف ظاہر تھا کہ وسام نے رانیل پر ہاتھ اٹھایا تھا وہ یہاں رکتی ہی نافور اچلی تھی اور بچہ وہ لوگ کے لیتے۔ پھر آرام سے آہنی بہن کی بیٹی لے آتیں۔ سب ان کے ذہن کے حساب سے چل رہا تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھیں کہ انہوں نے کس پر ہاتھ ڈالا ہے۔ لیکن جلد ہی جاننے والی تھیں۔۔۔۔۔

بارش میں تیزی آرہی تھی بوندیں جیسے پتھروں کی طرح جسم میں لگ رہی تھیں لیکن وہ کھڑی بس بنا کسی سوچ کے سامنے شیشے سے نظر آتی گھڑی کو دیکھتی رہی۔ کھڑی پر دو بج کر ستاون منٹ پر اس کے منہ سے نکلا تھا۔

"انالساوانا الیہ الرجعون"

اس کے بعد وہ گھاس پر گرتی چلی گئی۔

Posted On Kitab Nagri

صبح پانچ بجے کے قریب وسام کی آنکھ کھلی تھی۔ وہ اب تک سلطانہ بیگم کے کمرے میں تھا۔ اسے تبھی رات کا منظر یاد آیا۔ رائیل پر غصہ ایک بار پھر سے اُٹھ آیا تھا۔ تبھی اپنی ماں کے پاس گیا جو بڑے آرام سے سو رہی تھیں۔ ان کے بازو سے وہ پڑھ کھل رہی تھی۔ وسام نے اسے سیدھا کرنے کے لئے اتارا تھا کہ ایک دم حیران ہوا۔ ان کی کلانی پر کوئی زخم تو کیا کوئی کھروچ تک نہیں تھی۔ اس کا دماغ ایک دم سے گھوما تھا۔ تیزی سے اس کے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ شرمندہ تھا اور رائیل سے معافی مانگنے کے لیے ذہن میں الفاظ ترتیب دے رہا تھا۔ کمرے میں گیا تو اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ آگے بڑھ کر چیک کیا تو وہ واشروم میں بھی نہیں تھی۔ ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور ایک جھٹکا لگا تھا اور قدم باہر کی طرف بڑھے۔ ایک وجود زمین پر اوندھا لیٹا تھا۔ وسام نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا۔ چند آوازیں دیں لیکن وہ ہلی بھی نہیں تھی۔ وسام کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ فوراً آواز لگائی اور چوکیدار اور ایک کام والی آئے تھے۔ چوکیدار سے گاڑی نکالنے کا کہا اور کام والی سے دادی کو بلانے کا۔

کام والی جب گئی تو کمرہ باہر سے لاک تھا۔ کھولا تو وہ تینوں جیسے اسی انتظار میں تھیں کہ کوئی آئے۔ فوراً باہر نکلیں اور باہر کو گئیں جہاں وسام رائیل کو گاڑی میں لٹا چکا تھا۔ دادی اور سبیل اس کے ساتھ گئیں تھیں۔ سارا راستہ وسام کے ہاتھ کانپ رہے تھے لیکن وہ مسلسل تیز سے تیز گاڑی چلانے کی کوشش میں تھا۔ موسم اب بھی بہت خراب تھا۔ آنکھ سے آنسو آرہے تھے۔ عطیہ کرنے نے یہ دیکھا تو کہا۔

"تیرے جیسا مرد میری نسل سے ہونا میری بد قسمتی ہے وسام۔۔۔ اس لڑکی نے تیرے لئے سب کیا لیکن تو کم ظرف ہے ٹھہرا۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

الفاظ تھے یا چابک جو وسام کو لگ رہے تھے۔ وہ ہسپتال پہنچا تھا اس وقت سٹاف کچھ کم تھا لیکن اس کا نام سن کر کچھ بڑے ڈاکٹرز کو بلا کیا گیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

رائیل کو ایڈمٹ کر کیا گیا تھا۔ اور وسام کی نظریں مسلسل رائیل کے نیم مردہ وجود پر تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ تبھی سچل بولی۔۔ "اب کیوں دور ہے ہو بھائی؟؟؟ اب ہی کیوں کیا تم بھی نہیں جانتے تھے کہ وہ کون ہے؟ اس کے ساتھ ایک اور جان ہے کیا تب تمہیں نہیں پتا تھا۔

آج تک مجھے لگتا تھا کہ میری اولاد نہیں ہے میں بد قسمت ہوں۔ لیکن نہیں رائیل کی تو اولاد بھی تھی پر اس کا شوہر اس لائق نہیں تھا۔ بس قسمت تو وہ ہے جو اندر ہے سب کے لئے لڑنا سیکھا اس نے سب کے لئے۔۔۔ لیکن خود کے لئے کچھ نہیں کر سکی۔ ہم سب کو حقوق کے لیے بات کرنا تو سکھایا لیکن خود تمہاری ایک قسم کے آگے وہیں پتھر بن گئی۔ یہ تو نہیں تھی نارائیل بھائی؟؟؟ یہ وہ ہوتی تو تو تب ہی کسی طرح پولیس کو بلا کر تمہیں جیل بھجوا دیتی لیکن تو تمہارے جیسے انسان کی محبت میں ڈوبی کملی نکلی۔۔۔ یہ رائیل نہیں تمہاری بیلا بن گئی۔۔۔۔۔ مبارک ہو وسام بھائی!!! ایک ہنستی مسکراتی لڑکی کو لاش بنا دیا آپکی محبت نے۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو....."

سچل بول رہی تھی، نہیں وہ بول نہیں رہی تھی وہ چیخ رہی تھی وہ جو کبھی آواز تک اپنے لئے ناکال پائی تھی وہ بھی چیخ رہی تھی۔ اس کی سب باتیں دادا صاحب اور راحیل صاحب کے ساتھ آتے فیض نے بھی سنی تھیں۔

"فیض نے کبھی کسی کے سامنے پیار سے بات نہیں کی بلکہ کی ہی نہیں لیکن کبھی اولاد کا طعنہ نہیں دیا تھا۔۔۔ اور

اگر وہ اپنی جگہ ہوتے تو شاید اتنی کم ظرفی بھی نادکھاتے۔۔۔ آج تک میں بس اسی دکھ میں رہی کہ ہائے کیسی

قسمت ہے میری لیکن آج کہتی ہوں بھائی مجھے فخر ہو رہا ہے اپنے شوہر پر۔۔۔ وہ آپکے جیسے نہیں نکلے۔ وہ انسان ہیں پتھر نہیں۔۔۔ ناکسی کی کٹھ پتلی۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ اور ناجانے کیا بولتی کہ دادا صاحب آگے آئے اور عطیہ سے ساری بات پتا کی۔ جیسے جیسے وہ بولتی گئیں دادا صاحب بیٹھتے چلے گئے۔ ان کا پوتا اس ہیرے کو زنگ لگا گیا تھا۔ وہ کس منہ سے اس کے سامنے جاتے جس نے ان کے گھر میں سب کے لئے آواز اٹھائی تھی۔

وہ لڑکی سب کے لئے لڑتے لڑتے ان میں زندگی تو جگا گئی تھی لیکن آج خود ہار گئی تھی۔ آج سب اس کے لئے بول رہے تھے لیکن وہ خاموش تھی۔ وہ مردوں میں جان ڈال گئی تھی۔

وسام کو بلال کی کال آئی تھی کہ صبح صبح ان کے چوکیدار نے وسام لوگوں کی گاڑی کہیں جاتی دیکھی ہے سب ٹھیک ہے نا؟ اور وہ اسے بس اتنا ہی بتا سکا کہ ہسپتال آ جائے۔

سب باہر کھڑے تھے کہ ڈاکٹر باہر آئیں۔ انہیں دیکھتے ہی سب ان کی طرف لپکے تھے۔ "انہیں ساتواں مہینہ تھا ہم نے کوشش کی کہ ڈیلوری کر لیں وہ لڑکا تھا لیکن بچہ پہلے ہی مر چکا تھا۔ زچہ خطرے سے باہر ہے لیکن سردی کی وجہ سے ڈبل نمونیہ ہو گیا ہے۔" دادا صاحب کو بلال نے سہارا دیا تھا۔

وہ تو کہتی جا چکی تھیں لیکن وسام کے ذہن میں۔ سب ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔ رائیل کا اس کی سالگرہ پر اسے خوشخبری دینا۔ ان کی شاپنگ کرنا بہت سارے خواب جو رائیل نے بنے تھے۔

"وسام میں چاہتی ہوں کہ پہلے بیٹی ہو کیونکہ میں اسے مضبوط بنانا چاہتی ہوں۔ اس گاؤں میں آنے والی نسلوں کے لئے مثال جیسی"

Posted On Kitab Nagri

"وسام جب اگر بیٹا ہونا تو میں اس کی ایسی تربیت کروں گی کہ سب یاد کریں گے کہ ایک تھی رائیل یہاں کا سب سے نرم دل مرد میرا بیٹا ہو گا دیکھنا۔ میں اسے سکھاؤں گی کہ ماں اور بیوی میں اعتدال کیسے کرتے ہیں"

"ہماری اولاد ہو گی نا وسام تو میں اس کا جھولا تمہاری سائیڈ رکھوں گی تاکہ تم اس نے رونے پر پہلے اٹھو"

"وسام جب ہمارا بچہ تھوڑا سا بڑا ہو گا نا میں اسے دادی کے پاس دے دوں گی تاکہ ان کا اکیلا پن دور ہو جائے۔ دادا صاحب اور دادی دونوں اس کے ساتھ بچے بن جائیں گے نا"

"پتا وسام آج امی نے بھابھی کو بانجھ کہہ کر بہت سنایا۔ وہ رورہی تھیں میں نے سوچا ہے کہ ہماری پہلی اولاد چاہے بیٹا ہو یا بیٹی وہ میں انہیں دے دوں گی"

"وسام جب ہمارا بچہ دنیا میں آجائے گا نا تو ہم مل کر تمہیں اٹھایا کریں گے روز صبح"

"وسام۔۔۔ میں ناروز تمہیں اور اپنی بیٹی کو میک اپ کیا کروں گی ایک جیسا۔ اس کی پہلے دن سے شادی تک کی روز تصویریں لے گیں اور ایلیم بنائیں گے"

"وسام اگر بیٹا ہونا تو مجھے اسے کہوں گی کہ پیدا ہوتے ہی لڑکی ڈھونڈ لے اور لمبا چکر چلائے بس۔۔۔ ہائے کتنا مزہ آئے گا نا"

www.kitabnagri.com

کتنی ہی باتیں تھیں اور کتنے ہی خواب تھے جو وسام کے ذہن میں چل رہے تھے۔ ایک کے بعد ایک منظر اسے دکھ رہا تھا۔ سب یاد آ رہا تھا سب خواب، رائیل کی مسکراہٹ اور اس کی خواہشات۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے آئی نہ جگ سے لاج۔۔ میں اتنے زور سے ناچی آج
کہ گھنگرو ٹوٹ گئے

کچھ مجھ پہ نیا جو بن بھی تھا
کچھ پیار کا پاگل پن بھی تھا
کبھی پلک پلک مری تیر بنی
کبھی زلف مری زنجیر بنی

لیادل سا جن کا جیت۔۔ وہ چھیڑے پالیانے گیت
کہ گھنگرو ٹوٹ گئے



www.kitabnagri.com

میں بسی تھی جس کے سپنوں میں
وہ گنے گا اب مجھے اپنوں میں
کہتی ہے مری ہر انگڑائی
میں پیار کی نیند چڑالائی
میں بن کے گئی تھی چور۔۔ کہ مری پایل تھی کمزور
کہ گھنگرو ٹوٹ گئے

Posted On Kitab Nagri

دھرتی پہ نہ میرے پیر لگیں
بنِ پیا مجھے سب غیر لگیں
مجھے رنگ ملے ارمانوں کے
مجھے پنکھ لگے پروانوں کے

جب ملا پیا کا گاؤں۔۔۔ تو ایسا لچکا میرا پاؤں
کہ گھنگر و ٹوٹ گئے
قتیل شفائی

وہ اس کا انتظار کر رہا تھا کہ اٹھے اور کوئی سزا دے۔ کچھ کہے وہ چاہتا تھا کہ اپنا دکھ اس سے بانٹے جس درد میں وہ تھا
اسے بھی بتائے۔ وہ جو اس کے پیار میں سب چھوڑ گئی تھی آج اس نے اسے کسی لائق نہیں چھوڑا تھا۔
..... وہ ایک لڑکی.....
www.kitabnagri.com

"اداس لوگوں کی بستیوں میں"....
"وہ تتلیوں کو تلاش کرتی"....
"وہ گول چہرہ ، وہ کالی آنکھیں".....
"جو کرتی رہتی ہزار باتیں"....
"مزاج سادہ ،، وہ دل کی اچھی"....

Posted On Kitab Nagri

"ساری باتیں وہ دل کی مانے"....
"وہی کرے وہ، جو دل میں ٹھانے"....
"کوئی نا جانے،، کیا اس کی مرضی"....
"وہ چاہتوں کے سراب دیکھے"....
"محبتوں کے وہ خواب دیکھے"....
"وہ خود سمندر مگر ہے پیاسی".... "وہ دوستی کے نصاب جانے"....
"وہ جانتی ہے عہد نبھانے"....
"وہ اچھی دوست وہ اچھی ساتھی"....
"محبتوں کا جو فلسفہ ہے"....
"وہ جانتی ہے،، اسے پتہ ہے"....
"وہ پھر بھی رہتی ڈری ڈری سی"....
"وہ جھوٹے لوگوں کو سچا سمجھے"....
"وہ ساری دنیا کو اچھا سمجھے"....
"وہ کتنی سادی،،، وہ کتنی پگلی"....

وہ غنودگی میں تھی مسلسل نیند اور کمزوری کے زیر اثر سو رہی تھی۔ دادا صاحب نے اس کے گھر والوں کو بھی بلایا تھا۔ ابھی پوری بات نہیں بتائی تھی بس یہ کہا تھا کہ رابیل کی طبیعت خراب ہے۔ وہ لوگ بھی آرہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

حیات صاحب اور رفعت بیگم آپکے تھے۔ وہ رائیل کے پاس کمرے میں کھڑے تھے۔ تبھی رفعت بیگم نے کہا۔
"آپ پریشان ناہوں ایسا ویسا کچھ غلط نہیں ہوا ہو گا یہ سب تو قسمت میں ہوتا ہے نا اللہ اور اولاد دے دے گا۔ آپ
پریشان ناہوں آپ کو ڈاکٹر نے منع کیا ہے ٹینشن سے۔ کچھ دن پہلے ہی ہارٹ اٹیک ہوا ہے اب زیادہ نا سوچیں۔
کچھ بھی غلط نہیں ہوا ہو گا سمجھے آپ"

اس بات پر حیات صاحب بس پریشانی سے سر ہلا پائے تھے۔ اندر سے تو رفعت بیگم بھی پریشان تھیں اور دکھ میں تھیں لیکن ابھی انہیں اپنے شوہر اور بیٹی کو حوصلہ دینا تھا۔ وہ دونوں اس بات سے انجان تھے کہ اس کمرے میں ایک تیسرا وجود بھی ہے جو بستر پر پڑا تھا۔ اس نے یہ سب باتیں سنی تھیں اور پھر ایک فیصلہ کیا تھا۔

باسط خاموشی سے کھڑا جانے خلاء میں کیا گھور رہا تھا بلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا۔
"پریشان نہیں ہو!! تم تو بہادر ہونا تم ایسے کرو گے تو راہیل کیا کرے گی۔ وہ تو بہت روئے گی نا"
www.kitabnagri.com
بلال کی بات پر باسط نے ہلکا سا مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔



رائیل کو ہوش آچکا تھا لیکن اس میں ابھی بولنے کی طاقت نہیں تھی ناہی سیدھا بیٹھنے کی۔ سبجل نے آگے بڑھ کر اسے سہرا دے کر بٹھایا تھا۔ ڈاکٹر چیک اپ کر کے جا چکی تھی۔ تبھی حیات صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"رائیل بیٹا کیا ہوا تھا سچ بتاؤ بناؤ رے یا کچھ بھی سوچے۔۔۔ سمجھی تم اپنے بابا کو سب سچ بتاؤ گی"

انہوں نے وسام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

بلال کا دل بھی دھڑکا تھا کہ اب کیا ہوگا۔

"بابا!! مم میں بارش میں نن نہالیا تھت تھا۔ غلطی سس سے"

رائیل نے اٹکتے ہوئے بولا تھا۔ اور اب کی بار جھٹکا وہاں موجود ہر شخص کو لگا تھا۔ وہاں جو سب سوچے بیٹھے تھے کے رائیل شروع سے لے کر اب تک کی ہر ہر بات بتائے گی وہاں رائیل پانسپلٹ چکی تھی۔ سب حیران تھے۔ کوئی سوچ رہا تھا کہ وسام کی محبت میں یہ سب کے تو کوئی سوچ رہا تھا کہ ابھی اولاد کے غم میں ہے۔ لیکن بلال وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ کوئی اور ہی مصلحت ہے ورنہ رائیل ایک لمحہ بھی وسام پر پردہ ناڈالتی۔



ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ہو سپٹل میں زیادہ رش ناڈالا جائے۔ اس لئے اب وہاں رائیل کے پاس نرمین تھی اور باہر باسط اور بلال۔

www.kitabnagri.com

وسام اب تک رائیل کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ بھی سب کی طرح حیران تھا لیکن اب تک اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ باسط بازار سے کھانا لینے گیا تھا۔ تو بلال اندر آگیا۔ وہاں نرمین وضو کر کے کھڑی تھی۔ بلال اندر آیا تو وہ اسے رائیل کے پاس چھوڑ کر نماز پڑھنے نماز روم میں چلی گئی۔

بلال نے خاموش سی رائیل کو دیکھا اور بولا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا محبت حاوی آگئی وسام کی؟ جو اتنا سب بھول گئی۔ تم تو ایسی نہیں تھی نا۔ کیا ظالموں کو معاف کر کے اپنی زندگی میں وہی مقام دے دو گی تم؟ تم تو ایسی نہیں تھی نا پھر کیا ہوا؟"

بلال کی بات پر رابیل زیر لب مسکرائی تھی اور دھیمے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"ہاں محبت تو حاوی ہو گئی تھی لیکن وسام کی نہیں اپنے بابا اور اپنی مری ہوئی اولاد کی۔ انہیں کچھ دن پہلے ہارٹ اٹیک ہوا تھا جو کہ مجھے نہیں بتایا گیا کہ کہیں میں پریشان نا ہو جاؤں۔ آپ کیا چاہتے ہیں وسام کے گھر والوں کی غلطی کی سزا میرے بابا بھگتیں؟ اور پھر جانتے ہیں کیا ہو گا۔ سب امی کی کو چار باتیں سنالیں گے سب ختم ہو جائے گا ہانا؟؟ لیکن یہ ان کی جیت ہو گی بلال بھائی۔ یہی تو وہ چاہتی ہیں۔ وہ بھول گئیں تھیں کہ ان کے سامنے کوئی اور نہیں رابیل حیات ہے اور وہ ہی نہیں میں خود بھی بھول گئی تھی۔

جب تک میں رابیل حیات تھی وہ مجھ سے کھاتی رہیں لیکن جیسے کی وسام کی بیلابنی مجھے کچل دیا گیا۔۔۔ میرے پیار نے ہی مجھے نار دیا نا....

ان کی غلط فہمی تھی کہ وہ ایسے جیت جائیں گی اب میں انہیں بتاؤں گی کہ اصلی کھیل کہتے کسے ہیں۔ انہوں نے مجھے جلایا میں چپ تھی۔ سو باتیں کی میں نہیں بولی۔ مجھے بے عزت کیا میں خاموش رہی میری اولاد مروادی پر اب بھی نہیں۔

بلال بھائی آپ سب کو تو صبح پتا چلانا لیکن مجھے تو اس رات ہی پتا چل گیا تھا کہ میری اولاد نہیں رہی۔ اسی رات دو بج کر ستاون منٹ پر اپنی اولاد پر فاتحہ پڑی تھی میں نے اور خود سے وعدہ کیا تھا کہ اب وہ لوگ بھی اپنی اولاد سے دوری کیا ہوتی ہے وہ دیکھیں گے۔ میں اب انہیں اپنے طریقے سے ہراؤں گی۔ اب اگر آپ کہیں معاف کر دینے والا بڑا ہوتا ہے تو بھائی میں بڑی نہیں ہوں۔ مجھے ایسی بڑی نہیں بننا کہ اب چلی جاؤں ساری عمر اپنی اولاد اور

Posted On Kitab Nagri

وسام کوروں یہاں جو وقت بیتا اسی کا سوگ مناؤں میں رانیل ہوں میں وقت کو ہتھیار بناؤں گی کہ بخش داد گاؤں کی ہر عورت یاد کرے گی کہ ایک رانیل تھی۔ اور بات رہی وسام کی تو اسے میں معاف نہیں کروں گی لیکن میں جانتی ہوں دکھ میں تو وہ بھی ہے سزا تو وہ بھی کاٹے گا لیکن ابھی اسے میرے کام آنا ہے"

آخری بات کہتے رانیل کے چہرے پر براسرار مسکراہٹ تھی اور بلال سوچ رہا تھا کہ یہ لڑکی یہاں ہسپتال میں پڑی اتنا دماغ لگا رہی ہے اگر یہ ٹھیک ہوتی تو سلطانہ بیگم کا کیا کرتی۔ لیکن جانتا تو بلال بھی نہیں تھا کہ ہونے کیا والا

تھا۔۔۔۔۔



www.kitabnagri.com

لوگوں نے بس جان چھڑانی ہوتی ہے
مجبوری تو ایک کہانی ہوتی ہے

بعد میں رشتہ بوڑھا ہونے لگتا ہے
پہلے پہل تو خوب جوانی ہوتی ہے

برسوں دل میں رکھ کر آگ لگاتے ہیں
ہم نے جو تصویر جلانی ہوتی ہے

Posted On Kitab Nagri

تیری بات پہ موسم اچھا ہو جاتا ہے
یعنی تیری بات سہانی ہوتی ہے

تم لوگوں کی گریہ ہے آسان میاں
ہم ایسوں کو بحر نبھانی ہوتی ہے

رائیل کو چھٹی مل گئی تھی۔ کل سے زمین یہاں تھی اب وہ اور عطیہ بیگم دوائیاں وغیرہ سمیٹ رہے تھے۔ رائیل بالکل سپاٹ بیٹھی تھی اس نے ابھی تک کسی سے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ جو کچھ پوچھتا سر کے اشارے سے جواب دے کر آنکھیں موندے لیتی۔

زمین نے اسے سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا تھا۔ ہسپتال کے کمرے سے گاڑی تک وہ اسی کے سہارے آئی تھی ایک قدم بھی خود سے چلنے کی سکت ابھی اس میں نہیں تھی۔ گاڑی وسام چلا رہا تھا رائیل نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ وہ اسے مسلسل گاڑی کے شیشے سے دیکھ رہا تھا۔ وسام کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس کے دل میں کیا ہے لیکن رائیل نے غلطی سے بھی نظر اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ سارا راستہ وہ آنکھیں موندے ٹیک لگا کر لیٹی رہی تھی۔

ہماری جاگتی آنکھوں کو خواب کیا دیتا
وہ کم نگاہ، نظر کا حساب کیا دیتا

Posted On Kitab Nagri

اسے ہماری سزا بھی جزا لگی یارو
وہ ہم نفس ہمیں اپنا ثواب کیا دیتا

خود اس کے ہاتھ میں ٹوٹا ہوا پیالہ تھا
بھلا وہ ساقی کسی کو شراب کیا دیتا

گلوں کو کانچ کے اس نے بنانا چھوڑ دیا
کہ اب وہ کانچ کو بوئے گلاب کیا دیتا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نہ پڑھ سکے جسے کوئی بھی وہ کتاب ہوں میں
مرا لکھاری مجھے انتساب کیا دیتا

کھڑا تھا آئینہ بن کر وہ سامنے میرے
وہ خود سوال تھا، مجھ کو جواب کیا دیتا

کیے تھے چھید کئی بانسری نے ہاتھوں میں

Posted On Kitab Nagri

میں اس کے ہاتھ میں ٹوٹا رہا باب کیا دیتا

فسانے اس نے جفا کے تھے سب لکھے عابد

وہ شخص مجھ کو وفا کی کتاب کیا دیتا

ڈاکٹر نے مکمل بیڈریسٹ کہا تھا اور عطیہ بیگم نے بھی سب کو سخت ہدایات کر دی تھیں۔ ہر کام والے کو اس کی ذمہ داری بتادی تھی اور ہر چیز کا حساب کر لیا تھا۔ وہ دوبار پہلی جیسی عطیہ بیگم کے روپ میں آرہی تھیں جو کہ خوش آئند بات تھی۔



"امی جی وہ تو صاف مکر گئی کہ کچھ ہوا بھی تھا۔ اب تو واپس آرہی ہے وہ۔ اب کیا کریں گے ہم" سلطانہ بیگم کے تیسرے نمونے نے پریشانی سے کہا تھا۔ فکر تو سلطانہ بیگم کو بھی ہو رہی تھی کیونکہ رائیل نے بازی پلٹ دی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اوپر سے یہ دادی۔۔۔ اللہ اللہ کرنے کی عمر میں گھر پر حکم چلا رہی ہیں" سبیلہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔

ان کی اس بک بک سے سلطانہ بیگم جھنجلائی تھیں اور کہا۔

"وسام اپنی طرف ہے اور کیا چاہئے اور اس رائیل کے جاتے ہی تمہاری دادی کو پرکٹی کبوتری کی طرح ایک طرف ناکر دیا تو کہنا"

Posted On Kitab Nagri

مکاری سے کہہ کر وہ تو باہر چلی گئیں تھیں۔ اور پیچھے ان کی سیٹیاں ہنستی رہ گئیں تھیں۔



رائیل کمرے میں آئی ہی تھی کہ اس کے ذہن میں گزرے منظروں نے حملہ شروع کر دیا تھا۔ ایک ایک کونے سے جڑا ایک ایک خواب جیسے ٹوٹ کے بکھر گیا تھا۔ الماری کھولی تو وہاں کچھ کپڑے اور کھلونے نظر آئے تھے جو ان دونوں نے خریدے تھے۔ ہر چیز جسے دیکھ ایک نئی طاقت تھی اب بس آنسوؤں کا ذریعہ ہی رہ گئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ درد و سام کا بھی ہے و سام نے اپنی اولاد جھوٹ دی اس کے لئے اس بڑی سزا کیا ہو سکتی تھی۔ رائیل نے اسے شرمندہ بھی دیکھا تھا لیکن اس کا دل اس رات میں اٹک گیا تھا۔

سجل بھا بھی کمرے میں آئیں تھیں اور رائیل کو سب سامان نکالے دیکھ کر وہ بھی آبدیدہ ہوئیں تھیں۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کے سامنے بیٹھ گئیں اور کہا۔

"بیلا جانا تو سب نے ہے ناسوہنے!! وہ جو نہیں آیا وہ رب کی امانت تھا۔ صبر کر و اس کا اجر رب تمہیں دے گا

میری جان اب خود کو ہلکان مت کرو آئی سمجھ"

www.kitabnagri.com

سجل نے بہت پیار سے اسے سمجھایا تھا۔ تبھی رائیل نے کہا۔

"میں جانتی ہوں بھا بھی سب۔۔۔۔۔ ہر حال میں خوش ہوں میں بلکہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے میں سب برداشت کر

لوں گی اب تو۔ اگر و سام کا نکاح بھی ہو جائے وہ بھی خاموشی سے دیکھ کر طلاق لے لوں گی اب تو۔۔۔ بنا کوئی شور

مچائے"

Posted On Kitab Nagri

رائیل نے کہا تھا اور سچل تو اس بات پر حیران ہی رہ گئی تھی۔ اور رائیل اس نے فائزہ کو واپس مڑتے دیکھا تھا اور زیر لب مسکرا دی تھی۔



"یہ بات وہ کہہ ہی نہیں سکتی آپا۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے"

سجیدہ نے بے یقینی سے کہا تھا۔

لیکن سلطانہ بیگم کو یقین آگیا تھا اور انہوں نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے شروع کر دیے تھے۔ ابھی تک وہ اسی زعم میں تھیں کہ وسام رائیل کے سامنے اس لئے نہیں جا رہا کیونکہ وہ انہیں جلانے والی بات سے خفا ہے۔ انہوں نے ہسپتال میں اس کا پچھتاوا نہیں دیکھا تھا۔

اور تو اور بدلاؤ تو انہیں فیض میں لگ رہا تھا۔ وہ سچل اور زمین دونوں سے ہی بہت نرمی سے بات کر رہا تھا۔ ان کے بنائے کھانے کی تعریف کی۔ نئے کپڑے ساتھ لے کر خریدنے کا کہا۔ اور بھی کچھ چھوٹی چھوٹی باتیں جن پر وہ پہلے طوفان اٹھاتا تھا اب وہ مسکرا کر درگزر کر رہا تھا۔ یہ بدلاؤ حیران کن تھا اور بہت زیادہ خوش گوار بھی تھا۔

www.kitabnagri.com

گھر میں آج کچھ چہل پہل سی چل رہی تھی رائیل کو گھر آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ لیکن وسام زیادہ تر ڈیرے پر رہتا تھا۔ اس کے سامنے جاتا بھی تو بات نہیں ہوتی تھی۔ سلطانہ بیگم ایک ہفتے سے کھچڑی پکا رہی تھیں۔ سب لوگ اسے سوچ میں تھے کہ کیا کرنے والی ہیں سوائے رائیل کے۔

آخر آج بلی تھیلے سے باہر آگئی تھی۔ سلطانہ بیگم کی بہن ان کی بیٹی اور دو تین ضروری رشتے دار آئے تھے۔ ساتھ میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ کھانے کا بھی اچھا خاصا اہتمام کیا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب حیران پریشان گھوم رہے تھے کہ آخر ماجرا کیا ہے۔ عافیہ اتنی سچی سنوری لال جوڑے میں شرمائی لجائی بیٹھی تھی۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی کے نکاح کے سب سب انتظام ہو۔

وسام بھی گھر آچکا تھا اور ساری صورت حال کا جائزہ لے رہا تھا۔ تبھی سلطانہ بیگم نے کہنا شروع کیا۔

"سب لوگ زیادہ پریشان ناہوں میں خود سے بتا دیتی ہوں کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔ یہاں عافیہ کے ساتھ وسام کا نکاح ہو گا ابھی اور اسی وقت، ابھی اور سب کے سامنے۔۔۔ کیونکہ وہ لڑکی اب اس خاندان کو وارث نہیں دے رہی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے"

رائیل نے بھی یہ سب سنا تھا اور ایک مسکراہٹ سی اس کے لبوں پر آئی تھی۔

وہ اپنے کمرے کی طرف مڑی تھی اپنا بیگ کیا کچھ پیسے اور وسام کا کریڈٹ کارڈ رکھا تھا۔ اوپر چادر لی۔ فون ہاتھ میں پکڑا اور کمرے پر طائرانہ نگاہ ڈالتی باہر نکل گئی۔ سب لوگ لاونج میں تھے اور سارا ڈرامہ چل رہا تھا وہ آہستگی سے گیٹ کر اس کر گئی۔ نکلتے نکلتے جو الفاظ اس نے سنے وہ وسام کے تھے۔

"میں اس سے شادی بالکل نہیں کروں گا می!!! کسی صورت نہیں اور آپکا کوئی بھی فیصلہ اب سے مجھ پر لاگو

نہیں ہوتا۔ ہاتھ سے پٹی اتار دیں خالی ہاتھ پر کپڑا باندھنے کی زحمت نا کریں آپ"

اور یہی وہ الفاظ تھے جو وسام کو کہنے تھے۔ رائیل جانتی تھی کہ وہ یہی کہے گا۔ کیونکہ اسے یہی کہنا تھا۔ وہ کسی اور سے شادی نا کرتا اب وہ یہ بھی جانتی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

گیٹ سے باہر نکلتے ہی رائیل کیب میں بیٹھی جو وہ پہلے ہی بلا چکی تھی۔ اس نے بعد فون نکال کر ایک نمبر ملا یا اور کہا۔

"اسلام علیکم سر!!! یہاں بخش داد حویلی میں میری ساس میرے شوہر کا دوسرا نکاح کر رہی ہیں وہ بھی بنا میری اجازت کے۔ کہتی ہیں کہ یہ جہیز کم لائی تھی۔ مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔ آپ پلیز وہ نکاح رکوادیں ساری زندگی آپکی احسان مند رہوں گی۔ آپ وہاں جائیں گے نا تو وہاں مولوی تک موجود ہے اب تک اور لڑکی بھی لال جوڑے میں۔ میں ہمیشہ دعائیں دوں گی آپکو"۔

رائیل نے آواز میں نمی پیدا کرتے ہوئے کہا تھا۔ اور کیب والے کو چلنے کا کہا۔



ریسپشن پے بیٹھے بیٹھے شمالہ کی نیند سے لال ہوتیں جھیل سی آنکھیں ہلکی ہلکی بند ہو رہیں تھیں جنہیں وہ کھلے رکھنے کی تگ و دو میں تھی تبھی اُسے سامنے سے ایک چوبیس پچیس سالہ لڑکی برآمد ہوتی نظر آئی جسے دیکھ کہ اُس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں اور نیند کہیں جاڑی ایک لمحہ کو اسے رشک ہوا۔ مقناطیسی شخصیت کی مالک وہ لڑکی آنکھوں پہ چشمہ لگائے سلیقے سے حجاب لئے ہاتھ میں شاپنگ بیگز پکڑے اُس کی طرف ہی آرہی تھی اور پھر کچھ ہی اسکیڈ میں اُس کے روبرو پورے وقار اور اعتماد سے کھڑی سلام کر رہی تھی

دیکھیں مجھے آپکے ہوٹل میں ایک روم چائیے۔ شائستہ سے لہجے میں اُس نے یہاں آنے کا مقصد بیان کیا۔
ہمممم اوکے میم مہربانی کر کے بتادیں آپکو وی آئی پی روم چائیے یا پبلک۔۔۔۔۔ شمالہ نے معدبانہ انداز میں استفسار کیا۔

Posted On Kitab Nagri

ہممم (سوچتے ہوئے کہا گیا) مجھے وی آئی پی روم چاہیے۔۔

"میم آپ کا نام بتادیں گا سنڈلی"

شمالہ نے پوچھا تھا۔

"رائیل۔۔۔ رائیل وسام بھٹی"

آواز میں ایک نرعب سا تھا جیسے وہ کچھ ٹھانے نکلی ہو۔

او کے میم آپ انتظار کریں۔۔۔۔

ٹھیک دس منٹ بعد مینیجر اسے اس کا کمرہ دکھا رہا تھا۔ اندر آتے ہی اس نے دروازے سے ٹیک لگا کر ایک لمبی سانس لی، پھر وہیں کھڑے کمرے کا جائزہ لیا، سینڈل اتار کر بے ترتیب ہی پڑے رہنے دیے، ڈوپٹہ کھولا اور بیڈ کی طرف اُچھالتے سست روئی سے چلتے بیڈ کے ساتھ زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور بو جھل انداز میں گھٹنوں میں سر دے دیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع ہو چکی تھی، اُس کے رونے کی آواز بڑھتے بڑھتے پورے کمرے میں گونجنے لگی اُس نے اپنی سسکیاں تک دبانے کی کوشش نہ کی کیوں کہ وہ بلند آواز میں چیخ چیخ کر رو کر اپنے اندر کا غبار نکالنا چاہتی تھی

جب وہ اچھے سے رو چکی تو آنسوؤں سے ترچہ رہ بے دردی سے صاف کرتے اٹھی اور فریش ہونے کا شرام چلی گئی۔۔۔ باہر آتے تو لیہ سے ہاتھ صاف کرتے اس کے چہرے پہ وہی مغرورانہ اور فاتحانہ مسکراہٹ اُمد آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنا سارا غبار نکال چکی تھی جو آنسو وہ اتنے دن سے سینچ سینچ کر رکھ رہی تھی۔ وہ بھی اب باہر آچکے تھے اور پھر اس نے اپنے بیگ سے ڈائری نکال کر لکھنا شروع کیا تھا۔



سلطانہ بیگم مسلسل وسام کو حکم دیے جارہی تھیں اور وہ اب تک انکاری تھا۔ دادا صاحب لاؤنج میں داخل ہوئے وہ سب کی گفتگو سن چکے تھے۔ طیش سے دھاڑے تھے۔

"یہ تماشا اب کتنے دن چلے گا سلطانہ۔۔۔۔۔ کیوں آڑی ہے اپنی ضد پر ہاں"

لیکن سلطانہ بیگم آج ڈری نہیں تھیں اور کہا۔

"وہ لڑکی اب یہاں نہیں رہے گی یہ طے ہے میری بہو اب عافیہ ہی بنے گی"

ان کی بات پر ایک وجود تھا جو آگے کو آیا تھا۔ سب لوگ ایک دم حیران ہوئے۔

"امی جی بس کر دیں یہ سب !!! کب تک چلے گا یہ سب۔۔۔۔۔ اپنے سبیل کے ساتھ بھی یہی کیا تھا۔ آپ ساری عمر اپنی باقی برادری کی دیکھا دیکھی اپنی بہوؤں پر حکم چلانے کے چکر میں ظلم کرتی رہیں۔ یہ کب تک چلے

گا۔۔۔۔۔ ہمارے خاندان میں اگر ہر جگہ دو شادیوں کا رواج ہے تو لازمی نہیں یہاں بھی ہو۔ ہماری بھی بہنیں ہیں نا۔ جو سبیل زمین کے ساتھ کیا اب وہ رابیل کے ساتھ اور پھر عافیہ کے ساتھ بھی یہی ہو گا۔۔۔

امی اولاد اپنی بھی غلط ہوتی ہے اگر وسام اس کے لئے بولتا تھا تو لازمی نہیں وہ جادو کرتی ہو۔۔۔۔۔ آپکا بیٹا سب سمجھ سکتا تھا نا۔۔۔۔۔ آپ ہمیشہ ان دونوں کو بانجھ بانجھ کہہ کر مارتی رہیں۔ لیکن امی کمی ان میں نہیں مجھ میں ہے۔

آپ بھی جانتی ہیں میں نے جب کہا میں علاج کرواؤں گا اپنے کہا بدنامی ہوگی خاموش رہ۔۔۔۔۔ میں ہو گیا ناچپ؟

لیکن آپ یہ سب کب ختم کریں گی۔

Posted On Kitab Nagri

ساری زندگی آپ نے کہا فیض و سام تجھ سے پیارا ہے اچھا ہے دماغ والا ہے۔ بچپن سے میں یہی سوچتا رہا۔ اس سے اچھا بننے کی کوشش میں رہا۔ لیکن۔۔۔۔۔ آپ تو ماں ہیں نامی؟ آپ تو بس کریں اب " اور سب بس اسے دیکھ رہے تھے جو کبھی نا بولا تھا لیکن آج بولا تو سب کی آنکھیں کھول گیا تھا۔ ابھی یہ سب جاری تھا کہ چوکیدار اندر آیا اور دادا صاحب کو کہا۔

"پولیس آئی ہے چوہدری صاحب"

دادا صاحب نے اندر بلانے کا کہا تھا۔ آفیسر نے اندر آتے دادا صاحب کو سلام کیا اور پھر کانسٹیبل سے کہا۔ "دیکھو کون کون ہے اندر"

ایک منٹ بعد ہی وہ واپس آیا اور بولا۔

"سرجی خبر سچی ہے دلہن بھی ہے اور مولوی بھی"

یہ سنتے ہی آفیسر نے کہا۔

"گرفتار کر لو ان لوگوں کو"

راحیل صاحب آگے بڑھے اور کہا۔

"کیا ہم وجہ جاننے کے مجاز ہیں؟"

آفیسر نے کہنا شروع کیا تھا۔

"آپکی بہو نے بتایا ہے کہ اس کے شوہر کی دوسری شادی بنا اس کی اجازت کے ہو رہی ہے۔ جہیز کم لانے کی وجہ

سے اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔ اب یا تو آپ سب کو گرفتار کر کے کاجائیں گے یا پھر یہ شادی نہیں ہوگی جب تک

وہ اجازت نہیں دیتی۔"

Posted On Kitab Nagri

آفیسر کا کہنا تھا کہ سب سب سمجھ گئی۔ دادا صاحب نے کہا۔

"یہ شادی ہو بھی نہیں رہی اب آفیسر صاحب۔ اور بہو بھی ہماری ہے ہم لے آئیں گے۔ آپ فکر نہ کریں"

یہ کہتے دادا صاحب نے ڈی آئی جی کو کال لگائی اور پولیس واپس بلانے کا کہا۔

اس سب میں یہ ہوا کہ سلطانہ بیگم پوری طرح ڈر چکی تھیں اور گاؤں والے بھی جان چکے تھے۔ کہ دوسری شادی کروانے پر ایک لڑکی نے اپنے حق کے لئے پولیس بلوائی تھی۔

بات یہ نہیں کہ دوسری شادی گناہ ہے۔ نہیں بالکل نہیں بات یہ تھی کہ وہ لوگ ایک کو تو فرجہ دیتے نہیں تھے دوسری کی بھی زندگی خراب۔ اب اس گاؤں میں یہ سب لازمی تھا۔ سلطانہ بیگم کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت لوگ ڈرے تھے۔

رائیل نے پولیس کسی کی گرفتاری کے لئے نہیں بلائی تھی۔ بلکہ اس لئے بلائی تھی کہ سب جان لیں قانون ہر کسی کے لیے موجود ہے۔ اسے استعمال کیسے کرنا ہے یہ لوگ آج پہلی بار جان پائے تھے۔

پولیس بھی جاچکیں تھی اور مولوی بھی۔ باقی سب کی اچھی خاصی بے عزتی بھی کو چکی تھی کہ وسام کو یاد آ یا رائیل نہیں دکھ رہی۔ اور پھر ہر وہ کہیں دکھی بھی نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

وسام رائیل کو ہر جگہ تلاش کر رہا تھا لیکن وہ ارد گرد کہیں بھی نہیں تھی۔ اسے تو سارے گاؤں کا پتا بھی نہیں تھا اور ابھی وہ مکمل ٹھیک بھی نہیں ہوئی تھی۔ اتنی سی دیر میں جانے کہاں چلی گئی تھی وہ۔ اتنے دن سے وہ سامنے تھی تو وسام کی ہمت نہیں بندھ رہی تھی کہ اس سے بات کر سکے اسے کچھ کہہ سکے کچھ بتا سکے کچھ سن سکے اور اب جب وہ نظروں سے دور تھی تو جیسے وسام کو سب اسی میں نظر آ رہا تھا ہزاروں باتیں آرہی تھیں جو اسے بتانی تھیں

Posted On Kitab Nagri

جوزین تھیں۔ وسام کو اب سمجھ آرہا تھا سب فیصلے خود بخود ہو گئے تھے وہ جو سوچ رہا تھا کہ رائیل یا اس کے گھر والوں میں سے کون ضروری ہے یہ کیسے پتا لگے گا۔ اسے اب سوچنا نہیں پڑا تھا۔ ہر چیز کھل کر سامنے آگئی تھی۔ کچھ دن سے وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے رائیل کے ساتھ جو کیا وہ کتنا غلط تھا رائیل نے اسے کوئی سزا بھی نہیں دی تھی اس لئے خود کی سزا کے طور پر وہ دور تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ اس نے اپنے گھر والوں کے خلاف ناکر شادی کی تھی۔ اب تک وہ یہی سوچتا رہا تھا کہ اس کی امی کی مخالفت جائز تھی۔ اسے کبھی کبھی لگتا تھا کہ رائیل زیادہ بول گئی۔ پر اب وہ سب سمجھ رہا تھا آج کا دن اسے سب بتا رہا تھا۔ جب رائیل نہیں ملی تو اسے سلطانہ بیگم کے لفظ بھی چبے تھے۔

"ہاں امیر لڑکا دیکھا تھا آگئی اب کوئی اور آگیا ہو گا نظر"

ان کی آواز میں تنفر تھا چہرے پر ایک سرور تھا کہ وہ جیت گئیں ہیں رائیل نہیں تھی لیکن وہ بھول گئی تھیں کہ شیرنی کبھی پیچھے نہیں ہٹتی پیچھے کو قدم بڑھاتی ہے تاکہ لمبی چھلانگ لگا سکے۔

Kitab Nagri

وسام نے بلال کو کال کی تھی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جتنا دماغ بلال میں ہے وہی مدد کر سکتا ہے۔ ابھی دو ہی گھنٹے ہوئے تھے اور وسام کی حالت پرانے عاشقوں جیسی تھی۔ وہ اتنی جلدی لاہور بھی نہیں جاسکتی تھی۔ تو پھر گئی کہاں۔ پولیس کو وہ بلانا نہیں چاہتا تھا۔

بلال نے پریشان حال وسام کو دیکھا تھا اور اسے رائیل کے نمبر پر کال کرنے کا کہا۔ وسام کو لگا تھا کہ اس کا نمبر بند ہو گا لیکن نہیں حیرات انگیز طور پر اس کا نیٹ تک آن تھا۔ واٹس ایپ پر بھی میسیجز جارہے تھے۔ وسام نے اسے بہت سی کالز کی تھیں لیکن نا اسے اٹھانی تھی اور نا اٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

وسام اور رابیل کی مثال اس گاڑی جیسی تھی جس میں پٹرول فل ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی دھکے سے چلتی ہے۔ اب یہ دھکا وسام کے دل، دماغ، گردے پھیپھڑے سب جگہ لگا تھا۔ اور وہ بس کسی طرح ایک پل میں رابیل کو ڈھونڈ لینا چاہتا تھا۔

بتاؤ، کب ملو گے تم؟

تمہیں اک پھول دینا ہے

کہ تم سے عہد لینا ہے

تمہیں ایمان کہنا ہے

تمہیں ہی دل، تمہیں دھڑکن، تمہیں ہی جان کہنا ہے جو جدا کرنے کی ہیں سازش

انہیں اب بے جان کہنا ہے

! ہاں

تم سے بہت کچھ کہنا ہے

بتاؤ؟

کیا محبت میں یہی اک پھول کافی ہے؟ یا پھر تم چاند مانگو گے؟

یا پھر میری جان مانگو گے؟

جنم کا ساتھ مانگو گے؟؟ بتاؤ؟

کہاں ملو گے تم؟

تمہیں اک پھول دینا ہے....



www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ابھی وسام بلال کے ساتھ کھڑا دوسری طرف دیکھنے کا کہہ رہا تھا کہ ایک بچہ دوڑتا ہوا آیا۔

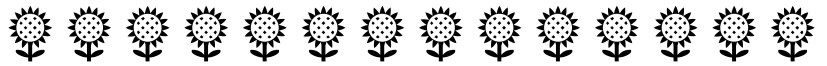
"بھائی بھائی ادھر ایک آنٹی کی لاش پڑی ہے کتے اوپر آرہے ہیں"

یہ سن کر وسام کا تو جیسے سارا خون نچوڑ گیا تھا۔ وہ چند قدم اس کی زندگی کا سب سے لمبا سفر تھا۔ ایک ایک قدم من من بھر بھاری ہو گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ کبھی وہاں تک نہ پہنچے۔ کئی غلط خیال اسے ستارہ تھے۔ وہاں پہنچے تو عورت کی لاش اوندھی پڑی تھی وسام کا دل اس کے حلق میں آیا تھا۔ آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ دل میں دعا تھی اور ہمت تو جیسے جانے کہاں جاسوئی تھی۔ اس کی حالت دیکھ بلال آگے بڑھا اور عورت کا منہ اوپر کو کیا تھا۔ وہ رابیل نہیں تھی۔

دیکھتے ہی وسام کے منہ سے نکلا تھا۔

"یا اللہ تیرا شکر"

اس لاش کے پاس بیٹھ کر وہ کتنی دیر تک روتا رہا تھا۔ اس کے بعد پولیس کو بلا کر لاش ان کے حوالے کر وہ دوبارہ رابیل کو کال ملانے لگا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ غائب ہوئی ہے صرف اس کی نظروں سے اوجھل۔ وہ چھپ گئی ہے تاکہ وہ اسے ڈھونڈے۔ رابیل کو پولیس نہیں وہ بس خود ہی ڈھونڈ سکتا تھا۔



وسام نے ایک بار پھر رابیل کو کال کیا تھا اور وہ جو ریسٹورنٹ میں بیٹھی مزے سے کھانا کھا رہی تھی۔ اپنا فون بجتا دیکھ زیر لب مسکرائی تھی اور فون پکڑ کر میسج ٹائپ کیا۔

"کتنا کام ہوا؟"

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف بلال نے اس کا میسج دیکھ سامنے بیٹھے وسام کو دیکھا تھا جس کی اب بس ہو گئی تھی۔ وہ ہر جگہ صبح سے رائیل کو مارا مارا ڈھونڈ رہا تھا ہر جگہ تلاش کر چکا تھا۔ کئی آنسو بہہ چکے تھے اس کی حالت کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی ٹپ ٹاپ سا وسام ہے اس وقت وہ واقعی اپنی لیلیٰ کا مجنوں لگ رہا تھا۔ بلال کو اس پر ترس آیا تھا۔ اور رپلائی کیا۔

"کام تو کب کا ہو چکا اب تو ملٹ کر اس ہو رہی اپنے بھائی کی"

بلال کا میسج دیکھ رائیل نے ویٹر کو بلا کر بل دیا اور پھر روم کی طرف بڑھی۔ ابھی وہاں داخل ہی ہوئی تھی کہ دوبارہ فون بجا۔ وسام کا نام دیکھ ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر رینگتی تھی۔ لمبی سانس لی اور فون اٹھالیا۔

"جی؟؟؟؟؟"

اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ وسام کو تو جیسے اس کی دنیا مل گئی۔ جو آواز وہ صبح سے کھونج رہا تھا وہ مل چکی تھی۔ اس کا فون اٹھانا تھا کہ وسام پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا۔ بنا کچھ بھی بولے بنا کوئی لفظ ادا کیے وہ رو رہا تھا چھوٹے بچوں کی طرح۔ جیسے کوئی بچہ کھو جائے اور پھر اسے ایک دم اپنا کوئی گھر والا دکھ جائے۔ وہ بھی وہی بچہ لگ رہا تھا۔ اس کا یہ حال دیکھ چند خاموش آنسو رائیل کی آنکھوں سے لڑکتے ہوئے باہر آئے تھے۔ لیکن ایک دم سے اسے بہت کچھ یاد آیا تھا۔ نہیں وہ کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔ بالکل نہیں وہ خاموش پڑ ہی نہیں سکتی تھی اگر وہ اب کمزور ہو جاتی تو آگے بھی اس کی قسمت میں یہی لکھ دیا جاتا۔ کہ اس کے ساتھ برا کرو مارو رولاؤ اور پھر ایک معافی مانگ لو۔ نہیں میں فار گرائنڈ نہیں ہوں۔۔۔۔۔

"کچھ کہنا ہے آپ کو؟"

رائیل نے خود کو سخت کر کے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بیلا کہاں ہو تم بتاؤ نا۔۔ کہاں چھپ گئی ہو"

وسام نے روتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ سے مطلب؟؟؟ آپ تو دوسری شادی کرنے والے ہیں نا۔۔ اب میری کیا ضرورت"

رائیل نے داستان یہ بات کی تھی۔ وسام دوسری شادی کا نام سن کر بھڑکا تھا۔

"یار بھاڑ میں گئی دوسری شادی۔۔ اور عافیہ بھی نہیں کر رہا میں کچھ پلیز بتادو نا کہاں ہو"

جو جملہ غصے سے شروع کیا تھا آخر میں ایک التجادر آئی تھی۔

"ایسے کیسے بتادوں؟؟؟ میری کچھ شرط۔۔۔۔۔"

ابھی وہ جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی کہ وہ بولا۔

"سب منظور ہیں بیلا۔۔۔ سب۔۔۔ سب کچھ بس بتادو کہاں ہو۔۔ میں مر جاؤں گا بتادو کہاں ہو"

اس کے الفاظ اور اس کی آواز رائیل کا دل پگھلا رہی تھیں لیکن وہ آج کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے سٹی روز ہوٹل آجاؤ روم 56"

اسے جگہ بتا کر رائیل نے فون رکھا اور پھر اپنا حلیہ درست کیا تھا۔ وہ بھی تو رو رہی تھی تب سے وسام کے

ساتھ۔۔۔۔۔ اسے اس کی قدر تب آئی تھی جب وہ دور جا رہی تھی۔۔ وہ جو کچھ کر چکا تھا اس کے بدلے یہ تو کچھ

بھی نہیں تھا۔ جو نقصان وہ اٹھا چکے تھے وہ تو سب سے بڑا تھا۔

"وسام مجھ پر ہوتا تو میں کبھی تمہیں معاف نہ کرتی نا تمہارے ساتھ کبھی رہتی لیکن یہ میرے پر نہیں ہے۔۔۔

میرے بابا نے بڑے مان سے اپنے بھائیوں کو کہا تھا میری بیٹی یہ شادی ایسے نبھائے گی کہ سب داد دو گے۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں انہیں جھٹلا نہیں سکتی۔۔ میں اجر گئی تو وہ بھی اجر جائیں گے۔ میں تمہارے ساتھ رہ کر تمہیں سہارا بنا کر دنیا کو ہراؤں گی"

رائیل نے دل میں کہا تھا۔

وسام کو ہوٹل کا نام پتا لگا تھا جیسے اسے کھویا ہوا خزانہ ملا تھا۔ وہ جتنی تیز چلا سکتا تھا چلا رہا تھا۔ وہ بس چاہتا تھا کہ وہ رائیل تک پہنچ جائے۔ یا بس کیسے بھی اڑ کر چلا جائے۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کے پہنچنے سے پہلے وہ کہیں چلی نا جائے۔ ہزاروں وسو سے اس کے دل میں تھے۔ وہاں پہنچ کر اس نے روم نمبر پرایا اور اس کا نام۔ ایک ویٹرا نہیں لے کر روم کے باہر گیا۔

دروازہ کھٹکھٹایا ہی تھا کہ رائیل نے کھول دیا۔ اور انہیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔

"میں آتا ہوں دس منٹ میں"

بلال یہ کہتے ہی باہر رک گیا اور وسام اندر کو آ گیا۔

*****"

www.kitabnagri.com

وسام اندر آیا تھا وہ اب بھی بالکل سپاٹ کھڑی تھی۔ بالکل خاموش اور ناراض سی۔ وسام آگے بڑھا تھا کیونکہ اس کے لئے تو آج جیسے صدیاں بیت گئیں تھیں وہ اسے گلے لگانا چاہتا تھا لیکن رائیل نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وسام سامنے پڑے کاؤچ پر بیٹھا تھا اور رائیل اس کے بالکل سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بیٹھی تھی پوری شان سے۔ وسام جیسا سوچ رہا تھا کہ وہ افسردہ سی روتی ہوئی آنسوؤں پر قابو پاتی نظر آئے گی ویسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس لڑکی نے ہمیشہ اس کا الٹا کر دکھایا تھا جو باقی سب سوچتے تھے۔ وہ بازی پلٹنے میں ماہر تھی۔
"رائیل کیوں نکل آئی تم اپنے گھر سے۔۔۔ تم تو کہتی تھی کہ لڑائی ہو یا جھگڑا تم اپنا گھر اپنی جگہ نہیں چھوڑو گی۔ پھر
کیوں بیلا"

وسام نے اس سے شکوہ کیا تھا۔ جو سب کر رائیل کے چہرے پر ایک تلخی آئی تھی۔
"مسٹر وسام یہ کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ وہ ظلم تھے جو میں نے اب تک دیکھے۔ مجھے پہلی ہی بار گھر سے نکل آنا چاہیے
تھا تا شاید آج ہماری اولاد زندہ ہوتی۔ یہ نوبت آتی ہی نا اگر میں پہلے کوئی فیصلہ لے لیتی"
رائیل نے درشتی سے کہا تھا۔

"بیلا کونسی دادی چاہتی ہے کہ اس کی نسل ختم ہو"
وسام نے اپنی طرف سے بڑا ایمو شئل ہو کر کہا تھا۔

"تمہاری امی!!!"

لیکن آگے رائیل تھی جو سیدھا جواب اس کے منہ پر مار چکی تھی۔
"اس دن ان کا ہاتھ نہیں جلا تھا وہ سب سوچا سمجھا تھا۔۔۔ اور تم گدھوں کی طرح ان کی توقعات پر پورا اترتے
گئے"

رائیل کے اس لقب پر وسام نے اسے گھورا تھا۔ لیکن وہ تو آج آرن لیڈی بنی بیٹھی تھی۔
"چلو بیلا گھر سب بھول کر"

وسام یہ کہتے کھڑا ہوا تھا لیکن رائیل نے اسے ہنس کر دیکھا تھا اور کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تمہیں اب بھی کوئی خوش فہمی ہے کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی؟ جہاں میری اولاد قتل کی گئی۔ میرے سہاگ میں کسی اور عورت کو شریک کرنا چاہا وہاں دوبار قدم رکھنا میں گوارا کروں گی تمہیں لگتا ہے؟" وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔

"دوسری شادی کرنا گناہ نہیں ہوتا بیلا اسلام میں بھی ہے"

وسام کی اس بات پر تو اس کا قہقہہ نکلا تھا اور بمشکل ہنسی روکتے کہا۔۔

"جہاں ایک بیوی کو اس کے حقوق دیے نا جاسکیں۔ جہاں ایک بیوی کو بھی جانوروں کی طرح اپنی بہنوں اور ماں کے آگے ڈال دیا جائے۔ وہاں دوسری لانا ثواب بھی نہیں ہے جناب وسام احمد صاحب۔۔۔ تم نے میرے کتنے حقوق پورے کئے جو اگلی کے کرو گے؟ میری اولاد جس نے مروائی اس کے ہاتھوں میں ایک عورت دینی ہے کہ اماں لو نیا کھلونا۔۔۔ تو جاؤ کرو دوسری شادی لیکن اس سے پہلے مجھے آزاد کرنا۔۔۔۔۔"

رابیل چند فقروں میں اس پر سب کھول گئی تھی۔ وہ تو کمزور دلیلیں دے کر اسے رام کرنا چاہ رہا تھا اب خاموش تھا۔

"بیلا۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ میں اب مضبوط ہوں اور سب کچھ سمجھ بھی چکا ہوں ہر کسی کی حقیقت۔۔۔ چلو بیلا"

وسام اب منتوں پر آگیا تھا۔

"وسام۔۔۔۔۔ مضبوط نامرد تب ہوتا ہے جب وہ اپنی پسندیدہ عورت کو اپنی ماں اور بہنوں سے عزت دلوانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی وعدہ تو تم نے پہلے بھی کیا تھا نا۔۔۔ جب امی نے مجھے جلایا تھا تب۔۔۔ بالکل یہی الفاظ تھے نا؟"

Posted On Kitab Nagri

رائیل آج پگھلنے کو تیار نہیں تھی۔

"بیلا اس بار سچ میں نبھاؤں گا"

وسام کے لہجے میں سچ دکھ رہا تھا۔ لیکن وہ رائیل تھی وہ بار بار رسک نہیں لیتی تھی۔

"وسام میری کچھ شرطیں ہیں وہ مان لو پھر ہی میں گھر جاؤں گی"

رائیل نے دو ٹوک کہا تھا۔

"قبول ہیں سب بیلا تن گھر چلو بس"

رائیل اس کی جلد بازی پر مسکرائی تھی۔ اور کہا

"پہلے سنو اور فیصلہ کرو"

وسام نے سر ہلایا تھا۔

"میں اب حویلی میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔"

رائیل نے کہا تو وہ حیران ہوا۔

"ابھی تو کیا تم نے کے گھر جاؤں گی"

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔

"وسام میں گھر جاؤں گی لیکن اپنے۔۔۔ مجھے اسلام آباد میں گھر چاہیے جہاں تم اور میں رہیں بس۔۔۔۔۔ اب

میں اس حویلی میں نہیں رہوں گی۔۔۔ تمہیں اگر میرا ساتھ چاہیے تو یہ شرط ماننی ہوگی ورنہ آج سے ہی تن اپنے

راستے اور میں اپنے"

وہ بڑے آرام سے سب کہہ گئی تھی۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے لے دوں گا۔۔۔ اب تو چلو ساتھ"

وسام نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تھا۔

"لے دوں گا؟؟؟ نہیں ابھی اور اسی وقت چاہیئے۔۔ جاؤڈھونڈو پر اپرٹی ڈیلر یہاں لاؤ وکیل بھی۔ وہ گھر آدھا آدھا ہم دونوں کے نام ہوگا۔۔ بنادیکھے خریدنا پڑے تب بھی مجھے اعتراض نہیں لیکن میں اس ساری کاروائی سے پہلے پلوں گی بھی نہیں کیونکہ اب میں گھٹ گھٹ کر نہیں رہ سکتی"

اب تو وسام چکرا ہی گیا تھا۔ کتنی ہی دیر وہ اسے کہتا رہا کہ ابھی تو چلو لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق وہ اٹھا تھا اور بلال کو ساتھ لے کر نکل گیا۔

اسے نکلتا دیکھ رابیل نے سوچا تھا۔

"اپنے جیسا بدھو سمجھتا ہے مجھے یہ۔۔۔ یہاں سے کے جائے گا اور پھر دادا صاحب اور دادی کہیں گے کچھ پھر ہم تک جائیں گے کچھ عرصہ سب ٹھیک ہوگا اور پھر سے یہی۔۔۔ بھول ہے تمہاری۔۔ امی آپ اپنے مقصد میں

کامیاب ہوں گی۔۔ مجھے نکال کر گھر سے لیکن اپنے بیٹے سمیت"

www.kitabnagri.com

"ہائے امی جی!!!! میں لٹ گئی برباد ہو گئی"

Posted On Kitab Nagri

سلطانہ بیگم اپنی جیت کے سرور میں مدہوش بیٹھی تھیں کہ فائزہ روتی ہوئی آئی۔ ہچکیوں سے روتے وہ مسلسل چلائے جا رہی تھی۔ کچھ بھی بتانے کو تیار نہیں تھی۔ بالآخر عطیہ بیگم نے اس کے سسرال کال لگائی تو آگے سے جو بات پتا لگی وہ حیران ہی رہ گئیں۔

"دسوا می جی۔۔۔ کیوں رو رہی اے فائزہ"

سلطانہ بیگم کی آواز میں ایک ڈر تھا۔

"شہاب نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔۔ بیٹے کے لئے۔ فائزہ کو نکالا نہیں ہے خود آئی ہے"

یہ بات سب کو سلطانہ بیگم ڈھے گئیں تھیں۔ آج تک جو چال وہ دوسروں کی بیٹیوں کے لئے چلتی آئیں تھیں وہ آج ان پر ہی پڑ گئی تھی۔ وہ تو بھول گئیں تھیں کہ ان کی بیٹیاں بھی اسی برادری میں بیاہی ہیں جو قانون ان کے گھر میں ہے وہ وہاں بھی ہو گا۔۔۔ انہوں نے کبھی کسی بھی بیٹی کو نہیں کہا تھا کہ شوہر کے ساتھ بنا کے رکھو کبھی نہیں کہا کہ اچھے سے رہو تاکہ یہ نوبت نہ آئے۔ یک دم پچھتاوے کی اینٹ ان کے سر پر لگی تھی۔ یہ تو سب الٹا ہو گیا تھا۔ کون رانیل کہاں کی رانیل اب انہیں تو بس یہی یاد تھا کہ ان کی بیٹی پر سوتن آچکی ہے۔ سجدہ کی طرف رخ کیا اور کہا۔

www.kitabnagri.com

"اپنے گھر جا۔۔۔ اپنی اولاد پر دھیان دے اپنی ساس اپنے شوہر پر"

سجدہ اور کچھ کہنے لگی تھی۔ لیکن وہ چلائیں۔

"جا اپنے گھر اس تو پہلے کے تیرا شوہر بھی دوسری شادی کر لے۔ دفع ہو جا۔۔"

Posted On Kitab Nagri

سجیلہ جاچکی تھی اور فائزہ کے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔ سلطانہ بیگم کو سب یاد آ رہا تھا۔ سبیل کا بیاہ کر آنا پھر زمین کو لانا اس کے رائیل کا نا اور سب۔۔۔ ان کی نظر سامنے بیٹھی اپنی تیسری بیٹی کر گئی اور وحشت سے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔



وسام پر اپنی ڈیلر اور وکیل کو لے کر آگیا تھا اور خوش قسمتی سے پر اپنی ڈیلر کا خود کا گھر اسلام آباد میں تھا جو اسے بچنا تھا۔ یہ ڈیفنس میں ایک کنال کی کوٹھی تھی۔ جو حویلی کے حساب سے تو چھوٹی تھی لیکن رائیل کے لئے بہت تھی۔ تصویریں دیکھتے ہی رائیل نے سن کر دیا۔ کچھ پیسے کو ابھی دینے تھے۔ اس نے اپنا پرس چیک کیا تو اسے اپنا کریڈٹ کارڈ ملا۔

تبھی رائیل کو کچھ یاد آیا اور اپنے پرس سے اس کا کارڈ نکال کر پکڑا یا تھا۔ وسام نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا اور وہ کندھے آچکا کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ وکیل صاحب سے بھی بات ہو چکی تھی۔ اور ایک دن بعد وہ شفٹ ہو سکتے تھے۔

www.kitabnagri.com

وسام کو ایک دم یاد آیا کہ اسے ایک ملٹی نیشنل فرم سے آفر آئی تھی اسلام آباد میں کام کرنے کی جو ابھی بھی پینڈنگ پر تھی۔ وسام نے فوراً فون نکالا اور انہیں ہاں کر دی۔ سب ہو چکا تھا۔ جیسا جیسا رائیل نے چاہا تھا بالکل ویسا ہی ہو رہا تھا۔

وہ دونوں راستے میں تھے بلال بھی ساتھ تھا جب وسام گاڑی سے کچھ کھانے کے لئے لینے اتر ا۔ بلاک نے کہا۔

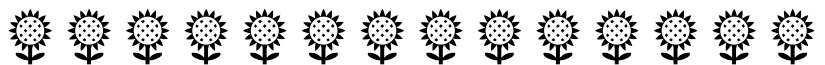
Posted On Kitab Nagri

"واہ اب ان کا بیٹا کے اڑی لڑکی کمال کیا"

رائیل نے سراٹھایا اور بولی۔ "بھائی یہ ایسا ویسا کسی بدلے کے لئے نہیں تھا۔ نامیں ان سے یاسب سے وسام کو علیحدہ کرنے کا سوچا تھا کبھی۔ لیکن وہاں رہ کر ہماری زندگی نارمل نا ہو پاتی کبھی بھی۔۔ نامیں اپنی اولاد کو ویسا بنا پاتی جیسا میں چاہتی ہوں۔۔ ہمارے گھر کے علاوہ بھی وہاں اب تک یہی سب ہے۔ میں نہیں چاہتی کے اگر کل کو میرے بیٹے ہوں تو وہ ایسے ہوں کہ عورت کو عورت نا سمجھیں بیٹی ہو تو وہ خود کو ہمیشہ کنیز تصور کرتی رہے۔۔۔ میں اپنے بچوں کو انسان بنانا چاہتی ہوں۔۔ میں چاہتی ہوں کہ مرد کچھ بھی کر سکتا ہے اور عورت سانس تک نہیں لے سکتی والی روایت توڑ دوں۔ میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میری آنے والی نسل کا مرد ایک لٹونا بنے بلکہ اسے پتا ہو کہ ماں اور بیوی دو الگ انسان ہیں اور دونوں کا رشتہ بھی الگ ہے اس میں مقابلہ نہیں۔ ڈٹ جانا کیا ہوتا ہے وہ سکھانا چاہتیں ہوں۔۔۔

میں چاہتی تو سب چھوڑ چھاڑ کر چلی جاتی لیکن بلال بھائی مجھے آج بھی وہ منظر یاد ہے۔ جب بابا نے ہماری شادی طے کی تھی اور سارے ددھیال والوں نے میرے بابا سے کہا تھا کی پسند کی شادیاں نہیں چلتی۔ تمہاری بیٹی کی تو اتنی زبان ہے یہ کیسے رشتہ چلائے گی۔ ہمارے ولیمے والے دن بھی کئی لوگوں نے کہا تھا کہ یہ لڑکی لبرل ہے یہ گھر نہیں بسا سکتی۔۔۔

بلال بھائی مجھے ان سب کو غلط ثابت کرنا تھا۔۔ لازمی نہیں کہ لڑکی اگر پڑھی لکھی ہے آپے لئے بولنا جانتی ہے تو وہ گھر نہیں بسا سکتی۔۔ بلال بھائی وقت ان سب کو جواب دے گا"



Posted On Kitab Nagri

پچیس سال بعد:

"اے لیلی!!! ذرا ادھر تو آ... کہاں جا رہی ہے"

ایک تیز بانگ والا مسلسل اس کے پیچھے تھا۔ وہ جو یونیورسٹی سے نکل کر جا رہی تھی۔ گاڑی خراب ہونے کے باعث آج پیدل نکل پڑی تھی اب وہ بندہ اسے زچ کر رہا تھا۔

اسے خاموش دیکھ موٹر سائیکل سوار اتر اور اس کا ہاتھ پکڑا۔ جیسے ہے اسے چھو اس لڑکی نے باڈی سپرے اس کے آنکھوں میں ڈالا تھا۔ وہ تو جیسے اندھا ہی ہو گیا تھا۔ جون جولائی کی گرمی کی تپتی زمین پر اندھی آنکھوں کے ساتھ تڑپ رہا تھا۔ اس کے بعد وہ لڑکی اسے مسلسل مار رہی تھی۔

کئی لوگ اکٹھے ہو گئے تھے اور اس آدمی کو مار کھانا دیکھ رہے تھے۔ تبھی پولیس آگئی اور اس آدمی جو پولیس اسٹیشن کے گئی اور ایک آفیسر لڑکی کے پاس آیا۔

"میم کیا آپ کمپلیٹ لکھوانا چاہتی ہیں؟"

اس نے تو بس پوچھنے کو سوال کیا تھا لیکن وہ بولی۔

"ہاں بالکل ضرور چلیں پولیس اسٹیشن"

www.kitabnagri.com

وہ تو حیران ہی رہ گیا تھا۔ لڑکیاں جہاں اپنے ساتھ ہوا جرم ایسے چھپاتی ہیں جیسے وہ خود قصور وار ہوں وہاں یہ لڑکی ایک لڑکے پر چھیڑنے پر ہی رپورٹ کروانے آرہی تھی۔ اپنے باپ کا نمبر دیتے کی انہیں بلا لیں وہ رکشہ لے چکی تھی۔

وسام بھاگتا ہوا پولیس اسٹیشن آیا تھا جہاں سے اسے کال آئی تھی اور سامنے کی اس کی بیٹی ماہر و ش وسام احمد کھڑی کمپلیٹ لکھوا رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس کے سینے سے لگی اور ایک آنسو نکل کر وسام کے کوٹ میں پیوست

Posted On Kitab Nagri

ہوا۔ وسام کو پچیس سال پہلے کا منظر یاد آیا تھا جب ایسے ہی رابیل بھی ایک آدمی کو اچھا خاصا نانی یاد کروانے کے بعد اس کے سینے سے لگی تھی۔



"کوئی ہے۔۔۔ بچاؤ مجھے یہ۔۔۔ یہ نہیں چھوڑے گا مجھے"

ایک لڑکی ننگے پاؤں بھاگ رہی تھی اور اس کے پیچھے کوئی بزنس میں کی اولاد لگی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر اس لڑکی کا ڈوپٹہ اتارنے ہی والا تھا کہ ایک ہاتھ آگے بڑھا۔ اور وہ لڑکا پیچھے کو جا گرا۔ اس کے بعد ایک گھونسلوں اور لاتوں کا سلسلہ تھا جو شروع ہو چکا تھا۔

"تجھے پتا نہیں میں ہوں کون کتنا بڑا بزنس مین ہے میرا باپ"

لڑکا مار کھا رہا تھا اور بول رہا تھا۔ تب تک پولیس آگئی اور لڑکی نے سارا واقعہ بتایا۔ مارنے والے لڑکے اور مار کھانے والے لڑکے دونوں سے ان کے گھر کے نمبر لیتے پولیس آفسر آگے کو بڑھا تھا۔

ابھی وسام ماہ روش کے ساتھ گاڑی میں تھا کہ ایک اور کال آئی۔ وہ دوسرے پولیس اسٹیشن پہنچا تو وہاں کعب وسام بھٹی بڑے طنطنہ سے کھڑا بتا رہا تھا کہ دوسرا لڑکا جیسے اس لڑکی کے ساتھ غلط کرنے جا رہا تھا۔

تبھی وسام کو رابیل یاد آئی تھی جو پچیس سال پہلے ایسے ہی اس کے گھر کی عورتوں کو تحفظ دیتی ان کے لئے لڑتی تھی۔



Posted On Kitab Nagri

"آج وسام آرہا ہے بچوں اور رائیل کے ساتھ"

عطیہ بیگم نے دادا صاحب کو بتایا جواب عمر کے آخری حصے میں تھے لیکن چاک وچو بند تھے۔
وسام رائیل کے ساتھ اسلام آباد چلا گیا تھا لیکن وہ لوگ سب سے الگ نہیں ہوئے تھے وہ سب کے ساتھ تھے۔
ہر موقع پر آتے جاتے تھے لیکن وہاں رائیل نے اپنی گھرستی بنا رکھی تھی۔ حویلی میں اب عطیہ بیگم کا نام چلتا تھا۔
سلطانہ بیگم کو بھی سب سننا پڑتا تھا۔ فائزہ اب سوتن کے ساتھ زندگی جی رہی تھی۔ جبکہ سجدہ کی ساس اور شوہر
اب بھی اس سے زیادہ ٹھیک سے بات نہیں کرتے تھے۔ پہلے کی گئی بد تمیزیاں اور گھر نارہناہر چیز سے دوری
انہیں سب یاد تھا۔ تیسری کی بھی شادی ہو چکی تھی سسرال بھی اچھا تھا لیکن وہ لوگ اسے یہاں آنے نہیں دیتے
تھے۔

فیض نے اپنا علاج شہر کے ڈاکٹر سے کروایا تھا۔ اور آج سب کی پندرہ سال کی اور نرمین کی تیرہ سال کی بیٹی تھی۔
دونوں خوش تھیں کہ اللہ نے انہیں اولاد تو دین فیض کی بھی اپنی بیٹیوں میں جان تھی۔
بلال کی شادی رائیل کی ہی دوست نور سے ہوئی تھی اور ان کے تین بچے تھے۔

سلطانہ بیگم اب خاموش تھیں وقت نے انہیں کافی کچھ سمجھایا تھا لیکن آج تک انکے کسی سے معافی نہیں مانگ
سکی تھیں۔ رائیل وسام ہر عید شب برات خوشی غمی کے موقع پر آتے تھے شادیوں پر بھی موجود ہوتے تھے۔
گاؤں کے ہر گھر کی خواہش ماہ روش وسام احمد تھی اور ہر لڑکی کا خواب کعب وسام بھی تھا۔

باسط کی شادی ہوئے بھی عرصہ بیت چکا تھا۔ حیات صاحب انتقال کر چکے تھے۔ رفعت بیگم اب ایک اچھی ساس
اور دادی تھیں۔ وسام اور رائیل کی مثال پورے گاؤں میں چلتی تھی محبت ہو تو ایسی۔۔۔۔۔ انہوں نے ثابت کیا کہ

Posted On Kitab Nagri

ایک گاؤں کا لڑکا اور شہر کی لڑکی بھی محبت کر سکتے ہیں اور شادی بھی۔ ان کی شادی کامیاب بھی ہوتی ہے بس دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیے۔

سب لوگ اکٹھے تھے کیونکہ عید کرنے وسام اور رانیل آرہے تھے۔ گاڑیوں کی آواز پر عطیہ بیگم باہر کو گئیں وہاں رانیل کھڑی مسکرا رہی تھی اور ساتھ اس کے بچے بھی اسی کی سی شان سے کھڑے تھے۔ عطیہ بیگم نے اس کے گلے لگتے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"تو کامیاب ہو ہی گئی تم"

رانیل مسکرائی تھی اور اپنی اولاد اور وسام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو ہی گئی میں کامیاب دادی"



Kitab Nagri

The end

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595